ذِکرُ مَشهَدِ الحُسَین علیه السلام
مِن
اَحادیثِ جدِّ الحُسَین صلی الله علیه وآله

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

ذکرِ شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام

(اَحادیثِ نبوی کی روشنی میں)

ذکر مشہد الحسین علیہ السلام

مِن

احادیث جد الحسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذِکرِ شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام

(اَحادیثِ نبوی کی روشنی میں)

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

www.MinhajBooks.com

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی

نظرِ ثانی : پروفیسر محمد نصر اللہ معینی، ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی

زیرِ اہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ- Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1 : جون 2017ء [1,100 - پاکستان]

قیمت :

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلھم

محمد سید الکونین والثقلین

والفریقین من عرب ومن عجم

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

فہرس

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی گئی قربانی نہایت اعلیٰ و اَرفع اور مقرب ترین عمل ہے۔ یہ جس قدر پُرخلوص اور کڑی ہوگی، خالقِ کائنات کی نظر میں اُسی قدر بیش قدر اور مقبولیت کا سبب بنے گی۔ اَہلِ حق روزِ اوّل سے ہی رب کی رضا کے لیے قربانیاں دیتے چلے آئے ہیں۔ کسی نے اللہ کی راہ میں اپنے وقت کو قربان کیا تو کسی نے اُس کی رضا کے لئے اپنا سارا مال و اسباب نثار کر دیا۔ کسی نے رب کی خوشنودی کے لیے اپنے گھر بار، اَعزاء و اقارب اور وطن کی قربانی دیتے ہوئے ہجرت کی تو کسی نے کلمۂ حق کہنے کی پاداش میں طعن و تشنیع کے تیر برداشت کیے۔ کسی سے اہلِ حق ہونے کی پاداش میں اپنے ہی اعزاء اور خونی قرابت داروں نے قطع تعلق کر لیا تو کسی پر اُن کے آقاؤں نے وحشت و بربریت کی اِنتہا کر دی۔ غرضیکہ ہر حق پرست کو اس راہ میں طرح طرح کی مشکلات، مصائب اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا اور قربانیوں کی ادائیگی سے ہر رکاوٹ کو ٹھکراتے ہوئے آگے بڑھنے پر انہیں کامیابی، کامرانی، سرفرازی اور سربلندی سے نوازا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں مختلف قربانیوں سے بندگانِ الٰہی نے اپنے رب کا قرب حاصل کیا ہے۔ یوں تو راہِ حق میں پیش کی گئی ہر قربانی ہی قابلِ ستائش ہے، مگر سب سے افضل اور معتبر قربانی خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے اس کی راہ میں لڑتے ہوئے پیش کی گئی جان قربان کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کرنے کو یوں بقاے دوام بخشا گیا کہ اس کے عوض شہادت کا سرمدی منصب رکھ دیا گیا۔ قرآن میں فلسفۂ شہادت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ اللہ کی راہ میں ملنے والی موت، موت نہیں بلکہ حیاتِ ابدی ہے اور یہ اللہ رب العزت کا بیش بہا انعام ہے۔

لاریب شہید کو موت نہیں، وہ مر کر زندہ رہتا ہے
کسی انساں کا یہ قول نہیں، رب میرا خود یہ کہتا ہے

تاریخِ عالم گواہ ہے کہ اللہ کی راہ میں قربان ہونے والی پہلی جان سے لے کر آج

کے دن تک لاکھوں، کروڑوں افراد نے راہِ خدا میں جان لٹا کر رب کی رضا کو پایا ہے۔ ان خوش بخت اور سعید افراد میں انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے اَصحاب بھی ہیں، صدیقین بھی ہیں، صالحین بھی ہیں، علماء وفضلا بھی ہیں اور اہل اللہ بھی ہیں۔ ہر ایک کی قربانی دائمی ہے۔ اس حوالے سے اگر دیکھا جائے تو افادیت اور اپنی آفاقی اثرات کے حوالے سے جو مقام و مرتبہ معرکۂ کرب و بلا میں کام آنے والے شہدا کو ملا ہے، وہ کسی اور کے مقدر کی بات نہیں۔ جگر گوشۂ علی و بتول علیہما السلام اور سبطِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بہتّر (72) رُفقاء کے ہم راہ جس تسلیم و رضا کے انداز سے جامِ شہادت نوش فرمایا ہے، وہ انہیں مقامِ ابدیت پر فائز کر گیا ہے۔ علامہ اقبالؔ اس جاں نثاری کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

حقیقتِ ابدی ہے مقامِ شبیری
بدلتے رہتے ہیں اندازِ کوفی و شامی

یوں تو ہر شہید نے اپنے عظیم مقصد کے حصول کے لیے جان کا نذرانہ پیش کر کے اپنے فریضہ کی تکمیل کا حق ادا کر کے مقام حاصل کیا ہے، مگر جو آفاقیت شہداء کربلا کو حاصل ہوئی ہے وہ کسی اور کے نصیب کی بات نہیں ہے۔ اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ جب بھی کربلا کی تپتی ریت پر بپا معرکۂ حق و باطل کی یاد دلاتا عاشور کا دن آتا ہے، تو ایسے اثرات مرتب کرتا ہے جیسے یہ سانحہ آج ہی وقوع پذیر ہوا ہے۔ اِکسٹھ (61) ہجری سے لے آج تک ہر صاحبِ دل اہلِ قلم نے نواسۂ رسول کی بے مثال قربانی کو اپنے اپنے انداز سے خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ دلی وارفتگی کا یہ اِظہار نظم کی صورت میں بھی ہے اور نثر کی ہیئت میں بھی تحریر کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے دیکھا جائے تو اسلامی تشخص رکھنے والی ہر زبان میں واقعہ کربلا کے حوالے سے قابلِ قدر سرمایہ موجود ہے۔

اپنے عظیم محسنوں اور اسلام کو نئی زندگی دینے والے شاہِ کربلا سیدنا امام حسین علیہ السلام کے فضائل و مناقب اور مصائب بیان کر کے سلامِ عقیدت پیش کرنے کا یہی جذبہ **ذِكْرُ مَشْهَدِ الْحُسَيْن علیہ السلام مِنْ أَحَادِيْثِ جَدِّ الْحُسَيْن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** 'ذِکرِ شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام (احادیثِ نبوی کی

روشنی میں)‘ کی تالیف کا محرک بنا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تالیف کردہ اپنی نوعیت کی اس منفرد کاوش میں احادیثِ نبویہ کی روشنی میں سید الشہدا سیدنا امام حسین علیہ السلام کی مظلومانہ شہادت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس تصنیف میں شہادتِ امامِ حسین علیہ السلام سے متعلق احادیث و آثار کو ائمہ و محدثین کی تعلیقات و تصریحات کے ساتھ واقعاتی ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے سبطِ رسول علیہ السلام کی شہادت کا پس منظر روایات کی روشنی میں تحریر کیا گیا ہے۔ بعد ازاں سیدنا امام حسین علیہ السلام کی اوائل عمری ہی میں شہادت کی پیشین گوئیاں بھی بیان کی گئی ہیں۔ اس کے بعد جگر گوشۂ بتول علیہ السلام کی مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ اور پھر مکہ مکرمہ سے کوفہ روانگی کو موضوع بنایا گیا ہے۔ بعد ازاں لشکرِ حسینی کی کربلا آمد اور تپتی ریت پر تین دن کی پیاس اور بھوک سے نڈھال سیدِ شبابِ اہل الجنۃ اور ان کے رفقا کی دل دوز شہادت کا بیان ہے۔ آخر میں شہادتِ امامِ حسین علیہ السلام کے بعد کے واقعات کو ترتیب کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔

اگر احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں شہادتِ امامِ حسین علیہ السلام پر مبنی اس تالیف کا جائزہ لیں تو یہ مستند روایات کی روشنی میں ایک عظیم معلوماتی سرمایہ ہے۔ یہ محبانِ اہلِ بیت کے ذوق کے شایانِ شان اپنی نوعیت کی منفرد تالیف ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سعادت کو قبول فرمائے اور من حیث القوم، ظلم پر خاموش رہنے والے کوفی طرزِ عمل کو ترک کرتے ہوئے حق کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا دینے کا حسینی جذبہ وافر عطا فرمائے۔ اگر خوش قسمتی سے ہمیں یہ جذبہ نصیب ہو گیا تو اس قوم کا ہر پیر و جواں حسینی بن کر یزیدی نظام سے ٹکرا کر اسے پاش پاش کر دے گا۔ یاد رہے کہ اِسی طرزِ عمل سے عالم گیر مصطفوی انقلاب کا سویرا طلوع ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دینِ اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا دینے کا سبطِ رسول علیہ السلام کا عزم و اِستقلال اور ولولہ عطا فرمائے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مرکزِ علم و تحقیق

فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ (FMRi)

یکم رمضان ۱۴۳۸ھ

بَابٌ فِي خَلْفِيَّةِ شَهَادَةِ الْإِمَامِ الْحُسَيْنِ عليه السلام

١/١. عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ: فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ، فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَقَالَ: الْبُلْعُوْمُ مَجْرَى الطَّعَامِ.

وَقَالَ الْإِمَامُ ابْنُ بَطَّالٍ: قَوْلُهُ رضي الله عنه: ﴿وَأَمَّا الْآخَرُ، فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ﴾. قَالَ الْمُهَلَّبُ وَأَبُو الزِّنَادِ: يَعْنِي أَنَّهَا كَانَتْ أَحَادِيْثُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، وَمَا عَرَّفَ بِهِ ﷺ مِنْ فَسَادِ الدِّيْنِ، وَتَغْيِيْرِ الْأَحْوَالِ، وَالتَّضْيِيْعِ لِحُقُوْقِ اللهِ تَعَالٰى، كَقَوْلِهِ ﷺ: يَكُوْنُ فَسَادُ هٰذَا الدِّيْنِ عَلٰى يَدَي أُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ.

وَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ، فَخَشِيَ عَلٰى نَفْسِهٖ، فَلَمْ يُصَرِّحْ.

وَكَذٰلِكَ يَنْبَغِي لِكُلِّ مَنْ أَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ إِذَا خَافَ عَلٰى نَفْسِهٖ، فِي التَّصْرِيْحِ أَنْ يُعَرِّضَ.[١]

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب حفظ العلم، ١/٥٦، الرقم/١٢٠، وابن فتوح في الجمع بين الصحيحين، ٣/٢٤٦، الرقم/٢٥٣٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٦٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٧/٣٣٧۔

(١) ابن بطال في شرحه على صحيح البخاري، ١/١٨٨-١٨٩، الرقم/١١٠۔

﴿سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا پس منظر﴾

۱/۱۔ سعید مَقبُری سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو تھیلے (یعنی دو طرح کا) علم حاصل کیا ہے۔ ان میں سے ایک کو میں نے (لوگوں میں) پھیلا دیا ہے، جب کہ اگر میں دوسرے کو ظاہر کروں تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔

اِس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا اور فرمایا: **اَلْبُلْعُوْم** کھانا گزرنے کے راستے کو کہتے ہیں۔

امام ابن بطال نے کہا ہے: آپ رضی اللہ عنہ کا قول: ﴿دوسرے کو اگر میں ظاہر کردوں تو یہ گلا کاٹ دیا جائے۔﴾ مہلب اور ابو الزناد نے کہا ہے: اس سے آپ کی مراد علاماتِ قیامت کی احادیث تھیں، جو حضور نبی اکرم ﷺ نے دین میں فساد کے در آنے، احوال کی تبدیلی اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کو پامال کیے جانے کے بارے میں بتایا تھا، جیسے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ﴿اس دین کی بربادی قریش کے کم عمر لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔﴾

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اگر میں چاہوں تو میں ان کے نام بھی لے سکتا ہوں۔ پھر انہوں نے اپنی جان کا خطرہ محسوس کیا تو (ان کے ناموں کی) وضاحت نہ فرمائی۔

اور تصریح کے باب میں ہر اس شخص کے لیے جو امر بالمعروف کا فریضہ سر انجام دے رہا ہو یہی مناسب ہے کہ جب وہ وضاحت کرنے میں اپنی جان کا خطرہ محسوس کرے تو اسے تعریضاً (یعنی اشارے کنائے میں) بات کرنی چاہیے۔

وَقَالَ ابْنُ بَطَّالٍ أَيْضًا: اَلْوِعَاءُ فِي كَلامِ الْعَرَبِ: الظَّرْفُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيْهِ الشَّيءُ.

قِيْلَ: لِقَوْلِهِ هٰذَا مَعْنًى صَحِيْحٌ، لَا يُخَالِفُ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَذٰلِكَ أَنَّهُ يَجُوْزُ أَنْ يُرِيْدَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ الَّذِي حَفِظَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ السُّنَنِ الَّتِي حَدَّثَ بِهَا، وَحُمِلَتْ عَنْهُ، لَوْ كُتِبَتْ، لَاحْتَمَلَ أَنْ يُمْلَأَ مِنْهَا وِعَاءٌ، وَمَا كَتَمَ مِنْ أَحَادِيْثِ الْفِتَنِ، لَوْ حَدَّثَ بِهَا، يَخْشٰى أَنْ يَنْقَطِعَ مِنْهُ الْبُلْعُوْمُ. يَحْتَمِلُ أَنْ تَمْلَأَ وِعَاءً آخَرَ، وَلِهٰذَا الْمَعْنٰى قَالَ: وِعَاءَيْنِ، وَلَمْ يَقُلْ: وِعَاءً وَاحِدًا، لِاخْتِلَافِ حُكْمِ الْمَحْفُوْظِ فِي الإِعْلَامِ بِهِ وَالسَّتْرِ لَهُ.

وَقَالَ ثَابِتٌ: الْبُلْعُوْمُ هُوَ الْحُلْقُوْمُ، وَهُوَ مَجْرَى النَّفْسِ إِلَى الرِّئَةِ.

قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ: هُوَ الْبَلْعَمُ وَالْبُلْعُوْمُ.

قَالَ ثَابِتٌ: وَالْمَرْئُ مَجْرَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَى الْمَعِدَةِ مُتَّصِلٌ بِالْحُلْقُوْمِ، وَهُوَ الْمُبْتَلِعُ وَالْمُسْتَرِطُ.(١)

وَقَالَ الْحَافِظُ الْعَسْقَلَانِيُّ: قَوْلُهُ رضي الله عنه: ﴿قُطِعَ هٰذَا

(١) ابن بطال في شرحه على صحيح البخاري، ١/١٨٩، الرقم/١١٠۔

امام ابن بطال نے یہ بھی کہا ہے: کلام عرب میں 'وِعاء' سے مراد وہ ظرف (برتن، تھیلا وغیرہ) ہے جس میں کوئی چیز جمع کی جائے۔

کہا گیا: آپ کے اس قول کا ایک درست اور صحیح معنی ہے جس کے ایک حصہ کے دوسرے حصہ کے درمیان کوئی اختلاف اور تضاد نہیں اور وہ یہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ مراد لینا جائز ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو سنتیں محفوظ کی تھیں اور جنہیں آگے بیان کیا تھا، اور ان سے آگے لوگوں نے انہیں حاصل کر لیا اگر ان سب کو لکھ لیا جاتا، تو قوی احتمال تھا کہ ان سے بڑا تھیلا بھر جاتا، اور احادیث فتن میں سے جن احادیث کو انہوں نے بیان نہ فرمایا، اگر انہیں بیان فرما دیتے، تو انہیں خطرہ تھا کہ ان کا گلا کاٹ دیا جائے گا۔ یہ احادیث بھی اتنی تعداد میں تھیں کہ یہ دوسرا برتن بھر دیں۔ اسی معنی کے تناظر میں انہوں نے وِعَاءَیْن (دو تھیلوں) کا لفظ بولا، نہ کہ ایک تھیلے کا، بتلانے اور چھپانے کے بارے میں محفوظ حکم کے اختلاف کی بنا پر۔

اور ثابت نے کہا ہے: بُلعوم سے مراد حُلقوم (گلا) ہے، اور یہ سانس کو پھیپھڑوں تک لے جانے کا راستہ ہے۔

ابو عبید نے کہا ہے: اسے بَلعم اور بُلعوم بھی کہتے ہیں۔

ثابت نے کہا ہے: مَرِیْٔ سے مراد کھانے اور پینے کا معدہ تک کا راستہ ہے اور یہ حلقوم (گلے) سے ملا ہوا ہے، اور گلا نگلنے والا ہے۔

حافظ عسقلانی نے کہا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول: ﴿یہ گلا کاٹ

الْبُلْعُوْمُ﴾؛ زَادَ فِي رِوَايَةِ الْمُسْتَمْلِيَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ – يَعْنِي الْمُصَنِّفَ –: اَلْبُلْعُوْمُ مَجْرَى الطَّعَامِ، وَهُوَ بِضَمِّ الْمُوَحَّدَةِ، وَكُنِّيَ بِذٰلِکَ عَنِ الْقَتْلِ. وَفِي رِوَايَةِ الإِسْمَاعِيْلِيِّ: لَقُطِعَ هٰذَا يَعْنِي رَأْسَهُ. وَحَمَلَ الْعُلَمَاءُ الْوِعَاءَ الَّذِي لَمْ يَبُثَّهُ عَلَى الأَحَادِيْثِ، الَّتِي فِيْهَا تَبْيِيْنُ أَسَامِي أُمَرَاءِ السُّوْءِ وَأَحْوَالِهِمْ وَزَمَنِهِمْ. وَقَدْ كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يُكَنِّي عَنْ بَعْضِهٖ، وَلَا يُصَرِّحُ بِهٖ خَوْفًا عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْهُمْ، كَقَوْلِهٖ: ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ رَأْسِ السِّتِّيْنَ وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ﴾ يُشِيْرُ إِلٰى خِلَافَةِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، لِأَنَّهَا كَانَتْ سَنَةَ سِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ. وَاسْتَجَابَ اللهُ دُعَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، فَمَاتَ قَبْلَهَا بِسَنَةٍ، وَسَتَأْتِي الْإِشَارَةُ إِلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِکَ أَيْضًا فِي كِتَابِ الْفِتَنِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

قَالَ ابْنُ الْمُنِيْرِ: جَعَلَ الْبَاطِنِيَّةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ ذَرِيْعَةً إِلٰى تَصْحِيْحِ بَاطِلِهِمْ، حَيْثُ اعْتَقَدُوْا أَنَّ لِلشَّرِيْعَةِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا، وَذٰلِکَ الْبَاطِنُ إِنَّمَا حَاصِلُهُ الْانْحِلَالُ مِنَ الدِّيْنِ، قَالَ: وَإِنَّمَا أَرَادَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ بِقَوْلِهٖ: ﴿قُطِعَ﴾ أَي قَطَعَ أَهْلُ الْجَوْرِ رَأْسَهُ، إِذَا سَمِعُوْا عَيْبَهُ لِفِعْلِهِمْ وَتَضْلِيْلَهُ لِسَعْيِهِمْ.

دیا جائے گا۔﴾ مستملی کی روایت میں اضافہ ہے، ابوعبد اللہ نے کہا ہے: بُلعوم سے مراد کھانے کا راستہ ہے، اور یہ باء کے ضمہ کے ساتھ ہے، اور اس سے کنایۃً قتل مراد لیا گیا ہے۔ اسماعیلی کی روایت میں ہے: ﴿اس کو کاٹ دیا جائے گا﴾ یعنی ان (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کے سر کو۔ علماء نے اس برتن کو جس کو آپ نے بیان نہیں فرمایا ان احادیث پر محمول کیا ہے جن میں برے حکمرانوں کے نام، ان کے احوال اور ان کے زمانہ کی وضاحت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان میں سے بعض کو کنایۃً بیان کرتے لیکن ان سے اپنی جان کو خطرہ لاحق ہونے کی وجہ سے صراحت نہ کرتے جیسا کہ آپ کا قول: ﴿میں سن ساٹھ ہجری کے آغاز اور لونڈوں کی حکومت سے پناہ مانگتا ہوں﴾۔ یہ یزید بن معاویہ کی خلافت کی طرف اشارہ کرتا ہے، کیونکہ یہ ہجرت کا ساٹھواں سال تھا، اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرمائی اور وہ سن ساٹھ سے ایک سال پہلے وفات پا گئے۔ ان شاء اللہ اس میں سے بعض کی طرف اشارہ کتاب الفتن میں آئے گا۔

ابن منیر نے کہا ہے: باطنیہ نے اس حدیث کو اپنے باطل (عقیدہ) کو صحیح قرار دینے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اس طرح کہ ان کا عقیدہ ہے کہ شریعت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے، اور اس باطن کا خلاصہ دین سے آزاد ہونا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے: اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قول۔ ﴿کاٹ دیا جائے گا﴾ ۔ سے یہ مراد لی ہے کہ ظالم لوگ ان کا سر قلم کر دیں گے، جب وہ انہیں اُن کے کاموں میں عیب نکالتے ہوئے اور ان کی دوڑ دھوپ کو باطل ٹھہراتے ہوئے سنیں گے۔

وَيُؤَيِّدُ ذٰلِکَ أَنَّ الْأَحَادِيْثَ الْمَكْتُوْبَةَ لَوْ كَانَتْ مِنَ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ مَا وَسِعَهُ كِتْمَانُهَا، لِمَا ذَكَرَهُ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ، مِنَ الآيَةِ الدَّالَّةِ عَلٰى ذَمِّ مَنْ كَتَمَ الْعِلْمَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ مَعَ الصِّنْفِ الْمَذْكُوْرِ، مَا يَتَعَلَّقُ بِأَشْرَاطِ السَّاعَةِ، وَتَغَيُّرِ الْأَحْوَالِ، وَالْمَلَاحِمِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، فَيُنْكِرُ ذٰلِکَ مَنْ لَمْ يَأْلِفْهُ، وَيَعْتَرِضُ عَلَيْهِ مَنْ لَا شُعُوْرَ لَهُ بِهٖ.[1]

وَقَالَ الْعَلَّامَةُ الْعَيْنِيُّ: وَالْحَاصِلُ أَنَّهُ أَرَادَ بِهٖ نَوْعَيْنِ مِنَ الْعِلْمِ، وَأَرَادَ بِالْأَوَّلِ الَّذِي حَفِظَهُ مِنَ السُّنَنِ الْمُذَاعَةِ، لَوْ كُتِبَتْ لَاحْتَمَلَ أَنْ يَمْلَأَ مِنْهَا وِعَاءً، وَبِالثَّانِي مَا كَتَمَهُ مِنْ أَخْبَارِ الْفِتَنِ كَذٰلِکَ. وَقَالَ ابْنُ بَطَّالٍ: الْمُرَادُ مِنَ الْوِعَاءِ الثَّانِي أَحَادِيْثُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، وَمَا عَرَّفَ بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِنْ فَسَادِ الدِّيْنِ، عَلٰى أَيْدِي أُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ، فَخَشِيَ عَلٰى نَفْسِهٖ، فَلَمْ يُصَرِّحْ.

---

(١) العسقلاني في فتح الباري، ١/٢١٦، الرقم/١٢٠۔

اور اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ لکھی ہوئی احادیث اگر شرعی احکام میں سے ہوتیں، تو آپ کے لیے انہیں چھپانے کی گنجائش نہ تھی۔ اور اس لیے بھی کہ پہلی حدیث میں آپ نے وہ آیت بیان کی تھی، جو کتمانِ علمی کے مرتکب کی مذمت پر دلالت کرتی ہے۔ آپ کے علاوہ باقی علماء نے کہا ہے: اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے صنفِ مذکور کے ساتھ اس چیز کا بھی ارادہ کیا ہو جو قیامت کی نشانیوں اور آخری زمانہ میں فتنوں، احوال کی تبدیلی اور خون ریزی سے متعلق ہو، اس بات کا وہ شخص انکار کرے گا جو اس سے مانوس نہیں ہوگا اور اس پر وہی شخص اعتراض کرے گا، جسے اس کا شعور و ادراک تک نہیں ہو گا۔

علامہ عینی نے کہا ہے: حاصل کلام یہ ہے کہ آپ نے اس سے علم کی دو اقسام مراد لی ہیں، پہلی قسم سے مراد وہ علم ہے جسے آپ نے اشاعت سنن سے محفوظ کیا، وہ سنن کہ اگر ان کو لکھ لیا جاتا تو اس سے ایک بڑے تھیلے کو بھرا جا سکتا تھا۔ اور دوسرے علم سے مراد فتنوں پر مبنی احادیث ہیں جنہیں آپ نے پوشیدہ رکھا۔ اور ابن بطال نے کہا ہے: دوسرے برتن (کے علوم) سے مراد علاماتِ قیامت ہیں اور جو حضور نبی اکرم ﷺ نے بتلایا ہے کہ دین کی بربادی قریش کے بیوقوف لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اگر میں چاہوں تو ان کے نام بھی بتا سکتا ہوں، لیکن انہیں اپنی جان کا خطرہ لاحق ہوا تو ان کے ناموں کی وضاحت نہ فرمائی۔

وَكَذٰلِکَ يَنْبَغِي لِكُلِّ مَنْ أَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ، إِذَ خَافَ عَلٰى نَفْسِهِ فِي التَّصْرِيْحِ أَنْ يُعَرِّضَ. وَلَوْ كَانَتِ الْأَحَادِيْثُ الَّتِي لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، مَا وَسِعَهُ كَتْمُهَا بِحُكْمِ الآيَةِ. وَيُقَالُ: حُمِلَ الْوِعَاءُ الثَّانِي، الَّذِي لَمْ يُنَبِّهْ عَلَى الْأَحَادِيْثِ، الَّتِي فِيْهَا تَبْيِيْنُ أَسَامِي أُمَرَاءِ الْجَوْرِ وَأَحْوَالُهُمْ وَذَمُّهُمْ.

وَقَدْ كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يُكَنِّي عَنْ بَعْضِهِمْ وَلَا يُصَرِّحُ بِهٖ خَوْفًا عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْهُمْ، كَقَوْلِهٖ: ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ رَأْسِ السِّتِّيْنَ وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ﴾. يُشِيْرُ بِذٰلِکَ إِلٰى خِلَافَةِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، لِأَنَّهَا كَانَتْ سَنَةَ سِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ، فَاسْتَجَابَ اللهُ دُعَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، فَمَاتَ قَبْلَهَا بِسَنَةٍ. فَإِنْ قِيْلَ: الْوِعَاءُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الظَّرْفُ الَّذِي يُجْمَعُ فِيْهِ الشَّيْءُ، فَهُوَ مُعَارِضٌ لِمَا تَقَدَّمَ مِمَّا قَالَ: إِنِّي لَا أَكْتُبُ، وَكَانَ أَي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يَكْتُبُ.

أُجِيْبُ بِأَنَّ الْمُرَادَ: أَنَّ الَّذِي حَفِظَهُ مِنَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِنَ السُّنَنِ، الَّتِي حَدَّثَ بِهَا، وَحُمِلَتْ عَنْهُ، لَوْ

اسی طرح ہر اس شخص کے لیے جو امر بالمعروف کا فریضہ سرانجام دیتا ہے، جب اسے صراحت کرنے میں اپنی جان کا خطرہ لاحق ہو تو اشاروں کنایوں میں بات کرنا اس کے لیے ضروری ہے۔ اگر وہ احادیث جنہیں آپ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے بیان نہیں فرمایا وہ حلال و حرام کے بارے میں ہوتیں تو آیت کے حکم کے سبب آپ کو ان کے چھپانے کی گنجائش نہ تھی۔ کہا جاتا ہے: دوسرے علم کے تھیلے کو جس کے بارے میں آپ نے واضح طور پر نہیں بتایا، ان احادیث پر محمول کیا گیا ہے جن میں ظالم حکمرانوں کے ناموں، ان کے احوال، اور ان کی مذمت بیان ہوئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان میں سے بعض کو اشاروں کنایوں میں بیان فرماتے تھے اور اپنی جان کو ان لوگوں سے درپیش خطرہ کی وجہ سے ان کی تصریح نہیں فرماتے تھے، جیسا کہ آپ کا یہ قول ہے: ﴿میں سن ساٹھ ہجری کے آغاز اور لونڈوں کی حکومت سے پناہ مانگتا ہوں۔﴾ اس سے آپ یزید بن معاویہ کی خلافت کی طرف اشارہ کرتے تھے، کیونکہ وہ ہجرت کے ساٹھویں سال میں تھی، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرمائی اور وہ سن ساٹھ سے ایک سال قبل وفات پا گئے۔ اگر کہا جائے کہ: 'وِعاء' کلامِ عرب میں ایسا تھیلا ہے، جس میں کوئی چیز جمع کی جاتی ہے۔ اور یہ اس کلام کے برعکس ہے جو پہلے گزر چکا ہے، جس میں آپ نے فرمایا: ﴿بے شک میں لکھتا نہیں ہوں اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لکھا کرتے تھے۔﴾۔

میں اس کا جواب یہ دیتا ہوں کہ انہوں (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جن سنتوں کو یاد کیا اور آگے روایت کیا اور ان سے

كُتِبَتْ لَاحْتَمَلَ أَنْ يَمْلَأَ مِنْهَا وِعَاءً، وَمَا كَتَمَهُ مِنْ أَحَادِيْثِ الْفِتَنِ، الَّتِي لَوْ حَدَّثَ بِهَا، لَقُطِعَ مِنْهُ الْبُلْعُوْمُ، يَحْتَمِلُ أَنْ يَمْلَأَ وِعَاءً آخَرَ، وَلِهٰذَا الْمَعْنٰى قَالَ: وِعَاءَيْنِ، وَلَمْ يَقُلْ وِعَاءً وَاحِدًا، لِاخْتِلَافِ حُكْمِ الْمَحْفُوْظِ فِي الْإِعْلَامِ بِهِ وَالسَّتْرِ لَهُ.[1]

وَقَالَ الْمُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِي: إِنَّهُ عِلْمٌ يَتَعَلَّقُ بِالْمُنَافِقِيْنَ بِأَعْيَانِهِمْ، أَوْ بِوُلَاةِ الْجَوْرِ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ، أَوْ بِفِتَنٍ أُخْرٰى فِي زَمَنِهِ. وَقَالَ الْأَبْهُرِيُّ: حَمَلَ الْعُلَمَاءُ الْوِعَاءَ، الَّذِي لَمْ يَبُثَّهُ عَلَى الْأَحَادِيْثِ، الَّتِي فِيْهَا يَتَبَيَّنُ أَسَامِي أُمَرَاءِ الْجَوْرِ وَأَحْوَالُهُمْ وَذَمُّهُمْ. وَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يُكَنِّي عَنْ بَعْضِهِ، وَلَا يُصَرِّحُ بِهِ، خَوْفاً عَلٰى نَفْسِهِ مِنْهُمْ، كَقَوْلِهِ رضي الله عنه: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ رَأْسِ السِّتِّيْنَ، وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ. يُشِيْرُ إِلٰى خِلَافَةِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، لِأَنَّهَا كَانَتْ سَنَةَ سِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَاسْتَجَابَ اللهُ دُعَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَمَاتَ قَبْلَهَا بِسَنَةٍ.[2]

---

(١) العيني في عمدة القاري، ٢/١٨٥، الرقم/١٢٠، والكرماني في شرحه على صحيح البخاري، ٢/١٣٧، الرقم/١٢١، والقسطلاني في إرشاد الساري، ١/٢١٢، الرقم/١٢٠ـ

(٢) الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ١/٤٧٩، الرقم/٢٧١ـ

راویوں نے انہیں لیا، اگر ان کو لکھا جاتا تو وہ یقیناً اس سے بڑے تھیلے کو بھر سکتے تھے، اور فتنوں سے متعلقہ جو احادیث آپ نے پوشیدہ رکھیں، اگر ان کو وہ بیان کرتے تو یقیناً اس کی بنا پر آپ کا گلا کاٹ دیا جاتا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ ان سے دوسرا تھیلا بھر دیتے۔ اس معنیٰ کی بناء پر دو تھیلے فرمائے اور ایک تھیلا نہ فرمایا، اس محفوظ حکم کے اختلاف کی بناء پر جو انہیں بیان کرنے اور انہیں چھپانے کے بارے میں ہے۔

ملا علی قاری نے کہا ہے: اس سے مراد وہ علم ہے جو بڑے بڑے منافقوں، یا بنو امیہ کے ظالم حکمرانوں، یا آپ کے زمانہ میں دوسرے فتنوں سے متعلق ہے۔ امام ابہری نے کہا ہے: علماء نے اس (علم کے) تھیلے کو جسے آپ نے بیان نہیں فرمایا تھا ان احادیث پر محمول کیا ہے جن میں ظالم حکمرانوں کے نام، ان کے احوال، اور ان کی مذمت ظاہر ہوتی ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان میں سے بعض کو اشارہ کنایہ میں بیان فرماتے تھے اور اپنی جان کو ان کی جانب سے لاحق خطرہ کی وجہ سے ان کی صراحت نہ فرمایا کرتے، جیسا کہ اُن کا یہ قول ہے: ﴿میں سن ساٹھ ہجری کے آغاز اور لونڈوں کی حکومت سے پناہ مانگتا ہوں۔﴾ اس سے وہ یزید بن معاویہ کی خلافت کی طرف اشارہ کرتے تھے، کیونکہ وہ سن ساٹھ ہجری میں تھی، اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرما لی، اور وہ سن ساٹھ ہجری سے ایک سال پہلے ہی وفات پا گئے۔

٢/٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ. قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَأَنَّ الْمُرَادَ بَعْضُ قُرَيْشٍ وَهُمُ الْأَحْدَاثُ مِنْهُمْ، لَا كُلُّهُمْ، وَالْمُرَادُ أَنَّهُمْ يُهْلِكُوْنَ النَّاسَ بِسَبَبِ طَلَبِهِمُ الْمُلْكَ وَالْقِتَالِ لِأَجْلِهِ، فَتَفْسُدُ أَحْوَالُ النَّاسِ، وَيَكْثُرُ الْخَبْطُ بِتَوَالِي الْفِتَنِ، وَقَدْ وَقَعَ الْأَمْرُ كَمَا أَخْبَرَ ﷺ، وَأَمَّا قَوْلُهُ: ﴿لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ﴾ مَحْذُوْفُ الْجَوَابِ، وَتَقْدِيْرُهُ: لَكَانَ أَوْلٰى بِهِمْ. وَالْمُرَادُ بِاعْتِزَالِهِمْ، أَنْ لَا يُدَاخِلُوْهُمْ، وَلَا يُقَاتِلُوْا مَعَهُمْ، وَيَفِرُّوْا بِدِيْنِهِمْ مِنَ الْفِتَنِ.(١)

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٩، الرقم/٣٤٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/٢٢٣٦، الرقم/٢٩١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠١، الرقم/٧٩٩٢، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٤٨٠، الرقم/٦٠٩٣۔

(١) العسقلاني في فتح الباري، ١٣/١٠۔

۲/۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کا یہ قبیلہ عام لوگوں کو ہلاک کرے گا۔ لوگوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کاش! لوگ ان سے کنارہ کش ہو جائیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی نے کہا ہے: بے شک اس سے مراد قریش کے بعض لوگ ہیں سارے نہیں ہیں، اور وہ بھی ان میں سے صرف نو عمر لڑکے، نہ کہ سارے لوگ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ بادشاہت کی طلب اور اس کے لیے جنگ و جدل کے سبب لوگوں کو ہلاک کریں گے، نتیجتاً لوگوں کے حالات بگڑ جائیں گے اور پے در پے فتنوں کی وجہ سے قحط بڑھے گا۔ یہ امر بعینہٖ اسی طرح واقع ہو چکا ہے جیسے آپ ﷺ نے خبر دی تھی۔ اور رہا آپ ﷺ کا یہ قول مبارک: ﴿کاش لوگ ان سے الگ رہیں﴾ اس کا جواب محذوف ہے، اور اس میں وہ پوشیدہ جواب ہے: یہ اُن کے لیے بہتر ہوتا۔ ان سے الگ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ان کے معاملات میں شریک نہ ہوں، نہ ان کے ساتھ مل کر جنگ کریں اور اپنے دین کو بچا کر فتنوں سے دور بھاگ جائیں۔

٣/٣. عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ. قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ ﷺ، يَقُوْلُ: هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلٰى يَدَي غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً. فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُوْلَ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي، فُلَانٍ، لَفَعَلْتُ. فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلٰى بَنِي مَرْوَانَ، حِيْنَ مُلِّكُوْا بِالشَّامِ. فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا، قَالَ لَنَا: عَسٰى هٰؤُلَاءِ أَنْ يَكُوْنُوْا مِنْهُمْ. قُلْنَا: أَنْتَ أَعْلَمُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

٤/٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ ﷺ يَقُوْلُ: هَلَاكُ أُمَّتِي عَلٰى يَدَي غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَقَالَ مَرْوَانُ: غِلْمَةٌ؟ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ.

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ: هلاك أمتي على يدي أغيلمة سفهاء، ٢٥٨٩/٦، الرقم/٦٦٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٢٤/٢، الرقم/٨٢٨٧۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ١٣١٩/٣، الرقم/٣٤١٠۔

۳/۳۔ حضرت عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ اپنے دادا (سعید بن عمرو بن سعید العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بتایا: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور مروان بھی ہمارے ساتھ تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے (اپنے) صادق و مصدوق (آقا) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری امت کی ہلاکت قریش کے نوعمر لڑکوں کے ہاتھ ہوگی۔ مروان نے کہا کہ ایسے لڑکوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اگر یہ بتانا چاہوں کہ وہ فلاں کے بیٹے اور فلاں کے بیٹے ہیں تو ایسا بھی کر سکتا ہوں۔ (راوی کہتے ہیں:) جب بنی مروان شام کے حکمران بن گئے تو میں اپنے دادا کے ہمراہ اُن کی طرف جایا کرتا تھا۔ جب وہ اُن نوعمر لڑکوں کو دیکھتے تو ہم سے فرماتے: شاید یہ اُن لڑکوں میں سے ہو۔ ہم عرض کرتے کہ آپ کو زیادہ معلوم ہے۔

اِسے امام بخاری اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

۴/۴۔ ایک روایت میں ان ہی (سعید بن عمرو بن سعید العاص رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں، مروان اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو میں نے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ میں نے (اپنے آقا) صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت کی بربادی قریش کے چند (نوعمر) لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے کہا: لڑکوں (کے ہاتھوں سے؟)۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ہاں! لڑکوں کے ہاتھوں سے،) اگر تم چاہو تو میں ان کے نام بھی بتا سکتا ہوں کہ وہ فلاں فلاں کے بیٹے ہیں۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلانِيُّ وَالْعَيْنِيُّ: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿هَلاکُ أُمَّتِي عَلٰى يَدَي أُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ﴾ زَادَ فِي بَعْضِ النُّسَخِ لِأَبِي ذَرٍّ ﴿مِنْ قُرَيْشٍ﴾ وَلَمْ يَقَعْ لِأَكْثَرِهِمْ، وَقَدْ ذَكَرَهُ فِي الْبَابِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ بِدُوْنِ قَوْلِهِ: ﴿سُفَهَاءُ﴾. وَذَكَرَ ابْنُ بَطَّالٍ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ مَعْبَدٍ أَخْرَجَهُ، يَعْنِي فِي كِتَابِ الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ، مِنْ رِوَايَةِ سِمَاكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِلَفْظٍ: ﴿عَلٰى رُؤُوْسِ غِلْمَةٍ سُفَهَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ﴾.

قُلْتُ: وَهُوَ عِنْدَ أَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ مِنْ رِوَايَةِ سِمَاكٍ عَنْ أَبِي ظَالِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: ﴿أَنَّ فَسَادَ أُمَّتِي عَلٰى يَدَي غِلْمَةٍ سُفَهَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ﴾.

هٰذَا لَفْظُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ، وَتَابَعَهُ أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عِنْدَ النَّسَائِيِّ، وَرَوَاهُ أَحْمَدُ أَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ سُفْيَانَ، لٰكِنْ قَالَ مَالِكٌ بَدْلَ عَبْدِ اللهِ، وَلَفْظُهُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ لِمَرْوَانَ: أَخْبَرَنِي حِبِّي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ، قَالَ: ﴿فَسَادُ أُمَّتِي عَلٰى يَدَي غِلْمَةٍ سُفَهَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ﴾......

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ عینی نے کہا ہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک: ﴿میری امت کی ہلاکت قریش کے کچھ بیوقوف لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی۔﴾ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے بعض نسخوں میں 'من قریش' کا اضافہ ہے، جبکہ اکثر میں یہ اضافہ نہیں ہے، اور اسی باب میں آپ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی بیان کی ہے، ان کے قول 'سفھاء' (بیوقوف) کے بغیر۔ ابن بطال نے ذکر کیا ہے کہ: علی بن معبد نے اس کی تخریج 'کتاب الطاعة والمعصية' میں سماک سے کی، جو حضرت ابو ہریرہ سے ان الفاظ سے مروی ہے: (ہلاکت) 'قریش کے کچھ بیوقوف لونڈوں کے ہاتھوں سے ہوگی۔' میں کہتا ہوں: یہ روایت امام احمد بن حنبل اور نسائی کے ہاں سماک کے طریق سے ہے، انہوں نے ابو ظالم سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: 'بے شک میری امت کی بربادی قریش کے بعض بیوقوف نوجوانوں کے ہاتھوں سے ہوگی۔'

یہ امام احمد بن حنبل کی بیان کردہ روایت کے الفاظ ہیں جو انہوں نے عبد الرحمٰن بن مہدی سے روایت کی، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے سماک سے، انہوں نے عبد اللہ بن ظالم سے، اور امام نسائی کے ہاں ابو عوانہ نے سماک سے روایت کر کے ان کی متابعت کی ہے۔ اس کو امام احمد بن حنبل نے زید بن حباب سے روایت کیا ہے، انہوں نے سفیان سے روایت کیا، لیکن انہوں نے عبد اللہ کی جگہ مالک کہا ہے، اور ان کے الفاظ یہ ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مروان سے یہ کہتے ہوئے سنا: مجھے میرے محبوب ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی بربادی قریش کے بعض بیوقوف نوجوانوں کے ہاتھوں سے ہوگی۔ ......

﴿أُغَيْلِمَةٌ﴾ تَصْغِيْرُ غِلْمَةٍ، جَمْعُ غُـلَامٍ وَوَاحِدُ الْجَمْعِ الْمُصَغَّرِ، غُلَيِّمٌ بِالتَّشْدِيْدِ. يُقَالُ لِلصَّبِيِّ، حِيْنَ يُوْلَدُ إِلٰى أَنْ يَحْتَلِمَ، غُـلَامٌ. وَتَصْغِيْرُهُ غُلَيْمٌ، وَجَمْعُهُ غِلْمَانٌ، وَغِلْمَةٌ وَأُغَيْلِمَةٌ، وَلَمْ يَقُوْلُوْا أَغْلِمَةٌ مَعَ كَوْنِهِ الْقِيَاسَ، كَأَنَّهُمُ اسْتَغْنَوْا عَنْهُ بِغِلْمَةٍ، وَأَغْرَبَ الدَّاوُدِيُّ فِيْمَا نَقَلَهُ عَنْهُ ابْنُ التِّيْنِ. فَضَبَطَ أَغِيْلِمَةً بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ، وَقَدْ يُطْلَقُ عَلَى الرَّجُلِ الْمُسْتَحْكِمِ الْقُوَّةَ غُـلَامٌ، تَشْبِيْهًا لَهُ بِالْغُـلَامِ فِي قُوَّتِهِ.

وَقَالَ ابْنُ الْأَثِيْرِ: الْمُرَادُ بِالْأُغَيْلِمَةِ هُنَا الصِّبْيَانُ وَلِذٰلِکَ صَغَّرَهُمْ. قُلْتُ: وَقَدْ يُطْلَقُ الصَّبِيُّ وَالْغُلَيْمُ بِالتَّصْغِيْرِ عَلَى الضَّعِيْفِ الْعَقْلِ وَالتَّدْبِيْرِ وَالدِّيْنِ وَلَوْ كَانَ مُحْتَلِمًا وَهُوَ الْمُرَادُ هُنَا. فَإِنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ مَنِ اسْتَخْلَفَ وَهُوَ دُوْنَ الْبُلُوْغِ وَكَذٰلِکَ مَنْ أَمَّرُوْهُ عَلَى الْأَعْمَالِ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْمُرَادُ بِالْأُغَيْلِمَةِ أَوْلَادَ بَعْضِ مَنِ اسْتَخْلَفَ فَوَقَعَ الْفَسَادُ بِسَبَبِهِمْ فَنُسِبَ إِلَيْهِمْ، وَالْأَوْلَى الْحَمْلُ عَلٰى أَعَمَّ مِنْ ذٰلِکَ.[1]

(١) العسقلاني في فتح الباري، ٩/١٣، والعيني في عمدة القاري، ١٨٠/٢٤۔

أُغَيْلِمَةٌ، جو کہ غِلْمَةٌ کی تصغیر ہے اور غلام کی جمع ہے، اور جمع مصغر کی واحد غُلَيِّمٌ ہے تشدید کے ساتھ۔ بچے کو اس کے پیدا ہونے کے زمانے سے لے کے بالغ ہونے کے زمانہ تک 'غلام' کہا جاتا ہے۔ اس کی تصغیر غُلَيْمٌ ہے اور اس کی جمع غِلْمَانٌ، غِلْمَةٌ اور أُغَيْلِمَةٌ ہے، اور انہوں نے 'أغلمة' نہیں کہا باوجود اس کے کہ قیاس یہی ہے، گویا 'غِلمة' کہہ دینے کے بعد انہیں اس کی ضرورت نہ رہی۔ اور داودی نے ابن تین کی ان سے مروی روایت پر تعجب کیا ہے، انہوں نے 'أغيلمة' کی حرکات کا بیان ہمزہ کے فتحہ اور غین کی کسرہ کے ساتھ کیا ہے۔ بعض اوقات اس شخص پر بھی، جو اپنی قوت مستحکم رکھے ہوئے ہو، قوت میں لڑکے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے 'غلام' کے لفظ کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

ابن الاثیر نے کہا ہے: یہاں 'أغيلمة' سے مراد بچے ہیں، اس لیے ان کو مصغر بنایا ہے۔ میں کہتا ہوں: صبی (بچے) اور غلیم تصغیر کے ساتھ (چھوٹے بچے) کا اطلاق عقل، تدبیر اور دین میں کمزور شخص پر بھی ہوتا ہے، اگرچہ وہ بالغ ہی کیوں نہ ہو۔ یہی معنی یہاں مراد ہے۔ بے شک بنو امیہ کے خلفاء میں کوئی ایسا نہیں تھا جو بالغ نہ ہو۔ اسی طرح ہر وہ شخص جسے انہوں نے گورنری سونپی وہ بھی بالغوں میں سے ہی تھا مگر یہ کہ 'أغيلمة' سے مراد ان لوگوں کی اولاد ہے جسے انہوں نے خلافت سونپی اور ان کے سبب فساد پھیلا تو اس کی نسبت ان کی طرف کی گئی اور زیادہ بہتر اس کا اس سے عام معنیٰ پر محمول کرنا ہے۔

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه رَفَعَهُ ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ إِمَارَةِ الصِّبْيَانِ. قَالُوْا: وَمَا إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ؟ قَالَ: إِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ هَلَكْتُمْ – أَي فِي دِيْنِكُمْ – وَإِنْ عَصَيْتُمُوْهُمْ أَهْلَكُوْكُمْ﴾ أَي فِي دُنْيَاكُمْ بِإِزْهَاقِ النَّفْسِ، أَوْ بِإِذْهَابِ الْمَالِ أَوْ بِهِمَا.

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: ﴿أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه كَانَ يَمْشِي فِي السُّوْقِ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، لَا تُدْرِكْنِي سَنَةُ سِتِّيْنَ وَلَا إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ﴾. وَفِي هٰذَا إِشَارَةٌ إِلٰى أَنَّ أَوَّلَ الْأُغَيْلِمَةِ كَانَ فِي سَنَةِ سِتِّيْنَ، وَهُوَ كَذٰلِكَ، فَإِنَّ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ اسْتُخْلِفَ فِيْهَا، وَبَقِيَ إِلٰى سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسِتِّيْنَ، فَمَاتَ، ثُمَّ وَلِيَ وَلَدُهُ مُعَاوِيَةُ، وَمَاتَ بَعْدَ أَشْهُرٍ.(١)

وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ أَيْضًا: قَوْلُهُ: فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: ﴿لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُوْلَ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ﴾ فِي رِوَايَةِ الْإِسْمَاعِيْلِيِّ ﴿مِنْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَقُلْتُ﴾ وَكَأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه كَانَ يَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ، وَكَانَ ذٰلِكَ مِنَ الْجِوَابِ، الَّذِي لَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ، وَتَقَدَّمَتِ الْإِشَارَةُ إِلَيْهِ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ، وَتَقَدَّمَ هُنَاكَ قَوْلُهُ: ﴿لَوْ حَدَّثْتُ بِهٖ لَقَطَعْتُمْ

(١) العسقلاني في فتح الباري، ١٣/ ١٠۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں کہا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے: میں نو عمروں کی حکمرانی سے پناہ مانگتا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا: نو عمروں کی حکمرانی سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم اپنے دین میں ہلاک ہو جاؤ گے اور اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں ہلاک کر دیں گے۔ یعنی تمہاری دنیا میں تمہیں قتل کر کے یا تمہارے مال برباد کر کے یا دونوں یعنی جان و مال کو ختم کر کے۔

ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بازار میں یہ کہتے جا رہے تھے: اے اللہ! مجھے سن ساٹھ ہجری کا زمانہ نہ ملے اور نہ چھوکروں کی حکمرانی کا زمانہ ملے۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ سب سے پہلا لونڈا سن ساٹھ ہجری میں امارت سنبھالے گا اور اسی طرح ہی ہوا۔ کیوں کہ یزید بن معاویہ کو اسی سال خلیفہ بنایا گیا اور اس کی حکومت سن چونسٹھ ہجری تک باقی رہی۔ جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹے معاویہ نے حکومت سنبھالی، اور وہ بھی چند مہینوں بعد فوت ہو گیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی مزید کہتے ہیں: ان کا قول کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ﴿میں اگر یہ بتانا چاہوں کہ وہ فلاں فلاں کے بیٹے ہیں، تو ایسا بھی کر سکتا ہوں۔﴾ اور اسماعیلی کی روایت میں ہے کہ اگر میں چاہتا تو کہتا: 'بنو فلاں میں سے، بنو فلاں میں سے' گویا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے نام تک جانتے تھے، اور یہ ایسا جواب تھا جو آپ نے کبھی بیان نہیں کیا تھا۔ کتاب العلم میں اس کی طرف اشارہ گزر چکا ہے، اور وہاں آپ کا یہ قول گزر چکا ہے: ﴿اگر میں نے اس کو بیان کر دیا تو یقیناً تم یہ گلا

هٰذَا الْبُلْعُوْمَ﴾.(١)

وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ أَيْضًا: قَوْلُهُ: ﴿فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا﴾ هٰذَا يُقَوِّي الْاِحْتِمَالَ الْمَاضِيَ وَأَنَّ الْمُرَادَ أَوْلَادُ مَنِ اسْتُخْلِفَ مِنْهُمْ، وَأَمَّا تَرَدُّدُهُ فِي أَيِّهِمُ الْمُرَادُ بِحَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَمِنْ جِهَةِ كَوْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه لَمْ يَفْصَحْ بِأَسْمَائِهِمْ، وَالَّذِي يَظْهَرُ أَنَّ الْمَذْكُوْرِيْنَ مِنْ جُمْلَتِهِمْ، وَأَنَّ أَوَّلَهُمْ يَزِيْدُ كَمَا دَلَّ عَلَيْهِ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: رَأْسُ السِّتِّيْنَ وَإِمَارَةُ الصِّبْيَانِ فَإِنَّ يَزِيْدَ كَانَ غَالِبًا يَنْتَزِعُ الشُّيُوْخَ مِنْ إِمَارَةِ الْبُلْدَانِ الْكِبَارِ وَيُوَلِّيْهَا الْأَصَاغِرَ مِنْ أَقَارِبِهِ.(٢)

وَقَالَ الْإِمَامُ بَدْرُ الدِّيْنِ الْعَيْنِيُّ: قَوْلُهُ: ﴿لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً﴾ بِنَصْبِ غِلْمَةٍ عَلَى الْاِخْتِصَاصِ، وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الصَّمَدِ ﴿لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ مِنْ أُغَيْلِمَةٍ﴾ وَالْعَجَبُ مِنْ لَعْنِ مَرْوَانَ الْغِلْمَةَ الْمَذْكُوْرِيْنَ، مَعَ أَنَّ الظَّاهِرَ أَنَّهُمْ مِنْ وَلَدِهِ، فَكَأَنَّ اللهَ تَعَالٰى أَجْرٰى ذٰلِكَ عَلٰى لِسَانِهِ، لِيَكُوْنَ أَشَدَّ فِي الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ، لَعَلَّهُمْ يَتَّعِظُوْنَ. وَقَدْ وَرَدَتْ أَحَادِيْثُ فِي

(١) العسقلاني في فتح الباري، ١٣/١٠۔

(٢) العسقلاني في فتح الباري، ١٣/١٠۔

کاٹ دو گے﴾۔

حافظ ابن حجر عسقلانی مزید فرماتے ہیں: ان کا قول: ﴿انہوں نے جب اُن نوعمر لڑکوں کو دیکھا﴾ یہ ماضی کے احتمال کو تقویت دیتا ہے، اور بے شک اس سے مراد ان میں سے ان لوگوں کی اولاد ہے جنہیں خلافت ملی، اور رہا آپ کا تردد اس بات میں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ان میں سے کون مراد ہے تو یہ تردد اِس وجہ سے ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے نام کی صراحت نہیں فرمائی تھی، اور جو چیز ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ وہ تمام کے تمام ان مذکورین میں شامل ہیں اور یقیناً ان میں سے سب سے پہلا شخص یزید ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول - سن ساٹھ ہجری کا آغاز اور نوعمر لڑکوں کی امارت - اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بے شک یزید عام طور پر بڑے بڑے شہروں کی امارت سے (تجربہ کار) پختہ عمر والوں کو ہٹا دیتا تھا، ان کی جگہ اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے کم عمروں کو حکمران بنا دیتا تھا۔

امام بدر الدین عینی نے 'عمدۃ القاری' میں کہا ہے: اُن کے اس قول - اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ان اوباش لڑکوں پر - غِلْمَۃَ کو اختصاص کی وجہ سے منصوب پڑھا گیا ہے اور عبد الصمد کی روایت میں ہے کہ 'اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ان چھوٹی عمر والے اوباش لڑکوں پر'۔ مروان کا ان مذکورہ لڑکوں پر لعنت کرنا حیرت کی بات ہے، کیوں کہ ظاہر ہے کہ یہ اسی کی اولاد میں سے تھے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے یہ لعنت اس کی زبان پر جاری کی تاکہ یہ چیز ان کے خلاف ایک مضبوط حجت بن جائے، اور وہ اس سے نصیحت پکڑ سکیں۔ دیگر بہت ساری احادیث مروان کے والد حکم اور اس کی اولاد کے

لَعْنِ الْحَكَمِ وَالِدِ مَرْوَانَ وَمَا وَلَدَ. أَخْرَجَهَا الطَّبَرَانِيُّ وَغَيْرُهُ.

قَوْلُهُ: ﴿فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي﴾ قَائِلُ ذٰلِکَ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰی. قَوْلُهُ: ﴿حِيْنَ مُلِّكُوْا بِالشَّامِ﴾ .... قَوْلُهُ: ﴿أَحْدَاثًا﴾ جَمْعُ حَدِيْثٍ أَي شُبَّانًا، وَأَوَّلُهُمْ يَزِيْدُ عَلَيْهِ مَا يَسْتَحِقُّ، وَكَانَ غَالِبًا يَنْزِعُ الشُّيُوْخَ مِنْ إِمَارَةِ الْبُلْدَانِ الْكِبَارِ، وَيُوَلِّيْهَا الْأَصَاغِرَ مِنْ أَقَارِبِهِ.(١)

وَقَالَ الإِمَامُ الْقَسْطَلَانِيُّ: ﴿فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا﴾ جَمْعُ حَدِيْثٍ أَي شُبَّانًا وَأَوَّلُهُمْ يَزِيْدُ وَلِابْنِ عَسَاكِرَ غِلْمَانٌ أَحْدَاثٌ ﴿قَالَ لَنَا عَسٰی هٰؤُلَاءِ أَنْ يَّكُوْنُوْا مِنْهُمْ﴾ فَقَالَ: أَوْلَادُهُ وَأَتْبَاعُهُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْهُ ذٰلِکَ.(٢)

٥/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ حِبِّي أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ فَسَادَ أُمَّتِي عَلٰی يَدَي غِلْمَةٍ سُفَهَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

---

(١) العيني في عمدة القاري، ٢٤/١٨٠-١٨١۔

(٢) القسطلاني في إرشاد الساري، ١٠/١٧١۔

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٤، ٣٢٤، الرقم/٨٠٢٠، ـــــ

لعن کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ ان احادیث کو امام طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

یہ قول: ﴿فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي﴾ 'پس میں اپنے دادا کے ساتھ (بنی مروان کی طرف) جایا کرتا تھا' یہ عمرو بن یحییٰ کا قول ہے اور ان کا قول - 'جب انہیں شام کی حکمرانی ملی' ...... اور اُن کا قول - ﴿أَحْدَاثًا﴾ 'نوعمر' - احداث، حدیث کی جمع ہے یعنی نوجوان اور ان کا سرخیل یزید تھا اور اس پر وہ (لعنت) ہو جس کا وہ مستحق ہے، اور وہ اکثر اوقات بڑے شہروں کی امارت سے پختہ عمر (اور تجربہ کار) حکمرانوں کو نکال کر ان کی جگہ اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے لڑکوں کو حکمران بنا دیتا تھا۔

امام قسطلانی نے کہا ہے: (جب آپ نے ان نوعمر لڑکوں کو دیکھا) اَحداث، حدیث کی جمع ہے یعنی نوجوان، اور ان میں سب سے پہلا نوجوان یزید ہے، اور ابن عساکر کی روایت میں 'غلمان أحداث' یعنی نوخیز لڑکے کے الفاظ ہیں۔ (آپ نے ہمیں کہا: ممکن ہے یہ لوگ ان میں سے ہوں) تو انہوں نے کہا: اس سے مراد ان کی اولاد اور پیروکار ہیں، جنہوں نے ان سے یہ سنا۔

۵/۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب نبی مکرم ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت کا بگاڑ قریش کے (چند) بے وقوف لڑکوں کے ہاتھوں (پیدا) ہوگا۔

اس حدیث کو امام اَحمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

.... ۸۲۸۷، والحاکم في المستدرك، ٤/٥١٦، ٥٧٢، الرقم/٨٤٥٠، ٨٦٠٥-٨٦٠٦۔

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَقَالَ الإِمَامُ أَحْمَدُ: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَكُوْنُ خَلْفٌ مِنْ بَعْدِ السِّتِّيْنَ سَنَةً. أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ، فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا. ثُمَّ يَكُوْنُ خَلْفٌ، يَقْرَؤُوْنَ الْقَرْآنَ، لَا يَعْدُوْ تَرَاقِيَهُمْ. وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ، وَمُنَافِقٌ، وَفَاجِرٌ. وَقَالَ بَشِيْرٌ: فَقُلْتُ لِلْوَلِيْدِ: مَا هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ؟ قَالَ: الْمُنَافِقُ كَافِرٌ بِهِ، وَالْفَاجِرُ يَتَأَكَّلُ بِهِ، وَالْمُؤْمِنُ يُؤْمِنُ بِهِ. تَفَرَّدَ بِهِ أَحْمَدُ. وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ، قَوِيٌّ عَلٰى شَرْطِ السُّنَنِ.

وَقَدْ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ عَنِ الْحَاكِمِ ...... عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ عَلِيٌّ مِنْ صِفِّيْنَ، قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَكْرَهُوْا إِمَارَةَ مُعَاوِيَةَ، فَإِنَّهُ لَوْ فَقَدْتُمُوْهُ، لَقَدْ رَأَيْتُمُ الرُّؤُوْسَ تَنْزُوْ مِنْ كَوَاهِلِهَا كَالْحَنْظَلِ. ثُمَّ رَوَى عَنِ الْحَاكِمِ وَغَيْرِهِ عَنِ الْأَصَمِّ عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِيءٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَمْشِي فِي سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، لَا تُدْرِكْنِي سَنَةُ السِّتِّيْنَ، وَيْحَكُمْ تَمَسَّكُوْا بِصُدْغَي مُعَاوِيَةَ. اَللّٰهُمَّ، لَا تُدْرِكْنِي إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ.

حافظ ابن کثیر نے بیان کیا ہے: امام احمد نے فرمایا: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سن ساٹھ ہجری کے بعد کچھ (ناخلف) حکمران ہوں گے، وہ نمازیں ضائع کریں گے، خواہشاتِ نفسانی کے پیروکار ہوں گے تو عنقریب وہ آخرت کے عذاب (دوزخ کی وادئ غی) سے دوچار ہوں گے۔ پھر ایسے ناخلف حکمران ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے (نیچے) نہیں اترے گا۔ اور تین قسم کے لوگ قرآن پڑھتے ہیں: مومن، منافق اور فاجر۔ بشیر نے کہا: میں نے ولید سے پوچھا: ان تینوں کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: منافق وہ ہے جو اس قرآن کا انکار کرے گا، اور فاجر قرآن کو کمائی کا ذریعہ بنائے گا، اور مومن اس پر ایمان لائے گا۔ اس کو تنہا امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند عمدہ، قوی ہے اور سنن کی شرط پر ہے۔

امام بیہقی نے حاکم سے روایت کیا ہے۔ ...... امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین سے واپس آئے تو فرمایا: اے لوگو! معاویہ کی حکومت کو ناپسند نہ کرو، کیونکہ اگر تم نے انہیں کھو دیا تو سروں کو کندھوں پر ایسے اچھلتے دیکھو گے جیسے اندرائن (تُمّہ)۔ پھر انہوں نے امام حاکم وغیرہ سے روایت کیا، انہوں نے اصم سے، انہوں نے عباس بن ولید بن زید سے انہوں نے اپنے والد (ولید بن یزید) سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے عمیر بن ہانی سے روایت کیا، انہوں نے انہیں بیان کیا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے بازار میں چلا کرتے تھے اور فرماتے تھے: اے اللہ! مجھے سن ساٹھ نہ پالے، تمہارا ستیا ناس! حضرت معاویہ (کی حکومت) کو تھامے رکھو۔ اے اللہ! مجھے اوباش لڑکوں کی حکومت نہ پالے۔

قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: وَعَلِيٌّ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنَّمَا يَقُوْلَانِ: هٰذَا الشَّيءَ سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَقَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ: ...... عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ مُعْتَدِلًا قَائِمًا بِالْقِسْطِ، حَتّٰى يَثْلِمَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ.

وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيْقِ عَوْفٍ الْأَعْرَابِيِّ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ﴿إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُبَدِّلُ سُنَّتِي، رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ﴾ وَهٰذَا مُنْقَطِعٌ بَيْنَ أَبِي الْعَالِيَةِ وَأَبِي ذَرٍّ، وَقَدْ رَجَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ بِحَدِيْثِ أَبِي عُبَيْدَةَ الْمُتَقَدِّمِ. قَالَ: وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الرَّجُلُ هُوَ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ، وَاللهُ أَعْلَمُ.(١)

وَقَالَ الْمُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِي: ﴿وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: هَلَكَةُ أُمَّتِي﴾ بِفَتْحِ الْهَاءِ وَاللَّامِ أَي هَلَاكُهُمْ، وَالْمُرَادُ بِالْأُمَّةِ هُنَا الصَّحَابَةُ، لِأَنَّهُمْ خِيَارُ الْأُمَّةِ وَأَكَابِرُ الْأَئِمَّةِ. ﴿عَلٰى يَدَي﴾ تَثْنِيَةُ مُضَافَةٌ إِلٰى ﴿غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ﴾ بِكَسْرِ الْغَيْنِ جَمْعُ غُلَامٍ، أَي عَلٰى أَيْدَي الشُّبَّانِ، الَّذِيْنَ مَا وَصَلُوْا إِلٰى مَرْتَبَةِ كَمَالِ الْعَقْلِ، وَالْأَحْدَاثِ السِّنِّ الَّذِيْنَ لَا

(١) ابن كثير في البداية والنهاية، ذكر إخباره ﷺ لما وقع من الفتن بعد موته من أغيلمة بني هاشم وغير ذلك، ٦/٢٢٨-٢٢٩.

امام بیہقی نے کہا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ یہ بات کو ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، اور یعقوب بن سفیان نے کہا ...... ابو عبیدہ بن الجراح نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امرِ دین ہمیشہ معتدل رہے گا اور انصاف پر قائم رہے گا یہاں تک کہ بنو امیہ کا ایک شخص اس میں شگاف ڈالے گا۔

اور امام بیہقی نے عوف اعرابی کے طریق سے بیان کیا ہے، وہ ابو خلدہ سے، وہ ابو العالیہ سے، اور وہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک جو شخص سب سے پہلے میری سنت کو بدلے گا، وہ بنو امیہ کا ایک شخص ہو گا۔ یہ ابو عالیہ اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے درمیان حدیثِ منقطع ہے، اور اس کو امام بیہقی نے ابو عبیدہ کی سابقہ حدیث کے ساتھ ترجیح دی ہے اور فرمایا: ممکن ہے کہ وہ شخص یزید بن معاویہ بن ابو سفیان ہو، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

ملا علی القاری نے کہا ہے: (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی ہلاکت) 'هَلَكَة' ھا اور لام کی فتح کے ساتھ ہے یعنی ان کی ہلاکت، اور امت سے مراد یہاں جماعتِ صحابہ ہے، کیونکہ وہ امت کے بہترین لوگ اور ائمہ کے اکابر تھے۔ (کے ہاتھوں) 'يدي' تثنیہ ہے جو مضاف ہے غِلْمَة کی طرف، غین کی کسرہ کے ساتھ غلام کی جمع ہے، یعنی ان نوجوانوں کے ہاتھوں جو کمالِ عقل کے درجہ کو نہ پہنچے ہوں، اور ایسے نو عمر ہوں گے جو

مُبَالَاةَ لَهُمْ بِأَصْحَابِ الْوَقَارِ وَأَرْبَابِ النُّهٰى.

وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْمُرَادَ مَا وَقَعَ بَيْنَ عُثْمَانَ ﷺ وَقَتَلَتِهِ، وَبَيْنَ عَلِيٍّ وَالْحُسَيْنِ ﷺ وَمَنْ قَاتَلَهُمْ. وَقَالَ الْمَظْهَرُ: لَعَلَّهُ أَرَادَ بِهِمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بَعْدَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ، مِثْلَ يَزِيْدَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَغَيْرِهِمَا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَلَفْظُ الْجَامِعِ: هَـلَاكُ أُمَّتِي عَلٰى يَدَي غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.(١)

٦/٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِيْنَ وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ كَامِلِ بْنِ الْعَـلَاءِ وَهُوَ ثِقَةٌ. وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ.

وَقَالَ الْمُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِي: ﴿وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِيْنَ﴾ أَي

---

(١) الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ١٠/١٧، الرقم/٥٣٨٨۔

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٢٦، الرقم/٨٣٠٢-٨٣٠٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٦١، الرقم/٣٧٢٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٩، ـــــ

اربابِ ذی وقار اور اصحابِ فہم و دانش کی پرواہ نہیں کریں گے۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اس سے مراد وہ واقعہ ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے قاتلوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ اوران کے قاتلوں کے درمیان پیش آیا۔ مظہر نے کہا ہے: شاید آپ کی ان سے مراد وہ لوگ ہوں جو خلفاء راشدین کے بعد ہوئے، جیسے یزید اور عبد الملک بن مروان اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ۔ (اس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے) اور جامع بخاری کے الفاظ ہیں: میری امت کی ہلاکت قریش کے کچھ نو عمر لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔ اسے امام احمد اور بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۶/۶۔ **حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ** انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: سن ستر ہجری (کی دہائی) کے آغاز اور بچوں کی حکومت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: احمد کے رجال صحیح (مُسلم) کے رجال ہیں، سوائے کامل بن علاء کے (یعنی وہ مسلم کے راویوں میں سے نہیں لیکن) وہ بھی ثقہ ہے۔ امام سیوطی نے فرمایا: اسے امام احمد اور بزار نے سند صحیح سے روایت کیا ہے۔

ملا علی قاری نے کہا ہے: ﴿حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستر ہجری (کی دہائی) کے آغاز سے اللہ تعالیٰ کی پناہ

.... الرقم/۲۲۸۵، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ۶/۲۳۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/۲۲۰، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۲/۲۳۶۔

مِنْ فِتْنَةٍ تَنْشَأُ فِي ابْتِدَاءِ السَّبْعِيْنَ مِنْ تَارِيْخِ الْهِجْرَةِ، أَوْ وَفَاتِهِ صلى الله عليه وآله وسلم. ﴿وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ﴾ بِكَسْرِ أَوَّلِهِ أَي وَمِنْ حُكُوْمَةِ الصِّغَارِ (الْجُهَّالِ)، كَيَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَأَوْلَادِ الْحَكَمِ بْنِ مَرْوَانَ، وَأَمْثَالِهِمْ. وَأَغْرَبَ الطِّيْبِيُّ حَيْثُ قَالَ: قَوْلُهُ: وَإِمَارَةُ الصِّبْيَانِ حَالٌ، أَي وَالْحَالُ أَنَّ الصِّبْيَانَ أُمَرَاءُ، يُدَبِّرُوْنَ أَمْرَ أُمَّتِي، وَهُمْ أُغَيْلِمَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ، رَآهُمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي مَنَامِهِ، يَلْعَبُوْنَ عَلٰى مِنبَرِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.[1]

٧/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّهُ قَالَ: فِي كِيْسِي هٰذَا حَدِيْثٌ، لَوْ حَدَّثْتُكُمُوْهُ لَرَجَمْتُمُوْنِي. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، لَا أَبْلُغَنَّ رَأْسَ السِّتِّيْنَ. قَالُوْا: وَمَا رَأْسُ السِّتِّيْنَ؟ قَالَ: إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٨/٨. عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِيءٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه مَشٰى فِي سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ لَا تُدْرِكْنِي سَنَةُ السِّتِّيْنَ، وَيْحَكُمْ، تَمَسَّكُوْا بَصُدْغَي مُعَاوِيَةَ. اللّٰهُمَّ لَا تُدْرِكْنِي إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ.

---

(١) الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ٧/٢٦٦، الرقم/٣٧١٦۔

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٠٥، الرقم/١٣٩٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/١٩٩۔

٨: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤٦٦، وذكره ابن كثير في البداية ←

مانگو۔﴾ یعنی اُس فتنہ سے جو سترویں دہائی ہجری کے آغاز یا حضور نبی اکرم ﷺ کی وفات کی سترویں دہائی کے آغاز میں بپا ہوگا (اور بچوں کی حکومت) 'صبیان' ص کی کسرہ کے ساتھ یعنی جاہل بچوں کی حکومت سے۔ جیسے یزید بن معاویہ اور حکم بن مروان کی اولاد اور ان جیسے دوسرے لوگوں سے۔ علامہ طیبی نے اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آپ کا قول: 'وإمارة الصِبیان' یہ حال ہے یعنی اس حال میں کہ بچے حکمران ہوں گے جو امت کے امور حکومت چلائیں گے اور وہ قریش کے کچھ نوخیز لاپرواہ نوجوان ہوں گے، حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے خواب میں انہیں اپنے منبر پر کھیلتے دیکھا۔

۷/۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرے اس تھیلے میں ایسی حدیث ہے کہ اگر وہ میں تمہیں بیان کر دوں تو تم مجھے سنگسار کر دو۔ پھر فرمایا: اے اللہ! میں سن ساٹھ کا آغاز کبھی نہ پاؤں۔ لوگوں نے پوچھا: سن ساٹھ کے آغاز میں کیا ہے؟ فرمایا: بچوں (کم عقلوں) کی حکومت (کا آغاز ہوگا)۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸/۸۔ حضرت عمیر بن ہانی سے مروی ہے کہ انہوں نے اسے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے بازار میں چلتے ہوئے دعا کر رہے تھے: اے اللہ! مجھے سن ساٹھ کا زمانہ نہ پالے۔ تمہارا ستیاناس، حضرت معاویہ کی کنپٹیوں (یعنی ان کی حکومت) کو مضبوطی سے تھام لو۔ اے اللہ! مجھے لونڈوں کی حکومت کا زمانہ نہ پائے۔

.... والنهاية، ٦/٢٢٨-٢٢٩۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ.

٩/٩. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ إِمَارَةِ الصِّبْيَانِ. فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَمَا إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ؟ قَالَ: إِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ هَلَكْتُمْ، وَإِنْ عَصَيْتُمُوْهُمْ، أَهْلَكُوْكُمْ.

رَوَاهُ الْمُقْرِئُ.

وَقَالَ الْحَافِظُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْعَيْنِيُّ: قَوْلُهُ (أَي أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه): ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ رَأْسِ السِّتِّيْنَ وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ﴾ يُشِيْرُ إِلٰى خِلَافَةِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ سَنَةَ سِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ. وَاسْتَجَابَ اللهُ دُعَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَمَاتَ قَبْلَهَا بِسَنَةٍ. (١)

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ: عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، بِأَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِحَضْرَتِهٖ، فَضَرَبَهُ ثَلَاثَةَ أَسْوَاطٍ مَعَ ضَرْبِهٖ لِمَنْ سَمَّى ابْنَهُ يَزِيْدَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، عِشْرِيْنَ سَوْطًا، كَمَا سَيَأْتِي، فَتَأَمَّلْ فُرْقَانَ مَا بَيْنَهُمَا، وَكَانَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عِلْمٌ مِنَ

٩: أخرجه المقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٢/٤٧٥-٤٧٦، الرقم/١٩٠۔

(١) العسقلاني في فتح الباري، ١/٢١٦، الرقم/١٢٠، والعيني في عمدة القاري، ٢/١٨٥، والقسطلاني في إرشاد الساري، ١/٢١٢، الرقم/١٢٠۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے، اور اس کی تائید ابن کثیر نے کی ہے۔

۹/۹۔ ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں (نا پختہ عقل) بچوں کی حکمرانی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، تو صحابہ کرام نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) بچوں کی حکومت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے اور اگر ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں ہلاک کر دیں گے۔

اسے امام مقری نے روایت کیا ہے۔

حافظ عسقلانی اور علامہ عینی نے کہا ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ﴿میں سن ساٹھ کے آغاز اور بچوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔﴾ اس سے وہ یزید بن معاویہ کی خلافت کی طرف اشارہ کر رہے تھے، کیونکہ وہ ہجرت کے ساٹھویں سال تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرمائی، اور وہ سن ساٹھ ہجری سے ایک سال پہلے فوت ہوگئے۔

امام احمد بن حجر ہیتمی المکی نے کہا ہے: حضرت عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان کی موجودگی میں حضرت امیر معاویہ کو برا بھلا کہا تو انہوں نے اسے تین کوڑے مارے۔ اس کے ساتھ اس شخص کو بیس کوڑے مارے جس نے ان کے بیٹے یزید کو امیر المومنین کا نام دیا، جیسا کہ اس کا بیان آگے آئے گا۔ پس ان دونوں باتوں میں فرق پر تم غور کرو۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے یزید کے بارے میں جو پیشین گوئیاں فرمائی تھیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کا علم تھا، جیسا کہ پہلے گزر

النَّبِيِّ ﷺ، بِمَا مَرَّ عَنْهُ ﷺ فِي يَزِيْدَ. فَإِنَّهُ (أَي أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ) كَانَ يَدْعُوْ: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ رَأْسِ السِّتِّيْنَ وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ﴾، فَاسْتَجَابَ اللهُ فَتَوَفَّاهُ لَهُ سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِيْنَ، وَكَانَتْ وَفَاةُ مُعَاوِيَةَ وَوِلَايَةُ ابْنِهِ سَنَةَ سِتِّيْنَ. فَعَلِمَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ بِوِلَايَةِ يَزِيْدَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ فَاسْتَعَاذَ مِنْهَا لِمَا عَلِمَهُ مِنْ قَبِيْحِ أَحْوَالِهِ بِوَاسِطَةِ إِعْلَامِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ ﷺ بِذٰلِکَ.

وَقَالَ نَوْفَلُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَذَكَرَ رَجُلٌ يَزِيْدَ، فَقَالَ: قَالَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: تَقُوْلُ: أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَأَمَرَ بِهٖ، فَضُرِبَ عِشْرِيْنَ سَوْطًا، وَلِإِسْرَافِهٖ فِي الْمَعَاصِي، خَلَعَهُ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ. فَقَدْ أَخْرَجَ الْوَاقِدِيُّ مِنْ طُرُقٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيْلِ قَالَ: وَاللهِ، مَا خَرَجْنَا عَلٰى يَزِيْدَ، حَتّٰى خِفْنَا أَنْ نُرْمٰى بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَاءِ، أَنْ كَانَ رَجُلًا يَنْكِحُ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، وَالْبَنَاتِ وَالْأَخَوَاتِ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَيَدَعُ الصَّلَاةَ.[1]

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ أَيْضًا: وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: وَلَمَّا

(١) ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٦٣٣-٦٣٤۔

چکا ہے۔ آپ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں سن ساٹھ کے آغاز اور بچوں کی حکومت سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں سن انسٹھ میں وفات دے دی، اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات اور ان کے بیٹے کا حکومت سنبھالنا سن ساٹھ میں ہوا۔ پس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سال میں یزید کی حکومت کے قیام کو جانتے تھے، اسی وجہ سے انہوں نے اس سے پناہ طلب کی کیونکہ وہ صادق و مصدوق نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس بارے میں تفاصیل بتانے کی بنا پر یزید کے برے حالات جانتے تھے۔

اور نوفل بن ابی فرات نے کہا ہے: میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس تھا وہاں ایک آدمی نے یزید کا ذکر چھیڑا اور کہا: امیر المومنین یزید بن معاویہ نے (یوں) کہا تھا۔ انہوں نے فرمایا: تو اس (یزید) کو امیر المومنین کہتا ہے! انہوں نے حکم صادر فرمایا تو اسے بیس کوڑے مارے گئے۔ یزید کے گناہوں میں حد سے زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے اَہلِ مدینہ نے اس سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا تھا۔ واقدی نے مختلف طرق سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن حنظلہ بن غسیل نے کہا ہے: بخدا! ہم نے اس وقت تک یزید کے خلاف بغاوت نہیں کی یہاں تک کہ ہمیں یہ خطرہ لاحق ہوگیا کہ ہم پر آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے، کیونکہ وہ (بدکردار و بدطینت یزید) اپنے اولاد کی ماؤں سے اور بہنوں اور بیٹیوں (محرمات) سے شادی کرتا، شراب پیتا اور نماز چھوڑ دیتا تھا۔

امام احمد بن حجر ہیتمی المکی نے مزید کہا ہے: امام ذہبی نے کہا ہے:

فَعَلَ يَزِيْدُ بِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَا فَعَلَ مَعَ شُرْبِهِ الْخَمْرَ، وَإِتْيَانِهِ الْمُنْكَرَاتِ، اشْتَدَّ عَلَيْهِ النَّاسُ، وَخَرَجَ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ، وَلَمْ يُبَارِكِ اللهُ فِي عُمْرِهِ. وَأَشَارَ بِقَوْلِهِ مَا فَعَلَ إِلٰى مَا وَقَعَ مِنْهُ سَنَةَ ثَلاثٍ وَسِتِّيْنَ. فَإِنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ خَرَجُوْا عَلَيْهِ وَخَلَعُوْهُ، فَأَرْسَلَ لَهُمْ جَيْشًا عَظِيْمًا، وَأَمَرَهُمْ بِقِتَالِهِمْ. فَجَاؤُوْا إِلَيْهِمْ، وَكَانَتْ وَقْعَةُ الْحَرَّةِ عَلٰى بَابِ طَيْبَةَ، وَمَا أَدْرَاكَ مَا وَقْعَةُ الْحَرَّةِ.

ذَكَرَهَا الْحَسَنُ مَرَّةً، فَقَالَ: وَاللهِ، مَا كَادَ يَنْجُوْ مِنْهُمْ وَاحِدٌ. قُتِلَ فِيْهَا خَلْقٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَمِنْ غَيْرِهِمْ، فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. وَبَعْدَ اتِّفَاقِهِمْ عَلٰى فِسْقِهِ، اخْتَلَفُوْا فِي جَوَازِ لَعْنِهِ بِخُصُوْصِ اسْمِهِ، فَأَجَازَهُ قَوْمٌ، مِنْهُمُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ، وَنَقَلَهُ عَنْ أَحْمَدَ وَغَيْرِهِ. فَإِنَّهُ قَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُسَمّٰى 'بِالرَّدِّ عَلَى الْمُتَعَصِّبِ الْعَنِيْدِ الْمَانِعِ مِنْ ذَمِّ يَزِيْدَ' سَأَلَنِي سَائِلٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهُ: يَكْفِيْهِ مَا بِهِ. فَقَالَ: أَيَجُوْزُ لَعْنُهُ؟ فَقُلْتُ: قَدْ أَجَازَهُ الْعُلَمَاءُ الْوَرِعُوْنَ، مِنْهُمْ أَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ، فَإِنَّهُ ذَكَرَ فِي حَقِّ يَزِيْدَ مَا يَزِيْدُ عَلَيْهِ اللَّعْنَةَ.

جب یزید نے اہل مدینہ کے ساتھ برا سلوک کیا، جو کیا اور اس کے ساتھ شراب نوشی کی اور برے افعال کا ارتکاب کیا، تو لوگوں نے اس کے خلاف سخت رویہ اپنایا، اور بہت ساروں نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر میں برکت نہ ڈالی۔ اپنے اس قول (ما فعل) سے انہوں نے اس طرف اشارہ کیا ہے جو اس سے سن تریسٹھ میں رونما ہوا تھا۔ اسے یہ بات پہنچی کہ اہل مدینہ نے اس کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور اس سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا ہے، تو اس نے ان کے لیے ایک بڑا لشکر بھیجا اور انہیں ان کے ساتھ قتال کا حکم دیا، وہ اہل مدینہ کے پاس آئے اور پھر باب طیبہ پر حَرّہ کا واقعہ پیش آیا، اور آپ نہیں جانتے کہ حرہ کا واقعہ کیا ہے؟

اس کا ذکر ایک دفعہ حضرت حسن بصری نے کیا اور فرمایا: بخدا! لگتا تھا کہ اہل مدینہ سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔ اس واقعہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ دوسری مخلوق خدا (بڑی تعداد میں) شہید کر دی گئی۔ **إنا لله وإنا إليه راجعون**۔ یزید کے فاسق ہونے پر سب کا اتفاق ہو جانے کے بعد اس پر لعنت بھیجنے اور بالخصوص اس کا نام لے کر لعنت کرنے کے جواز میں علماء کا اختلاف واقع ہوا ہے، اسے بعض لوگوں نے جن میں ابن الجوزی بھی شامل ہیں جائز قرار دیا ہے۔ اور انہوں نے اس جواز کو امام احمد بن حنبل اور ان کے علاوہ دوسرے ائمہ سے نقل کیا ہے۔ ابن الجوزی نے اپنی کتاب '**الرد علی المتعصب العنید المانع من ذم یزید**' میں کہا ہے: مجھ سے ایک سائل نے یزید بن معاویہ کے بارے میں سوال کیا، اور اس کے بارے میں کہا: کیا وہ جس حالت میں ہے وہی اس کو کافی ہے، اور کہا: کیا اس کو لعنت کرنا جائز ہے؟ میں نے کہا: متقی علماء جن میں امام احمد

ثُمَّ رَوَى ابْنُ الْجَوْزِيِّ عَنِ الْقَاضِي أَبِي يَعْلَى الْفَرَّاءِ أَنَّهُ، رَوَى فِي كِتَابِهِ 'الْمُعْتَمَدِ فِي الْأُصُوْلِ' بِإِسْنَادِهِ إِلٰى صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: إِنَّ قَوْمًا يَنْسِبُوْنَنَا إِلٰى تَوَلِّي يَزِيْدَ. فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، وَهَلْ يَتَوَلّٰى يَزِيْدَ أَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ، وَلِمَ لَا يُلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ اللهُ فِي كِتَابِهٖ. فَقُلْتُ: وَأَيْنَ لَعَنَ اللهُ يَزِيْدَ فِي كِتَابِهٖ؟ فَقَالَ: فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ○ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓی اَبْصَارَهُمْ ○﴾ [محمد، ٤٧/ ٢٢-٢٣]، فَهَلْ يَكُوْنُ فَسَادٌ أَعْظَمَ مِنَ الْقَتْلِ؟

وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، مَا أَقُوْلُ فِي رَجُلٍ لَعَنَهُ اللهُ فِي

بن حنبل رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، نے اس کو جائز قرار دیا ہے، انہوں نے یزید کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ لعنت سے بھی بڑھ کر ہے۔

پھر علامہ ابن الجوزی نے قاضی ابو یعلی فراء سے روایت کیا کہ انہوں نے اپنی کتاب 'المعتمد في الأصول' میں اپنی سند کے ساتھ صالح بن احمد بن حنبل تک متصل سند سے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) سے کہا ہے: بے شک کچھ لوگ ہمیں یزید کا ساتھ دینے کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: کیا کوئی ایک بھی شخص جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے وہ یزید کا ساتھ دے گا (ہرگز نہیں)، اور اس پر لعنت کیوں نہ کی جائے، جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لعنت کی ہے، میں نے کہا: یزید پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کہاں لعنت کی ہے؟ تو انہوں نے بیان کیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول میں فرمایا: ﴿فَهَلۡ عَسَيۡتُمۡ اِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ اَنۡ تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَتُقَطِّعُوۡۤا اَرۡحَامَكُمۡ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمۡ وَاَعۡمٰۤى اَبۡصَارَهُمۡ○﴾ ﴿پس (اے منافقو!) تم سے توقع یہی ہے کہ اگر تم (قتال سے گریز کر کے بچ نکلو اور) حکومت حاصل کر لو تو تم زمین میں فساد ہی برپا کرو گے اور اپنے (ان) قرابتی رشتوں کو توڑ ڈالو گے (جن کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مواصلت اور مُودّت کا حکم دیا ہے)○ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور ان (کے کانوں) کو بہرا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے○﴾ تو کیا قتل سے بڑھ کر بھی کوئی فساد ہے؟

اور ایک روایت میں ہے، آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اس

كِتَابِهِ؟ فَذَكَرَهُ، قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: وَصَنَّفَ الْقَاضِي أَبُوْ يَعْلٰى كِتَابًا، ذَكَرَ فِيْهِ بَيَانَ مَنْ يَسْتَحِقُّ اللَّعْنَ، وَذَكَرَ مِنْهُمْ يَزِيْدَ، ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيْثَ ﴿مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ ظُلْمًا، أَخَافَهُ اللهُ، وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ﴾. وَلَا خِلَافَ أَنَّ يَزِيْدَ غَزَا الْمَدِيْنَةَ بِجَيْشٍ، وَأَخَافَ أَهْلَهَا. انْتَهٰى.[1]

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ أَيْضًا: وَالْحَدِيْثُ الَّذِي ذَكَرَهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَوَقَعَ مِنْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ مِنَ الْقَتْلِ، وَالْفَسَادِ الْعَظِيْمِ، وَالسَّبْيِ، وَإِبَاحَةِ الْمَدِيْنَةِ، مَا هُوَ مَشْهُوْرٌ، حَتّٰى فُضَّ نَحْوُ ثَلَاثِمِائَةِ بِكْرٍ، وَقُتِلَ مِنَ الصَّحَابَةِ نَحْوُ ذٰلِكَ، وَمِنْ قُرَّاءِ الْقُرْآنِ نَحْوُ سَبْعِ مِائَةِ نَفْسٍ، وَأُبِيْحَتِ الْمَدِيْنَةُ أَيَّامًا، وَبُطِلَتِ الْجَمَاعَةُ مِنَ الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ أَيَّامًا، وَأُخِيْفَتْ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ أَيَّامًا، فَلَمْ يُمْكِنْ أَحَدًا دُخُوْلُ مَسْجِدِهَا، حَتّٰى دَخَلَتْهُ الْكِلَابُ وَالذِّئَابُ ......، تَصْدِيْقًا لِمَا أَخْبَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَلَمْ يَرْضَ أَمِيْرُ ذٰلِكَ الْجَيْشِ، إِلَّا بِأَنْ يُبَايِعُوْهُ لِيَزِيْدَ، عَلٰى أَنَّهُمْ خَوَلٌ لَهُ، إِنْ شَاءَ بَاعَ وَإِنْ شَاءَ أَعْتَقَ.

(١) ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٦٣٤-٦٣٥۔

آدمی کے بارے میں، میں کیا کہوں جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لعنت کی ہو۔ پھر انہوں نے (اس آیت کا) ذکر کیا۔ علامہ ابن الجوزی نے کہا ہے: قاضی ابو یعلی نے ایک کتاب لکھی جس میں ان لوگوں کا ذکر کیا جو لعنت کے مستحق ہیں، اور ان میں یزید کو بھی ذکر کیا، پھر یہ حدیث بیان کی: 'جس نے ظلم کے ساتھ اہلِ مدینہ کو خوفزدہ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے خوف زدہ کرے، اور اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو' اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یزید نے لشکر کے ساتھ مدینہ پر یلغار کی، اور اس کے باشندوں کو خوف زدہ کیا۔

امام احمد بن حجر ہیتمی المکی نے مزید کہا ہے: وہ حدیث جو انہوں نے بیان کی ہے، اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے، اور اس لشکر سے قتل و غارت گری، بہت زیادہ فساد، قیدی بنانا اور مدینہ طیبہ (کی حرمت) کا مباح کرنا جیسے قبیح افعال سرزد ہوئے، جیسا کہ یہ مشہور ہے، یہاں تک کہ تین سو کنواری لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کی گئی، اور تین سو کے لگ بھگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شہید کیا گیا، اور سات سو کے قریب قاریوں کو شہید کیا گیا، اور کئی دن تک مدینہ منورہ کی بے حرمتی کی گئی۔ اور کئی دن تک مسجد نبوی میں جماعت نہ ہوئی، اور کئی دن تک اہلِ مدینہ کو اس حد تک خوف زدہ کیا گیا کہ کسی کے لیے مسجد نبوی میں داخل ہونا ممکن نہ رہا۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ کتے اور بھیڑیے مسجد میں داخل ہوئے ...... لیکن اس لشکر کا امیر اس بات پر بضد تھا کہ وہ یزید کی بیعت کریں اس بات پر کہ وہ سارے اس کے غلام ہیں، اگر وہ چاہے تو انہیں بیچ دے اور اگر چاہے تو انہیں آزاد کر دے۔

فَذَكَرَ لَهُ بَعْضُهُمُ الْبَيْعَةَ عَلٰى كِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ ﷺ، فَضَرَبَ عُنُقَهُ، وَذٰلِکَ فِي وَقْعَةِ الْحَرَّةِ السَّابِقَةِ. ثُمَّ سَارَ جَيْشُهُ هٰذَا إِلٰى قِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما، فَرَمَوا الْكَعْبَةَ بِالْمَنْجَنِيْقِ، وَأَحْرَقُوْهَا بِالنَّارِ. فَأَيُّ شَيْءٍ أَعْظَمُ مِنْ هٰذِهِ الْقَبَائِحِ، الَّتِي وَقَعَتْ فِي زَمَنِهٖ نَاشِئَةً عَنْهُ، وَهِيَ مِصْدَاقُ الْحَدِيْثِ السَّابِقِ: ﴿لَا يَزَالُ أَمْرُ أُمَّتِي قَائِمًا بِالْقِسْطِ، حَتّٰى يَثْلِمَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ، يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ﴾.(١)

١٠/١٠. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُقْتَلُ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ مِنْ مُهَاجَرَتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَزَادَ فِيْهِ: حِيْنَ يَعْلُو الْقَتِيْرُ، الْقَتِيْرُ: الشَّيْبُ.

---

(١) ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٦٣٤-٦٣٦۔

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٠٥، الرقم/٢٨٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٥٣٩، الرقم/٩٠٢٠، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١/١٤٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٠۔

پھر بعض اہل مدینہ نے اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے مطابق بیعت کا ذکر کیا، تو اس نے اس کی گردن اڑا دی، اور یہ گزشتہ حرّہ کا واقعہ تھا۔ پھر اس کا یہی لشکر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ قتال کرنے (مکہ) چلا گیا۔ وہاں انہوں نے کعبہ پر منجنیق کے ذریعے پتھر برسائے، اور اسے آگ سے جلایا۔ ان قبیح ترین گناہوں سے بڑھ کر کون سی چیز ہے جو اس کے زمانے میں اس سے وقوع پذیر ہوتی۔ اور یہ واقعات اس حدیث سابق کے مصداق ہیں: ﴿لَا يَزَالُ أَمْرُ أُمَّتِي قَائِمًا بِالْقِسْطِ، حَتّٰى يَثْلِمَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ، يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ﴾ 'میری امت کے دین کا معاملہ عدل پر قائم رہے گا، یہاں تک کہ بنو امیہ کا ایک شخص جسے یزید کہا جائے گا، اس (نظام عدل) میں رخنہ ڈال دے گا۔'

۱۰/۱۰۔ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسین بن علی (علیہما السلام) کو میری ہجرت کے ساٹھویں سال کے آغاز پر شہید کر دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

امام دیلمی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: جب ایک (اَوباش) نوجوان ان پر چڑھائی کرے گا۔

اَلْخِلَافَةُ فِي الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ مُلْكٌ

١١/١١. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَفِيْنَةُ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ. ثُمَّ قَالَ لِي سَفِيْنَةُ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لِي: أَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ، قَالَ: فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِيْنَ سَنَةً. قَالَ سَعِيْدٌ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُوْنَ، أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيْهِمْ! قَالَ: كَذَبُوْا بَنُو الزَّرْقَاءِ، بَلْ هُمْ مُلُوْكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوْكِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٢/١٢. عَنْ سَفِيْنَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ يُؤْتِي اللهُ الْمُلْكَ، أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ.

قَالَ سَعِيْدٌ: قَالَ لِي سَفِيْنَةُ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ أَبَا بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَعُمَرُ عَشْرًا، وَعُثْمَانُ اثْنَتَي عَشْرَةَ، وَعَلِيٌّ كَذَا. قَالَ سَعِيْدٌ: قُلْتُ لِسَفِيْنَةَ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ عَلِيًّا عليه السلام لَمْ يَكُنْ بِخَلِيْفَةٍ؟ قَالَ: كَذَبَتْ أَسْتَاهُ بَنِي

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٢١، الرقم/٢١٩٧٨، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في الخلافة، ٤/٥٠٣، الرقم/٢٢٢٦۔

١٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الفتن، باب في الخلفاء، ٤/٢١١، ـــــ

اُمت محمدیہ میں خلافتِ راشدہ تیس سال تک رہے گی، پھر بادشاہت ہوگی

۱۱/۱۱۔ حضرت سعید بن جُمہان روایت کرتے ہیں کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں خلافت تیس سال رہے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔ پھر حضرت سفینہ نے مجھے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو شمار کرو، اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی خلافت، پھر مجھے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کو شمار کرو۔ پس ہم نے (چاروں خلفاء راشدین کے دور خلافت کی) اس مدت کو تیس سال پایا۔ سعید کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا، کہ بنو اُمیہ کا خیال ہے کہ ان میں خلافت (جاری) ہے! حضرت سفینہ نے فرمایا: زرقاء کی اولاد جھوٹ کہتی ہے، بلکہ وہ شریر قسم کے بادشاہ ہیں۔

اسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲/۱۲۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خلافتِ نبوت کے تیس سال ہیں، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے بادشاہت دے یا اپنا ملک عطا کرے۔

سعید کا بیان ہے کہ حضرت سفینہ نے مجھ سے فرمایا: شمار کرو کہ دو سال حضرت ابو بکر کے، دس سال حضرت عمر کے، بارہ سال حضرت عثمان کے اور اسی طرح حضرت علی کے۔ راوی سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سفینہ سے عرض کیا کہ یہ لوگ (بنو امیہ) کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں تھے۔ انہوں نے فرمایا: یہ بنو زرقاء یعنی بنو مروان جھوٹ

.... الرقم/٤٦٤٦-٤٦٤٧، والحاكم في المستدرك، ٣/٧٥، ١٥٦، الرقم/٤٤٣٨، ٤٦٩٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/٨٤، الرقم/٦٤٤٤۔

الزَّرْقَاءِ، يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: وَقَدْ أُسْنِدَتْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، مَرْفُوْعًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

١٣/١٣. وَعَنْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: فَمُعَاوِيَةُ؟ قَالَ: كَانَ أَوَّلَ الْمُلُوْكِ.

رَوَاهُ الطَّيَالِسِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: أَنَا أَوَّلُ الْمُلُوْكِ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْقَزْوِيْنِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

١٤/١٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ سَفِيْنَةَ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْخِلَافَةُ فِي بَعْدِي ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا.

١٣: أخرجه الطيالسي في المسند/١٥١، الرقم/١١٠٧، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١١٦/١، الرقم/٥٢۔

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢٠٧/٦، الرقم/٣٠٧١٤، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٤٢٩/٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٧٧/٥٩، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ١٣٥/٨۔

١٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٤٧/٥، الرقم/٨١٥٥، وابن حبان في الصحيح، ٣٩٢/١٥، الرقم/٦٩٤٣، وأيضًا في الثقات، ←

بولتے ہیں۔

اسے امام ابو داود، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ روایات صحیح اسناد کے ساتھ مرفوعاً حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب ہیں۔

۱۳/۱۳۔ سعید نے کہا کہ میں نے (حضرت سفینہ سے) پوچھا: تو کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (خلیفہ) ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ پہلے بادشاہ تھے۔

اسے امام طیالسی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ابن ابی غنیّۃ سے مروی ہے، وہ اہل مدینہ کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا ہے: **حضرت معاویہ** رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں (اسلامی دنیا کا) پہلا بادشاہ ہوں۔

اسے امام ابن ابی شیبہ، قزوینی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۱۴۔ ایک روایت میں حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ **سے ہی مروی ہے:** میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تیس سال تک خلافت ہے، پھر بادشاہت ہوگی۔

.... ٢/٣٠٤، والبزار في المسند، ٩/٢٨٠، الرقم/٣٨٢٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٨٩، الرقم/١٣٦، وأيضًا في، ٧/٨٣، الرقم/٦٤٤٣، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٨/١٣٩٢، الرقم/٢٦٧١، وابن حماد في الفتن، ١/١٠٤، الرقم/٢٤٩، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٨/٧٧، والعيني في عمدة القاري، ١٨/١٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٣٠٢۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: الْخِلَافَةُ بَعْدِي ثَـلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَصِيْرُ مُلْكًا عَضُوْضًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ، وَأَيَّدَهُ الْعَسْقَـلَانِيُّ. وَقَالَ الْعَسْقَـلَانِيُّ وَالْعَيْنِيُّ: وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْعَـلَّامَةُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: وَهُوَ حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ، وَالْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ وَغَيْرِهٖ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، رَوَاهُ أَهْلُ السُّنَنِ كَأَبِي دَاوُدَ وَغَيْرِهٖ: وَاعْتَمَدَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهٗ فِي تَقْرِيْرِ خِلَافَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْأَرْبَعَةِ، وَثَبَّتَهٗ أَحْمَدُ؛ وَاسْتَدَلَّ بِهٖ عَلٰى مَنْ تَوَقَّفَ فِي خِلَافَةِ عَلِيٍّ ؓ؛ مِنْ أَجْلِ افْتِرَاقِ النَّاسِ عَلَيْهِ، حَتّٰى قَالَ أَحْمَدُ: مَنْ لَمْ يُرَبِّعْ بِعَلِيٍّ فِي الْخِلَافَةِ، فَهُوَ أَضَلُّ مِنْ حِمَارِ أَهْلِهٖ؛ وَنَهٰى عَنْ مُنَاكَحَتِهٖ، وَهُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ، وَعُلَمَاءِ السُّنَّةِ وَأَهْلِ الْمَعْرِفَةِ، وَالتَّصَوُّفِ، وَهُوَ مَذْهَبُ الْعَامَّةِ.

وَإِنَّمَا يُخَالِفُهُمْ فِي ذٰلِكَ بَعْضُ (أَهْلِ) الْأَهْوَاءِ، مِنْ أَهْلِ

اور آپ ہی سے مروی ایک روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد خلافت تیس سال ہوگی، پھر وہ خلافت ظلم و زیادتی والی بادشاہت میں بدل جائے گی۔

اسے امام نسائی، ابن حبان نے روایت کیا مذکورہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔ بزار، طبرانی اور لالکائی نے بھی روایت کیا ہے۔ اس کی تائید عسقلانی نے کی ہے، امام عسقلانی اور عینی نے کہا ہے: اس روایت کو امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔

علامہ ابن تیمیہ نے کہا ہے: یہ مشہور حدیث ہے، اس کو حماد بن سلمہ، عبد الوارث بن سعید، عوام بن حَوشب اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں نے سعید بن جمہان سے روایت کیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس کو ائمہ سنن جیسے امام ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے، اور اس پر امام احمد و دیگر نے چاروں خلفائے راشدین کی خلافت کے بیان میں اعتماد کیا ہے۔ امام احمد نے اس کو دلائل سے ثابت کیا ہے اور اس سے اس شخص کے خلاف استدلال کیا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں، لوگوں کی رائے آپ کے حق میں منقسم ہو جانے کی وجہ سے توقف کرتا ہے، یہاں تک کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: جو خلافت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چوتھا خلیفہ نہیں مانتا تو وہ اپنے گھر کے گدھے سے زیادہ گمراہ ہے، اور اس کے ساتھ نکاح سے منع فرمایا، اور یہ فقہاء، علمائے سنت، اور اہل معرفت و تصوف کے ہاں متفق علیہ ہے، اور یہ عوام الناس کا بھی مذہب ہے۔

بے شک اس چیز میں ان کی مخالفت بعض اہلِ کلام میں سے بندگانِ

الْكَلامِ، وَنَحْوِهِمْ كَالرَّافِضَةِ الطَّاعِنِيْنَ فِي خِلافَةِ الثَّلاثَةِ، أَوِ الْخَوَارِجِ الطَّاعِنِيْنَ فِي خِلافَةِ الصِّهْرَيْنِ الْمُنَافِيَيْنِ: عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، أَوْ بَعْضِ النَّاصِبَةِ النَّافِيْنَ لِخِلافَةِ عَلِيٍّ، أَوْ بَعْضِ الْجُهَّالِ مِنَ الْمُتَسَنِّنَةِ الْوَاقِفِيْنَ فِي خِلافَتِهٖ، وَوَفَاةُ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ فِي شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ إِحْدٰى عَشْرَةَ مِنْ هِجْرَتِهٖ، وَإِلٰى عَامِ ثَلاثِيْنَ سَنَةً، كَانَ إِصْلاحُ ابْنِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ السَّيِّدِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، بِنُزُوْلِهٖ عَنِ الْأَمْرِ عَامَ إِحْدٰى وَأَرْبَعِيْنَ فِي شَهْرِ جَمَادِى الْأُوْلٰى، وَسُمِّيَ عَامَ الْجَمَاعَةِ، لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ أَوَّلُ الْمُلُوْكِ.(١)

وَقَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ أَيْضًا: وَثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: خِلافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ تَصِيْرُ مُلْكًا، وَقَالَ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِي. تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعُضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. وَكَانَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ آخِرَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ.

وَقَدِ اتَّفَقَ عَامَّةُ أَهْلِ السُّنَّةِ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْعُبَّادِ وَالْأُمَرَاءِ وَالْأَجْنَادِ عَلٰى أَنْ يَقُوْلُوْا: أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ؛ ثُمَّ عُثْمَانُ؛

(١) ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٣٥/١٨-١٩۔

نفس کرتے ہیں اور ان کی طرح کے لوگ جیسے روافض، جو تینوں کی خلافت میں طعن زنی کرتے ہیں یا خوارج جنہوں نے دامادوں یعنی حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی خلافت میں طعن زنی کی۔ یا بعض ناصبی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی نفی کرتے ہیں یا بعض جاہل سنی جو آپ کی خلافت میں توقف کرتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ربیع الاول میں سن گیارہ ہجری میں ہوئی، تیس سال گزرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لختِ جگر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے مومنوں کے دو گروہوں میں امرِ خلافت سے دستبردار ہو کر جمادی الاولیٰ سن اکتالیس ہجری میں صلح کرائی، اس سال کو جماعت (اتفاق) کے سال کا نام دیا گیا، کیونکہ لوگوں کا اس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (کی حکمرانی) پر اجتماع ہوا اور وہ پہلے بادشاہ ہیں۔

علامہ ابن تیمیہ نے مزید کہا ہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نبوی خلافت تیس سال ہے، پھر وہ خلافت بادشاہت میں بدل جائے گی، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر میرے بعد میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کی پیروی لازم ہے۔ اس کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہو اور دین میں نئی باتیں جن کی اصل شریعت میں نہ ہو، اس سے بچو۔ بے شک ہر بدعت گمراہی ہے۔ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ ہدایت یافتہ خلفاء میں سے چوتھے خلیفہ تھے۔ بالعموم اہل سنت کے تمام علماء، عبادت گزاروں، امراء اور گروہوں کا یہ کہنے پر اتفاق رہا ہے: (پہلے خلیفہ) حضرت ابوبکر، پھر حضرت عمر،

ثُمَّ عَلِيٌّ رضي الله عنه.(١)

وَقَالَ الْحَافِظُ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَذَكَرَ ابْنُ التِّيْنِ، أَنَّ بَعْضَهُمْ زَعَمَ أَنَّ فِي الْحَدِيْثِ دَلِيْلًا عَلٰى صِحَّةِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ لِقَوْلِهِ فِي الْحَدِيْثِ: فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ زَمَنَ مُعَاوِيَةَ، وَفِيْهِ نَظَرٌ، لِأَنَّ الْمُرَادَ بِزَمَنِهِ زَمَنُ إِمَارَتِهِ عَلَى الشَّامِ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ، مَعَ أَنَّهُ لَا تَعَرُّضَ فِي الْحَدِيْثِ إِلٰى إِثْبَاتِ الْخِلَافَةِ وَلَا نَفْيِهَا، بَلْ فِيْهِ أَخْبَارٌ بِمَا سَيَكُوْنُ، فَكَانَ كَمَا أَخْبَرَ. وَلَوْ وَقَعَ ذٰلِكَ فِي الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ مُعَاوِيَةُ خَلِيْفَةً، لَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ مُعَارَضَةٌ لِحَدِيْثِ: الْخِلَافَةُ بَعْدِي ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، لِأَنَّ الْمُرَادَ بِهِ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ وَمَنْ بَعْدَهُ، فَكَانَ أَكْثَرُهُمْ عَلٰى طَرِيْقَةِ الْمُلُوْكِ وَلَوْ سُمُّوْا خُلَفَاءَ، وَاللهُ أَعْلَمُ.(٢)

١٥/١٥. عَنْ يُوسُفَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: سَوَّدْتَ وُجُوْهَ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَوْ يَا مُسَوِّدَ وُجُوْهِ

(١) ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٣/٤٠٦۔

(٢) العسقلاني في فتح الباري، ١٢/٣٩٢، الرقم/٦٦٠٠۔

١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة القدر، ٥/٤٤٤، الرقم/٣٣٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٨٩، الرقم/٢٧٥٤، وابن العربي في أحكام القرآن، ٤/٤٢٩، ←

پھر حضرت عثمان اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم۔

حافظ ابن حجر العسقلانی نے کہا ہے: ابن تین نے ذکر کیا ہے کہ بعض کا گمان ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کی صحت پر اس حدیث میں ان کے اس قول کی بنا پر دلیل موجود ہے کہ (**فرکبت البحر زمن معاویة**) 'حضرت اُمّ حرام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں بحری جہاد میں شریک ہوئیں'۔ اس میں غور وفکر کی ضرورت ہے، کیونکہ ان کے زمانہ سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شام پر ان کی حکومت کا زمانہ ہے باوجود اس کے کہ حدیث میں ان کی خلافت کے ہونے یا نہ ہونے کا کوئی اشارہ نہیں ہے، بلکہ اس میں پیش آنے والے واقعات کا عین اسی طرح رونما ہونا ہے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر عطا فرمائی تھی۔ اگر ایسا اس وقت ہوتا جب امیر معاویہ خلیفہ تھے تو اس میں اس حدیث سے کوئی معارضہ پیش نہ آتا۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: خلافت میرے بعد تیس سال ہوگی، کیونکہ اس سے مراد خلافت نبوی ہے۔ رہے امیر معاویہ اور ان کے بعد آنے والے تو ان میں اکثر بادشاہوں کے طریق پر تھے، اگرچہ انہیں خلفاء کہا گیا، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۱۵/۱۵۔ حضرت یوسف بن سعد سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے بیعت کر لینے کے بعد ایک شخص ان کے سامنے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ آپ نے مسلمانوں کا منہ کالا کر دیا ہے۔ یا اس نے کہا: اے مسلمانوں کے

.... والمزي في تهذيب الكمال، ٤٢٨/٣٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣٣/٢٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ١٨/٨، وأيضًا في تفسير القرآن العظيم، ٥٣٠/٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢٠١/٢، والحلبي في السيرة، ٩٧/٢۔

الْمُؤْمِنِيْنَ. فَقَالَ: لَا تُؤَنِّبْنِي – رَحِمَكَ اللهُ – فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيَ بَنِي أُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ، فَسَاءَهٗ ذٰلِكَ. فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ [الكوثر، ١/١٠٨] يَا مُحَمَّدُ، يَعْنِي نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ، وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ○ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ [القدر، ٩٧/١-٣] يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْ أُمَيَّةَ، يَا مُحَمَّدُ. قَالَ الْقَاسِمُ: فَعَدَدْنَاهَا فَإِذَا هِيَ أَلْفُ شَهْرٍ، لَا يَزِيْدُ يَوْمٌ وَلَا يَنْقُصُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَيَّدَهُ ابْنُ الْعَرَبِيِّ وَالْمِزِّيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

قَوْلُ الرَّسُوْلِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ يُبَدِّلُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ، يُقَالُ لَهٗ: يَزِيْدُ

١٦/١٦. عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَزَالُ أَمْرُ أُمَّتِي قَائِمًا بِالْقِسْطِ، حَتّٰى يَكُوْنَ أَوَّلَ مَنْ يَثْلِمُهٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ، يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ حَمَّادٍ وَالْفَسَوِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُ أَبِي يَعْلٰى رِجَالُ الصَّحِيْحِ إِلَّا مَكْحُوْلًا. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّهٗ مُنْقَطِعٌ.

١٦: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٢/١٧٦، الرقم/٨٧١، والبزار في المسند، ٤/١٠٩، الرقم/١٢٨٤، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤٦٧، وابن حماد في الفتن، ١/٢٨٠، الرقم/٨١٧، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ١/١٢٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٩٢، الرقم/٧٥٦٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٣/٣٣٦، ←

مونہہ کو کالا کرنے والے! انہوں نے فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے زیادہ غصہ نہ دکھاؤ۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو بنو امیہ منبر پر دکھائے گئے تو آپ ﷺ نے ناپسند فرمایا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی: ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاکَ الْکَوْثَرَ﴾ 'اے محمد! ہم نے آپ کو کوثر عطا کی، یعنی جنت میں ایک نہر۔ نیز یہ آیات بھی نازل ہوئیں: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِo وَمَا أَدْرَاکَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِo لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ اور کہا گیا 'اے محمد! آپ کے بعد بنو امیہ بادشاہ ہوں گے۔ قاسم فرماتے ہیں کہ ہم نے حساب کیا تو پورے ہزار مہینے بنتے تھے۔ اس سے ایک دن بھی نہ زائد تھا اور نہ ہی کم۔

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن عربی، مزی، عسقلانی اور ابن کثیر نے اس کی تائید کی ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ: 'میری سنت کو تبدیل کرنے والا سب سے پہلا شخص بنو اُمیہ کا ایک فرد یزید ہوگا'

۱۶/۱۶۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کا معاملہ انصاف پر قائم رہے گا یہاں تک کہ پہلا شخص جو اس میں رخنہ ڈالے گا وہ بنو اُمیہ کا ایک شخص ہوگا، جسے یزید کہا جائے گا۔

اِسے امام ابو یعلی، بزار، بیہقی، ابن حماد اور فسوی نے روایت کیا ہے، اور ہیثمی نے کہا ہے: ابو یعلی کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں سوائے مکحول کے۔ اور عسقلانی نے کہا ہے: اس کے راوی ثقہ ہیں، تاہم یہ منقطع ہے۔

....

وأيضًا في، ٤١/٦٨، والحارث في المسند، ٦٤٢/٢، الرقم/٦١٦، وابن کثير في البداية والنهاية، ٢٢٩/٦، والعسقلاني في المطالب العالية، ٢٨٤/١٨، الرقم/٤٤٦٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٤١/٥، والهندي في کنز العمال، ٧٣/١١، الرقم/٣١٠٧٠۔

وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَقَدْ رَجَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ بِحَدِيْثِ أَبِي عُبَيْدَةَ الْمُتَقَدِّمِ قَالَ: وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الرَّجُلُ هُوَ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

۱۷/۱۷. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ يُبَدِّلُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ. وَفِي بَعْضِ الْأَخْبَارِ مُفَسَّرًا زَادَ: يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدُّوْلَابِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ وابْنُ عَسَاكِرَ.

۱۸/۱۸. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ يَقُوْلُ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيَفْتُقَنَّ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ أَبِي سُفْيَانَ فِي الْإِسْلَامِ فَتْقًا لَا يَسُدُّهُ شَيْءٌ.

رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ.

۱۹/۱۹. وَعَنْ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ:

۱۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۲٦۰، الرقم/۳٥۸۷۷، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤٦۷، والدولابي في الكنى والأسماء، ۲/٥۰۸، الرقم/۹۲۲، وابن عدي في الكامل، ۳/١٦٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٥/۲٥۰، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٦/۲۲۹، والذهبي في تاريخ الإسلام، ٥/۲۷۳، وأيضًا في سير أعلام النبلاء، ۱/۳۳۰، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ۲/٦۳۳۔

۱۸: نعيم بن حماد في الفتن، ۱/۲۸۱۔

۱۹: أخرجه الذهبي في تاريخ الإسلام، ٥/۲۷۳، والعاصمي في سمط ←

حافظ ابن کثیر نے کہا ہے: امام بیہقی نے اسے ابو عبیدہ کی پہلے گزر جانے والی حدیث کے ساتھ ترجیح دی ہے، اور کہا ہے: **ممکن ہے کہ** حدیث میں مذکور شخص یزید بن معاویہ بن ابو سفیان ہو، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۱۷/۱۷۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے پہلا شخص جو میری سنت کو تبدیل کرے گا وہ بنو امیہ کا ایک شخص ہوگا۔ **بعض روایات میں** وضاحت کے لیے یہ اضافہ ہے: اسے یزید کہا جائے گا۔

اسے امام ابن ابی شیبہ، بیہقی، دولابی، ابن عدی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۱۸۔ ایک روایت میں محمد بن علی کہتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص اسلام (کی بنیاد) میں ضرور ایسا شگاف ڈالے گا کہ اُس شگاف کو کوئی چیز بند نہیں کر سکے گی۔

اسے امام نعیم بن حماد نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۱۹۔ ابو مسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ **نے بیان کیا ہے:** میں نے حضور نبی

.... النجوم العوالي، ۳/۲۰۷۔

أَوَّلُ مَنْ يُبَدِّلُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ. يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ.

أَخْرَجَهُ الرُّوْيَانِيُّ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ بُنْدَارٍ، وَذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ وَذَكَرَهُ الْعَاصِمِيُّ.

قَالَ الْمُنَاوِيُّ: ﴿أَوَّلُ مَنْ يُبَدِّلُ سُنَّتِي﴾ أَي طَرِيْقَتِي وَسِيْرَتِي الْقَوِيْمَةِ الاعْتِقَادِيَّةِ وَالْعَمَلِيَّةِ ﴿رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ﴾ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ زَادَ الرُّوْيَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ فِي رِوَايَتِهِمَا ﴿يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ﴾ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: هُوَ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ.[1]

(١) المناوي في التيسير بشرح الجامع الصغير، ١/٣٩٣۔

اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میری اُمت کا معاملہ انصاف پر قائم رہے گا یہاں تک کہ پہلا شخص جو اس میں رخنہ ڈالے گا وہ بنواُمیہ کا ایک شخص ہوگا۔ اسے یزید کہا جائے گا۔

اِسے امام رویانی نے اپنی 'مسند' میں بُندار سے روایت کیا ہے۔ اور اِسے امام ذہبی اور عاصمی نے بیان کیا ہے۔

امام مناوی بیان کرتے ہیں: پہلا شخص جو میری سنت یعنی میری مضبوط اعتقادی و عملی سیرت اور طریقے کو تبدیل کرے گا وہ بنو اُمیہ میں سے ایک آدمی ہوگا۔ امام رویانی نے لفظ 'اُمیہ' کو ہمزہ پر ضمّہ یعنی پیش کے ساتھ پڑھا ہے۔ نیز امام رویانی اور ابن عساکر نے اپنی اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: 'اُس کا نام یزید ہوگا۔' امام بیہقی نے فرمایا ہے: 'وہ یزید بن معاویہ ہے۔'

بَابٌ فِي أَخْبَارِ شَهَادَتِهِ عليه السلام فِي الطُّفُوْلَةِ

نُزُوْلُ الْمَلَكِ بِخَبَرِ شَهَادَةِ الْإِمَامِ الْحُسَيْنِ عليه السلام

۲۰ / ۱. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: اسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْمَطَرِ أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَأُذِنَ لَهُ، فَقَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ، لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ فَجَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَوَثَبَ حَتّٰى دَخَلَ، فَجَعَلَ يَصْعَدُ عَلٰى مَنْكِبِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: أَتُحِبُّهُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّ أُمَّتَكَ تَقْتُلُهُ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ الْمَكَانَ، الَّذِي يُقْتَلُ فِيْهِ. قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ، فَأَرَاهُ تُرَابًا أَحْمَرَ. فَأَخَذَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ذٰلِكَ التُّرَابَ، فَصَرَّتْهُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهَا، قَالَ: فَكُنَّا نَسْمَعُ يُقْتَلُ بِكَرْبَلَاءَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۱ / ۲. عَنْ عَائِشَةَ أَوْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لِإِحْدَاهُمَا: لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ، لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا. فَقَالَ لِي: إِنَّ ابْنَكَ هٰذَا مَقْتُوْلٌ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ، الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا. قَالَ: فَأَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ.

۲۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۲٦٥، الرقم/ ۱۳۸۲۰، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٦/ ۲۲۹۔

۲۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ۲۹٤، الرقم/ ۲٦٥٦۷، ـــ

امام حسین علیہ السلام کے بچپن میں ہی آپ کی شہادت کی پیشین گوئیاں

ایک خاص فرشتے کا شہادتِ امام حسین علیہ السلام کی خبر لے کر نازل ہونا

۱/۲۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بارش کے فرشتے نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی تو اسے اجازت مل گئی۔ آپ ﷺ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ہم پر دروازے کی حفاظت کرنا کہ کوئی داخل نہ ہو۔ پھر حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما آئے اور چھلانگ لگا کر اندر چلے گئے، وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے شانہ مبارک پر چڑھنے لگے، فرشتے نے آپ سے کہا: کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ فرشتے نے کہا: بے شک آپ کی امت انہیں شہید کردے گی، اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھا سکتا ہوں جہاں انہیں شہید کیا جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: فرشتے نے اپنا ہاتھ مارا اور آپ ﷺ کو سرخ مٹی دکھائی۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ مٹی لی اور اسے اپنے کپڑے کے ایک کونے میں باندھ لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم یہ سنا کرتے تھے کہ حسین علیہ السلام کربلاء میں شہید کیے جائیں گے۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲/۲۱۔ حضرت عائشہ یا حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں میں سے کسی کو فرمایا: میرے پاس آج گھر میں ایک ایسا فرشتہ آیا، جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا: بے شک آپ کا یہ بیٹا (حسین) شہید ہوگا، اور اگر آپ چاہیں تو میں اس سرزمین کی مٹی بھی دکھا سکتا ہوں، جس میں یہ شہید کیے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس نے وہ سرخ مٹی نکال کر دی۔

.... وأيضًا في فضائل الصحابة، ۲/۷۷۰، الرقم/۱۳۵۷، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ۸/۱۹۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۸۷۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٣/٢٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: اسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْقَطْرِ رَبَّهُ أَنْ يَزُوْرَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَأَذِنَ لَهُ، فَكَانَ فِي يَوْمِ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ، لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ. فَبَيْنَا هِيَ عَلَى الْبَابِ، إِذْ جَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما، فَظَفَرَ. فَاقْتَحَمَ، فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ، فَجَعَلَ يَتَوَثَّبُ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، وَجَعَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَتَلَثَّمُهُ وَيُقَبِّلُهُ. فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: أَتُحِبُّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ. إِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ الْمَكَانَ، الَّذِي يُقْتَلُ فِيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَكَانِ، الَّذِي يُقْتَلُ فِيْهِ، فَأَرَاهُ إِيَّاهُ، فَجَاءَهُ بِسَهْلَةٍ أَوْ تُرَابٍ أَحْمَرَ. فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَجَعَلَتْهُ فِي ثَوْبِهَا.

قَالَ ثَابِتٌ: كُنَّا نَقُوْلُ: إِنَّهَا كَرْبَلَاءُ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٢٢: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥/١٤٢، الرقم/٦٧٤٢، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٢٩، الرقم/٣٤٠٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٠٦، الرقم/٢٨١٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/١٨٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٨/١٩٩، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/٢٨٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٠-

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے، اور اس کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

۳/۲۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بارش کے فرشتے نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو، تو اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت عطا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: ہمارے لیے دروازے پر پہرہ دیں کہ کوئی ہمارے پاس نہ آئے۔ جب وہ دروازے پر مامور تھیں تو حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما آ گئے، وہ اندر گھسنے میں کامیاب ہوگئے۔ وہ دروازہ کھول کر اندر چلے گئے، اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر اچھلنے لگے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں بوسے دینے لگے۔ فرشتے نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ اس نے عرض کیا: آپ کی امت عنقریب انہیں شہید کر دے گی۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھا سکتا ہوں، جہاں انہیں شہید کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے اس جگہ سے جہاں انہیں شہید کیا جانا تھا مٹھی بھر مٹی لی، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ جگہ بھی دکھائی، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس زرخیز یا سرخ مٹی لے کر آئے۔ اس مٹی کو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے لے کر اپنے کپڑے میں رکھ لیا۔

ثابت کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے: وہ جگہ کربلاء ہے۔

اسے امام ابن حبان، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے، امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

٤/٢٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رضي الله عنهما دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا عَائِشَةُ، أَلَا أُعَجِّبُكِ؟ لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ مَلَكٌ، آنِفًا، مَا دَخَلَ عَلَيَّ قَطُّ. فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا مَقْتُوْلٌ. وَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ تُرْبَةً يُقْتَلُ فِيْهَا، فَتَنَاوَلَ الْمَلَكُ بِيَدِهِ، فَأَرَانِي تُرْبَةً حَمْرَاءَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضي الله عنه قَالَ: اسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْقَطْرِ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ: لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ. فَجَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما، فَدَخَلَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: هُوَ الْحُسَيْنُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: دَعِيْهِ. فَجَعَلَ يَعْلُوْ رَقَبَةَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَيَعْبَثُ بِهِ، وَالْمَلَكُ يَنْظُرُ. فَقَالَ الْمَلَكُ: أَتُحِبُّهُ، يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: إِي، وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّهُ. قَالَ: أَمَا إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ الْمَكَانَ. فَضَرَبَ بِيَدِهِ، فَتَنَاوَلَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ، فَأَخَذَتْ أُمُّ سَلَمَةَ التُّرَابَ، فَصَرَّتْهُ فِي خِمَارِهَا. فَكَانُوْا يَرَوْنَ، أَنَّ ذٰلِكَ التُّرَابَ مِنْ كَرْبَلَاءَ.[1]

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

٢٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٠٧، الرقم/٢٨١٥، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٢/٥٨، الرقم/٣٤٣٢٣۔

(١) ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٠۔

۴/۲۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حسین بن علی علیہما السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! کیا میں تمہیں عجیب بات نہ بتاؤں؟ ابھی میرے پاس ایک ایسا فرشتہ آیا، جو کبھی میرے پاس نہیں آیا تھا، اور اس نے کہا: بے شک میرا یہ بیٹا شہید ہے، اور کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ مٹی بھی دکھا سکتا ہوں جس میں یہ شہید ہوگا۔ پھر فرشتے نے وہ مٹی اپنے ہاتھ میں لی، اور مجھے وہ سرخ مٹی دکھائی۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: بارش کے فرشتے نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں سلام پیش کرنے کی اجازت طلب کی، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے پاس کوئی نہ آئے۔ اچانک حضرت حسین بن علی علیہما السلام آئے اور (کمرے میں) داخل ہوگئے، حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یہ حسین ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے آنے دو۔ پھر وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک پر چڑھنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھیلنے لگے، جبکہ فرشتہ یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ پھر فرشتے نے کہا: یا محمد! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں بخدا، میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: بے شک آپ کی امت عنقریب انہیں شہید کردے گی، اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ بھی دکھا سکتا ہوں۔ پھر اس فرشتے نے اپنا ہاتھ مارا اور مشت بھر مٹی پکڑی۔ وہ مٹی حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے لے لی اور اپنی اوڑھنی کے پلو میں باندھ لی۔ لوگوں کی یہ رائے تھی کہ وہ مٹی کربلاء کی ہے۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے جیسا کہ امام ہیثمی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

إِخْبَارُ جِبْرِيْلَ ﷺ بِشَهَادَةِ الْإِمَامِ الْحُسَيْنِ وَبُكَاءُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ

٥/٢٤. عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ ﷺ، أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ. قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَتْ: إِنَّهُ شَدِيْدٌ، قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ، وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتِ خَيْرًا. تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللهُ غُلَامًا، فَيَكُوْنَ فِي حِجْرِكِ، فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ، فَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَدَخَلْتُ يَوْمًا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ حَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ، فَإِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تُهْرِيْقَانِ مِنَ الدُّمُوْعِ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا لَكَ؟ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي هٰذَا. فَقُلْتُ: هٰذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَأَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٣٩، الرقم/٢٦٩١٧، وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب تعبير الرؤيا، ٢/١٢٩٣، والحاكم في المستدرك، ٣/١٩٤، الرقم/٤٨١٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٢٠، الرقم/٢٥٢٦، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٥٠٠، الرقم/٧٠٧٤، ــــ

جبریل امین علیہ السلام کا شہادتِ امام حسین علیہ السلام کی خبر دینا اور حضور ﷺ کا گریہ کناں ہونا

۵/۲۴۔ حضرت اُمّ فضل بنتِ حارث رضی اللہ عنہا **سے مروی ہے** کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آج رات ایک ناپسندیدہ خواب دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: وہ بہت سخت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہے کیا؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے دیکھا گویا آپ کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں ڈال دیا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ (میری بیٹی) فاطمہ ان شاء اللہ بیٹے کو جنم دے گی اور وہ تمہاری گود میں دیا جائے گا، پھر حضرت فاطمہ کے ہاں حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو وہ میری گود میں تھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور حسین کو آپ کی گود میں دے دیا۔ پھر میں نے اچانک دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی چشمانِ مقدس آنسو بہا رہی تھیں۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے، اور مجھے خبر دی تھی کہ بے شک میری امت میرے اس بیٹے کو عنقریب شہید کر دے گی۔ میں نے عرض کیا: اس بیٹے (حسین) کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اور میرے پاس اس کے مقتل کی سرخ مٹی بھی لے کر آئے ہیں۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا اور مذکورہ الفاظ حاکم کے ہیں۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے، اور امام کنانی نے کہا ہے: اس سند کے رجال ثقہ ہیں۔

.... وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/١٩٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٢٣٠، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣/١٧٤١، الرقم/٦١٨٠۔

قَالَ الْعَلَّامَةُ الْمُنَاوِيُّ: قَالَ الشَّرِيْفُ السَّمْهُوْدِيُّ: وَمَعْلُوْمٌ أَنَّ أَوْلَادَهَا بَضْعَةٌ مِنْهَا، فَيَكُوْنُوْنَ بِوَاسِطَتِهَا بَضْعَةً مِنْهُ. وَمِنْ ثَمَّ لَمَّا رَأَتْ أُمُّ الْفَضْلِ فِي النَّوْمِ، أَنَّ بَضْعَةً مِنْهُ وُضِعَتْ فِي حِجْرِهَا، أَوَّلَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِأَنْ تَلِدَ فَاطِمَةُ غُلَامًا، فَيُوْضَعُ فِي حِجْرِهَا. فَوَلَدَتِ الْحُسَيْنَ، فَوُضِعَ فِي حِجْرِهَا. فَكُلُّ مَنْ يُشَاهَدُ الْآنَ مِنْ ذُرِّيَّتِهَا، بَضْعَةٌ مِنْ تِلْكَ الْبَضْعَةِ، وَإِنْ تَعَدَّدَتِ الْوَسَائِطُ. وَمَنْ تَأَمَّلَ ذٰلِكَ، انْبَعَثَ مِنْ قَلْبِهٖ دَاعِي الْإِجْلَالِ لَهُمْ، وَتَجَنَّبَ بُغْضَهُمْ، عَلٰى أَيِّ حَالٍ كَانُوْا عَلَيْهِ.

قَالَ ابْنُ حَجَرٍ: وَفِيْهِ تَحْرِيْمُ أَذَى مَنْ يَتَأَذَّى الْمُصْطَفٰى ﷺ بِتَأَذِّيْهِ، فَكُلُّ مَنْ وَقَعَ مِنْهُ فِي حَقِّ فَاطِمَةَ شَيْءٌ، فَتَأَذَّتْ بِهٖ، فَالنَّبِيُّ يَتَأَذّٰى بِهٖ، بِشَهَادَةِ هٰذَا الْخَبَرِ، وَلَا شَيْءَ أَعْظَمُ مِنْ إِدْخَالِ الْأَذٰى عَلَيْهَا مِنْ قِبَلِ وَلَدِهَا. وَلِهٰذَا عُرِفَ بِالْاِسْتِقْرَاءِ مُعَاجَلَةُ مَنْ تَعَاطٰى ذٰلِكَ بِالْعُقُوْبَةِ فِي الدُّنْيَا ﴿وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ﴾ [طه، ٢٠/١٢٧].[١]

(١) المناوي في فيض القدير، ٤/٤٢١، والإمام السمهودي في جواهر العقدين، ٣٥٠۔

علامہ مناوی نے بیان کیا ہے کہ امام شریف سمہودی نے کہا ہے: یہ بات طے شدہ ہے کہ سیدۂ کائنات علیہا السلام کی اولاد اُن کے جسم کا ٹکڑا ہے، اور وہ اُن کے واسطے سے حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم کا ٹکڑا ہیں۔ اسی لیے جب حضرت اُم فضل رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا ان کی گود میں رکھ دیا گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ سیدہ فاطمہ کے ہاں بچہ پیدا ہوگا، جسے ان کی گود میں رکھا جائے گا۔ تو سیدہ فاطمہ کے ہاں (سیدنا) حسین (علیہ السلام) پیدا ہوئے، پھر وہ ان (اُم فضل) کی گود میں دیے گئے۔ ان کی اولاد (اطہار) میں سے آج جس کی بھی زیارت کی جاتی ہے وہ اس ٹکڑے میں سے ایک ٹکڑا ہے، اگرچہ درمیان میں کتنے ہی واسطے کیوں نہ ہوں۔ جو شخص اس بات پر غور کرتا ہے اس کے دل سے ان کے لیے تعظیم کا داعیہ بیدار ہوتا ہے اور وہ جس حال پر بھی ہوں وہ ان کے بغض سے بچتا ہے۔

امام ابن حجر ہیتمی المکی نے کہا ہے: اس میں اس شخص کی اذیت کی حرمت کا بیان ہے، جس کو اذیت پہنچانا اذیت نبوی کا باعث ہو۔ ہر وہ شخص جس سے سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے حق میں کوئی ایسی بات سرزد ہوئی جس سے انہیں اذیت پہنچے، تو اس روایت کے مطابق یقیناً وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اذیت کا باعث ہوگی۔ سیدہ علیہا السلام کو آپ کی اولاد کے حوالے سے اذیت پہنچانے سے بڑھ کر کوئی قبیح بات نہیں۔ اس لیے تحقیق سے جانا گیا کہ جو شخص اس بات کا مرتکب ہوا، اسے اس دنیا میں ہی جلد سزا مل جائے گی (اور بے شک آخرت کا عذاب بڑا ہی سخت ہے)۔

وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ، زَوْجَةُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: رَأَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، رُؤْيَا أُعَظِّمُکَ أَنْ أَذْكُرَهَا لَکَ. قَالَ: اُذْكُرِيْهَا. قَالَتْ: رَأَيْتُ، كَأَنَّ بِبَضْعَةٍ مِنْکَ قُطِعَتْ، فَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي. فَقَالَ صلى الله عليه وآله وسلم: فَاطِمَةُ حُبْلٰى. تَلِدُ غُـلَامًا أُسَمِّيْهِ حُسَيْنًا، وَتَضَعُهُ فِي حِجْرِکِ. قَالَتْ: فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ حُسَيْنًا، فَكَانَ فِي حِجْرِي أُرَبِّيْهِ. فَدَخَلَ عَلَيَّ يَوْمًا وَحُسَيْنٌ مَعِي. فَأَخَذَهُ يُـلَاعِبُهُ سَاعَةً، ثُمَّ ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيْکَ؟ قَالَ: هٰذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِي، أَنَّ أُمَّتِي تَقْتُلُ ابْنِي هٰذَا.(١)

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

٦/٢٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ رضي الله عنه، وَكَانَ صَاحِبَ

---

(١) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/١٩٦.

٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٥، الرقم/٦٤٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٧٨، الرقم/٣٧٣٦٧، والآجري في كتاب الشريعة، ٥/٢١٧٥-٢١٧٦، الرقم/١٦٦٧، وأبو يعلى في المسند، ١/٢٩٨، الرقم/٣٦٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٠٥، ←

ایک روایت حضرت شداد ابو عمار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبد المطلب کی زوجہ محترمہ اُم فضل بنتِ حارث رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ایک خواب دیکھا ہے، آپ کی عظمت کے پیش نظر آپ کے سامنے بیان کرنے سے ڈر لگتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ خواب بیان کرو۔ انہوں نے عرض کیا: میں نے دیکھا، گویا آپ کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹ کے میری جھولی میں ڈال دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ امید سے ہے۔ اس کے ہاں لڑکے کی پیدائش ہو گی، جس کا نام میں حسین رکھوں گا، اور وہ اس بچے کو تمہاری گود میں دے گی۔ وہ بیان کرتی ہیں، پھر حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حسین علیہ السلام کو جنم دیا، اور وہ میری گود میں دے دیئے گئے، تاکہ میں ان کی تربیت کروں۔ ایک دن جب حسین میرے پاس تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ آپ انہیں لے کر کچھ دیر کھلاتے رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمان مقدس نمناک ہو گئیں۔ میں نے عرض کیا: آپ کو کس چیز نے رلا دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ جبریل مجھے خبر دے رہے ہیں کہ میری امت میرے اس بیٹے کو شہید کر دے گی۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۶۔ حضرت عبد اللہ بن نجی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ

.... الرقم/۲۸۱۱، والبزار في المسند، ۱۰۱/۳، الرقم/۸۸٤، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ۳۰۸/۱، الرقم/٤۲۷، والمقدسي في الآحاديث المختارة، ۳۷٥/۲، الرقم/۷٥۸، والمزي في تهذيب الكمال، ٤۰۷/٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱٤/۱۸۸-۱۸۹، وابن كثير في البداية والنهاية، ۱۹۹/۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۸۷/۹۔

مِطْهَرَتِهِ. فَلَمَّا حَاذَى نِيْنَوٰى، وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلٰى صِفِّيْنَ، فَنَادٰى عَلِيٌّ رضي الله عنه: اصْبِرْ، أَبَا عَبْدِ اللهِ، اصْبِرْ، أَبَا عَبْدِ اللهِ، بِشَطِّ الْفُرَاتِ. قُلْتُ: وَمَاذَا؟ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم ذَاتَ يَوْمٍ، وَعَيْنَاهُ تَفِيْضَانِ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَغْضَبَكَ أَحَدٌ! مَا شَأْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيْضَانِ؟ قَالَ: بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيْلُ قَبْلُ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ. قَالَ: فَقَالَ: هَلْ لَكَ إِلٰى أَنْ أُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ. فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَأَعْطَانِيْهَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالآجُرِّيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٧/٢٦. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِي، فَقَالَ: لَا يَدْخُلُ عَلَيَّ أَحَدٌ. فَانْتَظَرْتُ، فَدَخَلَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه، فَسَمِعْتُ نَشِيْجَ[1] رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَبْكِي. فَاطَّلَعْتُ، فَإِذَا حُسَيْنٌ فِي حِجْرِهِ، وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٧٨٢/٢، الرقم/ ١٣٩١، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ١٠٨، الرقم/٢٨١٩، وأيضًا في، ٢٨٩/٢٣، الرقم/٦٣٧، والآجري في كتاب الشريعة، ٢١٧٢/٥، الرقم/١٦٦٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٨٨/٩-١٨٩، وأبو جرادة في بغية الطلب في تاريخ حلب، ٢٥٩٨/٦۔

(١) النشيج: صوت مع توجع وبكاء۔ (النهاية)

کے ساتھ سفر کیا اور وہ آپ کی طہارت کا برتن اٹھانے والے تھے۔ صفین کی طرف جاتے ہوئے راستے میں جب وہ نینویٰ کے مقابل پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریائے فرات کے کنارے ندا دی: ابو عبد اللہ، ٹھہر جاؤ! ابو عبد اللہ، ٹھہر جاؤ! میں نے کہا: کیا ہوا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمان مقدسہ اشکبار تھیں۔ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کو کسی نے غضبناک کر دیا! آپ کی چشمان مقدسہ اشکبار کیوں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایسا کیوں نہ ہو، میرے پاس سے ابھی جبریل علیہ السلام روانہ ہوئے ہیں، انہوں نے مجھے بتایا کہ بے شک (میرا بیٹا) حسین دریائے فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا۔ جبریل نے عرض کیا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو ان کی شہادت گاہ کی مٹی سونگھاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور مٹی کی ایک مشت بھری اور مجھے دی، تو میں اپنی آنکھوں کو بہنے سے نہیں روک سکا۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، آجری اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلی، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ اور مقدسی نے بھی کہا ہے: اس کی سند حسن ہے۔

۲۶/ ۷۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا **بیان فرماتی ہیں** کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما دیا: ابھی میرے پاس کوئی نہ آئے۔ اس لیے میں نے نظر رکھی (مگر میری لاعلمی میں) حضرت حسین رضی اللہ عنہ حجرہ مبارک میں داخل ہو گئے۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہچکی کے ساتھ رونے کی آواز سنی۔ میں نے حجرہ مبارک میں جھانکا تو دیکھا کہ (امام) حسین رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود مبارک میں ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی

يَمْسَحُ جَبِيْنَهُ، وَهُوَ يَبْكِي. فَقُلْتُ: وَاللهِ، مَا عَلِمْتُ حِيْنَ دَخَلَ. فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ ﷺ كَانَ مَعَنَا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: تُحِبُّهُ؟ قُلْتُ: أَمَّا مِنَ الدُّنْيَا فَنَعَمْ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ هٰذَا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ. فَتَنَاوَلَ جِبْرِيْلُ ﷺ مِنْ تُرْبَتِهَا، فَأَرَاهَا النَّبِيَّ ﷺ. فَلَمَّا أُحِيطَ بِحُسَيْنٍ حِيْنَ قُتِلَ، قَالَ: مَا اسْمُ هٰذِهِ الْأَرْضِ؟ قَالُوْا: كَرْبَلَاءُ. قَالَ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ(١).

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَالآجُرِّيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ، وَرِجَالُ أَحَدِهَا ثِقَاتٌ.

ذَكَرَ الإِمَامُ الْمُنَاوِيُّ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَخْبَرَنِي جِبْرِيْلُ أَنَّ حُسَيْنًا ابْنَ فَاطِمَةَ يُقْتَلُ بِشَاطِيءِ الْفُرَاتِ، بِضَمِّ الْفَاءِ أَي بِجَانِبِ نَهْرِ الْكُوْفَةِ الْعَظِيْمِ الْمَشْهُوْرِ، وَهُوَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ حُدُوْدِ الرُّوْمِ، ثُمَّ يَمُرُّ بِأَطْرَافِ الشَّامِ، ثُمَّ بِأَرْضِ الطَّفِّ، وَهِيَ مِنْ بِلَادِ كَرْبَلَاءَ. فَلَا تَدَافُعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَبَرِ الطَّبَرَانِيِّ بِأَرْضِ الطَّفِّ وَخَبَرِهِ بِكَرْبَلَاءَ، وَهٰذَا مِنْ أَعْلَامِ النُّبُوَّةِ وَمُعْجِزَاتِهَا. وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَمَّا مَاتَ مُعَاوِيَةُ، أَتَتْهُ كُتُبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ،

(١) البلاء والابتلاء: الاختيار بالخير ليتبين الشكر، وبالشر ليظهر الصبر۔ (النهاية)

پیشانی مبارک پونچھ رہے ہیں، اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بھی رواں ہیں۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نہیں جانتی یہ کب داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام ہمارے ساتھ گھر میں موجود تھے۔ جبریل نے کہا: آپ اس (حسین رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، بشری تقاضوں کے مطابق۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: بے شک آپ کی امت اسے ایسی سرزمین پر شہید کرے گی، جسے کربلا کہا جاتا ہے۔ پھر جبریل علیہ السلام اس سرزمین کی مٹی بھی لائے، اور اسے حضور نبی اکرم ﷺ کو دکھایا۔ جب امام حسین علیہ السلام کو شہادت کے وقت گھیرے میں لیا گیا تو انہوں نے پوچھا: یہ کون سی جگہ ہے؟ لوگوں نے کہا: کربلا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔ (واقعی) یہ کرب و بلا (دکھ اور آزمائش) کی سرزمین ہے۔

اسے امام طبرانی نے، احمد نے 'فضائل صحابہؓ' میں اور آجری نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام طبرانی نے اسے بہت سی اَسانید سے روایت کیا ہے، ان میں سے ایک (سند) کے رجال ثقہ ہیں۔

> **امام مناوی نے بیان کیا:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبریل علیہ السلام نے خبر دی کہ بے شک حسین ابن فاطمہ رضی اللہ عنہما کو دریائے فرات کے کنارے شہید کر دیا جائے گا، فرات کی ف پر ضمہ ہے، یعنی یہ شہادت کوفہ کے عظیم اور مشہور دریا کے کنارے ہوگی، یہ دریا روم کی آخری حدوں سے نکلتا ہے اور شام کے اطراف سے ہوتا ہوا طف کی زمین میں سے گزرتا ہے، اور یہ زمین کربلاء کے علاقوں میں سے ہے۔ پس اس خبر اور طبرانی کی بیان کردہ خبر (جس میں انہوں نے طف کی سرزمین اور کربلاء کے بارے میں بتایا ہے) میں کوئی تعارض نہیں ہے، اور یہ نبوت کی علامات اور معجزات میں سے ہے۔ یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی، تو آپ (یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے پاس مدینہ میں اہلِ عراق کے خطوط آئے،

أَنَّهُمْ بَايَعُوْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمُ ابْنَ عَمِّهٖ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلٍ فَبَايَعُوْهُ، وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِمْ، فَخَذَلُوْهُ، وَقَتَلُوْهُ بِهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَاشِرَ مُحَرَّمٍ سَنَةَ إِحْدٰى وَسِتِّيْنَ. وَكَسَفَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ قَتْلِهٖ كَسْفَةً، أَبَدَتِ الْكَوَاكِبُ نِصْفَ النَّهَارِ، كَمَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَسُمِعَتِ الْجِنُّ تَنُوْحُ عَلَيْهِ. وَرَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي النَّوْمِ، ذٰلِكَ الْيَوْمَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ. فَسَأَلَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهٖ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ.(١)

٨/٢٧. عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رضي الله عنهما يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي بَيْتِي، فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ أُمَّتَكَ تَقْتُلُ ابْنَكَ هٰذَا مِنْ بَعْدِكَ، فَأَوْمَأَ بِيَدِهٖ إِلَى الْحُسَيْنِ.

---

(١) المناوي في فيض القدير، ١/٢٠٤-٢٠٥۔

٢٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٠٨، الرقم/٢٨١٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/١٩٢، وذكره المزي في تهذيب الكمال، ٦/٤٠٨-٤٠٩، والعسقلاني في تهذيب ←

جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے ان کی طرف اپنے چچا زاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل کو بھیجا، انہوں نے آپ کی بیعت کر لی۔ حضرت مسلم بن عقیل نے (کوفہ والوں کی ظاہری وفاداری سے متاثر ہوکر) امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ مگر جب آپ (امام حسین رضی اللہ عنہ) اہل کوفہ کی طرف روانہ ہوئے، تو وہ (بے وفائی کرتے ہوئے) آپ (کی بیعت) سے الگ ہوگئے اور آپ کو کوفہ میں جمعہ کے روز دس محرم سن ۶۱ ھ کو شہید کر دیا۔ آپ کی شہادت پر سورج کو اس قدر گرہن لگا کہ دن کے وقت ستارے ظاہر ہو گئے جیسا کہ امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اس دن جنّات کو آپ کا نوحہ کرتے ہوئے سنا گیا۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں کے ساتھ اس حال میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں شیشی تھی جس میں خون تھا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بوتل کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے جسے میں صبح سے جمع کر رہا ہوں۔

۸/۲۷۔ حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: امام حسن اور امام حسین علیہما السلام میرے گھر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: یا محمد! آپ کے بعد آپ کی امت آپ کے اس بیٹے کو شہید کر دے گی اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا تو

.... التهذيب، ٢/ ٣٠٠-٣٠١، والعراقي في طرح التثريب في شرح التقريب، ١/ ٣٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٨٩، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/ ٢٥٩٩۔

فَبَكٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَضَمَّهُ إِلٰى صَدْرِهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَدِيْعَةٌ عِنْدَكِ هٰذِهِ التُّرْبَةُ. فَشَمَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: وَيْحَ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ. قَالَتْ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ، إِذَا تَحَوَّلَتْ هٰذِهِ التُّرْبَةُ دَمًا، فَاعْلَمِي أَنَّ ابْنِي قَدْ قُتِلَ. قَالَ: فَجَعَلَتْهَا أُمُّ سَلَمَةَ ﷺ فِي قَارُوْرَةٍ، ثُمَّ جَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهَا كُلَّ يَوْمٍ، وَتَقُوْلُ: إِنَّ يَوْمًا تَحَوَّلِيْنَ دَمًا لَيَوْمٌ عَظِيْمٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَأَيَّدَهُ الْمِزِّيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ، وَقَالَ فِي التَّهْذِيْبِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَنَسِ بْنِ الْحَارِثِ وَغَيْرِهِمْ.

٩/٢٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اضْطَجَعَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِلنَّوْمِ، فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ حَائِرٌ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَرَقَدَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ، وَهُوَ حَائِرٌ دُوْنَ مَا رَأَيْتُ بِهِ الْمَرَّةَ الْأُوْلٰى، ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَاسْتَيْقَظَ، وَفِي يَدِهِ تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ يُقَبِّلُهَا. فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ التُّرْبَةُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي جِبْرِيْلُ أَنَّ هٰذَا يُقْتَلُ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ، لِلْحُسَيْنِ. فَقُلْتُ لِجِبْرِيْلَ: أَرِنِي تُرْبَةَ الْأَرْضِ، الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا. فَهٰذِهِ تُرْبَتُهَا.

٢٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٤٤٠، الرقم/٨٢٠٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٠٩، الرقم/٢٨٢١، وأيضًا في، ٢٣/٣٠٨، الرقم/٦٩٧، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤٦٨، وابن أبي عاصم في ←

رسول اللہ ﷺ آبدیدہ ہوگئے اور انہیں اپنے سینہ مبارک کے ساتھ چپکا لیا، پھر فرمایا: (اے امّ سلمہ! شہادت گاہِ حسین کی) یہ مٹی تمہارے پاس امانت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے سونگھ کر فرمایا: کرب و بلاء (میں میرے اہلِ بیت پر ظلم ڈھانے والوں) کا ناس ہو۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ سلمہ! جب یہ مٹی خون میں تبدیل ہو جائے، تو جان لینا کہ میرا بیٹا شہید کر دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس مٹی کو بوتل میں ڈال دیا، اور ہر روز اسے دیکھا کرتیں اور فرماتیں: (اے مٹی!) جس دن تو خون میں تبدیل ہوگی وہ بڑا بھاری دن ہو گا۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے، امام مزی اور عسقلانی نے اس کی تائید کی ہے، اورانہوں نے 'تہذیب التہذیب' میں کہا ہے: اسی موضوع پر حضرت عائشہ، حضرت زینب بنت جحش، حضرت اُم فضل بنت حارث، حضرت ابو امامہ، حضرت انس بن حارث رضی اللہ عنہم وغیرہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

۹/۲۸۔ حضرت عبد اللہ بن وہب بن زمعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات سونے کے لیے آرام فرما ہوئے تو (تھوڑی دیر بعد) پریشانی کے عالم میں بیدار ہو گئے۔ پھر (دوبارہ) بغیر سوئے (تھوڑی دیر) لیٹے رہے اور پھر پریشانی کے عالم میں اُٹھ بیٹھے، لیکن اتنے پریشان نہیں تھے جتنے میں نے پہلی مرتبہ دیکھے تھے۔ پھر (تیسری دفعہ) لیٹ گئے اور پھر اٹھ بیٹھے جبکہ آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں سرخ مٹی تھی، جسے آپ ﷺ چوم رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، یہ کیسی مٹی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبریل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ یہ (میرا بیٹا) حسین اَرضِ عراق میں شہید کیا جائے گا۔ میں نے جبریل سے کہا: مجھے وہ مٹی دکھاؤ جہاں اسے شہید کیا جائے گا۔ یہ اس جگہ کی مٹی ہے۔

.... الآحاد والمثاني، ۱/۳۱۰، الرقم/۴۲۹، وذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء، ۳/۲۸۹۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

٢٩/١٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِنِسَائِهِ: لَا تُبْكُوْا هٰذَا الصَّبِيَّ - يَعْنِي حُسَيْنًا -، قَالَ: وَكَانَ يَوْمَ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم الدَّاخِلَ، وَقَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: لَا تَدَعِي أَحَدًا يَدْخُلُ عَلَيَّ. فَجَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْبَيْتِ، أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ، فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَاحْتَضَنَتْهُ، وَجَعَلَتْ تُنَاغِيهِ وَتُسْكِنُهُ. فَلَمَّا اشْتَدَّ فِي الْبُكَاءِ خَلَّتْ عَنْهُ، فَدَخَلَ حَتّٰى جَلَسَ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم. فَقَالَ جِبْرِيْلُ عليه السلام: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ ابْنَكَ هٰذَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: يَقْتُلُوْنَهُ وَهُمْ مُؤْمِنُوْنَ بِي؟ قَالَ: نَعَمْ، يَقْتُلُوْنَهُ. فَتَنَاوَلَ جِبْرِيْلُ تُرْبَةً، فَقَالَ: بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَدِ احْتَضَنَ حُسَيْنًا كَاسِفَ الْبَالِ، مَهْمُوْمًا. فَظَنَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّهُ غَضِبَ مِنْ دُخُوْلِ الصَّبِيِّ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، جُعِلْتُ لَكَ الْفِدَاءَ. إِنَّكَ قُلْتَ لَنَا: لَا تُبْكُوْا هٰذَا الصَّبِيَّ، وَأَمَرْتَنِي أَنْ لَا أَدَعَ يَدْخُلُ عَلَيْكَ. فَجَاءَ، فَخَلَّيْتُ عَنْهُ. فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلٰى أَصْحَابِهِ وَهُمْ جُلُوْسٌ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أُمَّتِي يَقْتُلُوْنَ هٰذَا. وَفِي الْقَوْمِ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما، وَكَانَا أَجْرَأَ الْقَوْمِ عَلَيْهِ.

٢٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٨٥/٨، الرقم/٨٠٩٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٩١/١٤، وابن أبي جرادة في بغية الطلب في تاريخ حلب، ٢٦٠١/٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢٨٩/٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٨٩/٩۔

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی، بیہقی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۲۹/۱۰۔ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا: اس بچے - یعنی حسین - کو مت رلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جس دن آپ ﷺ کا قیام حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھا، حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ اپنے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور حصرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے پاس اندر کسی کو نہ آنے دینا۔ پھر حضرت حسین علیہ السلام آئے، جب انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گھر میں موجود پایا، تو اندر داخل ہونے کا ارادہ کیا، حضرت ام سلمہ نے انہیں پکڑ لیا، اور اپنی گود میں بٹھا لیا اور انہیں بہلانے اور سلانے لگ گئیں۔ لیکن جب انہوں نے شدید رونا شروع کر دیا، تو ان کو چھوڑ دیا۔ وہ حجرے میں داخل ہو گئے، اور حضور نبی اکرم ﷺ کی گود مبارک میں جا بیٹھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: بے شک آپ کی امت عنقریب آپ کے اس بیٹے کو شہید کردے گی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس حال میں اس کو شہید کریں گے کہ وہ مجھ پر ایمان بھی رکھتے ہوں گے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: ہاں، اسی حال میں وہ اسے شہید کریں گے۔ پھر جبریل علیہ السلام نے مٹی پکڑی، اور کہا: یہ فلاں فلاں جگہ کی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ آزردہ خاطر اور پریشانی کے عالم میں باہر تشریف لائے اور شہزادے حسین ان کی گود میں تھے۔ (یہ دیکھ کر) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ گمان گزرا کہ بچے کے آپ ﷺ کے پاس جانے کی وجہ سے آپ ﷺ غصہ کی حالت میں ہیں، انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میں آپ پر قربان جاؤں۔ آپ نے ہمیں فرمایا تھا کہ اس بچے کو نہ رلانا، اور مجھے یہ بھی حکم عنایت فرمایا تھا کہ میں کسی کو آپ کے پاس نہ جانے دوں۔ یہ آئے اور میں نے ان کو جانے دیا۔ آپ ﷺ نے انہیں کچھ جواب نہ دیا، اور اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے جبکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: میری امت کے لوگ اسے شہید کر دیں گے۔ حاضرین میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابی بھی موجود تھے، اور یہ دونوں سب لوگوں سے زیادہ آپ ﷺ کے ساتھ بات چیت کرنے کی جرأت رکھتے تھے۔

فَقَالاَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، يَقْتُلُوْنَهُ وَهُمْ مُؤْمِنُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَهٰذِهٖ تُرْبَتُهُ وَأَرَاهُمْ إِيَّاهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ، وَفِي بَعْضِهِمْ ضَعْفٌ.

٣٠/١١. عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ نَائِمًا عِنْدَهَا وَحُسَيْنٌ يَحْبُوْ فِي الْبَيْتِ. فَغَفَلَتُ عَنْهُ، فَحَبَا حَتّٰى بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَصَعَدَ عَلٰى بَطْنِهٖ ...... قَالَتْ: وَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَحَطَطْتُهُ عَنْ بَطْنِهٖ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعِي ابْنِي. فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهُ، أَخَذَ كُوْزًا مِنْ مَاءٍ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ يُصَبُّ مِنَ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ مِنَ الْجَارِيَةِ. قَالَتْ: تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَاحْتَضَنَهُ. فَكَانَ إِذَا رَكَعَ وَسَجَدَ وَضَعَهُ، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهُ. فَلَمَّا جَلَسَ، جَعَلَ يَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، وَيَقُوْلُ: ...... فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَقَدْ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا رَأَيْتُكَ تَصْنَعُهُ. قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِي وَأَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنِي يُقْتَلُ. قُلْتُ: فَأَرِنِي إِذًا، فَأَتَانِي تُرْبَةً حَمْرَاءَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَأَيَّدَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ، وَقَالَ: وَهُوَ صَحِيْحٌ.

٣٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٥٤، ٥٧، الرقم/١٤١، ١٤٧، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ١/٣٢٦، لرقم/٢٢٠، وأيضًا في المطالب العالية، ٢/٨٧، الرقم/١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٨٨۔

دونوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا وہ (دعویٰ) ایمان رکھتے ہوئے بھی انہیں شہید کر دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اور یہ اس جگہ کی مٹی ہے۔ آپ ﷺ نے وہ مٹی انہیں دکھائی۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند حسن ہے، اور امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کے رجال ثقہ قرار دیئے گئے ہیں اور ان میں سے بعض میں ضعف ہے۔

۳۰/۱۱۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ آپ کے ہاں سوئے ہوئے تھے، اور شہزادہ حسین گھر میں گھٹنوں پر چل رہے تھے، میں ان سے غافل ہوگئی تو وہ گھسٹتے گھسٹتے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جا پہنچے، اور آپ ﷺ کے بطن اقدس پر چڑھ گئے۔ ...... پھر آپ فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بیدار ہوگئے، تو میں جلدی سے ان کی طرف گئی اور ان کو آپ ﷺ کے بطن اقدس سے اٹھا لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بیٹے کو چھوڑ دو۔ جب وہ بول چکے تو آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ لیا اور پیشاب والی جگہ پر بہا دیا، پھر فرمایا: اگر بچے کا پیشاب ہو تو اس پر پانی بہا دیا جائے گا اور اگر بچی کا ہو تو اسے دھویا جائے گا۔ پھر آپ بیان فرماتی ہیں: آپ ﷺ نے وضو فرمایا، پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوگئے، اور شہزادہ حسین کو اپنی گود میں لے لیا۔ جب آپ ﷺ رکوع اور سجدہ فرماتے تو انہیں زمین پر بٹھا دیتے اور جب قیام فرماتے تو انہیں اٹھا لیتے۔ جب بیٹھ گئے تو دعا کرنے لگے اور اپنے دست مبارک اٹھا لیے۔ ...... پھر جب نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آج آپ کو ایک ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو پہلے کبھی کرتے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے خبر دی کہ میرا بیٹا شہید کر دیا جائے گا۔ میں نے کہا: مجھے دکھاؤ، تو وہ میرے پاس سرخ مٹی لے کر آئے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام عسقلانی نے اس کی تائید کی ہے اور کہا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٢/٣١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، **قَالَ: كَانَ الْحُسَيْنُ جَالِسًا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ** صلى الله عليه وآله وسلم **فَقَالَ جِبْرِيْلُ** عليه السلام: **أَتُحِبُّهُ؟ فَقَالَ: وَكَيْفَ لَا أُحِبُّهُ وَهُوَ ثَمْرَةُ فُؤَادِي. فَقَالَ: أَمَا إِنَّ أُمَّتَکَ سَتَقْتُلُهُ! أَلَا أُرِيْکَ مِنْ مَوْضِعِ قَبْرِهِ؟ فَقَبَضَ قَبْضَةً فَإِذَا تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ.**

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ کَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَابْنُ کَثِيْرٍ.

١٣/٣٢. عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، **قَالَتْ: کَانَ جِبْرِيْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ** صلى الله عليه وآله وسلم **وَحُسَيْنٌ مَعِي، فَبَکٰی فَتَرَکْتُهُ، فَأَتَی النَّبِيَّ** صلى الله عليه وآله وسلم، **فَأَخَذْتُهُ فَبَکٰی، فَأَرْسَلْتُهُ، فَذَهَبَ إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: أَتُحِبُّهُ، يَا مُحَمَّدُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَکَ سَتَقْتُلُهُ، فَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُکَ تُرْبَةَ أَرْضِهِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا. فَبَسَطَ جَنَاحَهُ إِلَی الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا يُقَالُ لَهَا کَرْبَلَاءُ، وَأَخَذَ بِجَنَاحِهِ، فَأَرَاهُ إِيَّاهُ. قَالَ حَمَّادٌ فَأَخْبَرَنِي أَبَانُ، أَوْ غَيْرُهُ أَنَّ الْحُسَيْنَ لَمَّا نَزَلَ کَرْبَلَاءَ شَمَّ الْأَرْضَ، وَسَأَلَهُمْ عَنْ إِسْمِهَا. فَقَالُوْا: کَرْبَلَاءُ. فَقَالَ: کَرْبٌ وَبَلَاءٌ. فَقُتِلَ بِهَا.**

٣١: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩١-١٠٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٢٣٠، والعاصمي في سمط النجوم العوالي، ٣/١٩٣.

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٨٢، ←

۱۲/۳۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود مبارک میں بیٹھے ہوئے تھے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کیسے اس سے محبت نہ کروں جبکہ یہ میرے دل کا ثمر ہے۔ تو انہوں نے کہا: لیکن آپ کی امت عنقریب ان کو شہید کردے گی! کیا میں آپ کو ان کی قبر کی جگہ نہ دکھاؤں؟ پھر جبریل علیہ السلام نے ایک مشت بھری تو وہ سرخ مٹی تھی۔

اسے امام بزار نے روایت کیا ہے، اور اس کے رجال ثقہ ہیں جیسا کہ امام ہیثمی اور ابن کثیر نے کہا ہے۔

۱۳/۳۲۔ شہر بن حوشب حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے اور حسین میرے پاس تھے۔ جب وہ رونے لگے تو میں نے انہیں چھوڑ دیا اور وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ گئے۔ میں نے انہیں پھر اٹھا لیا تو وہ پھر رونے لگ گئے۔ میں نے پھر انہیں چھوڑ دیا تو وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا محمد! کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے کہا: بے شک آپ کی امت عنقریب اسے شہید کر دے گی، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو ان کے مقتل کی مٹی بھی دکھا سکتا ہوں۔ پس حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنا پر اس سرزمینِ کربلاء تک پھیلایا جس میں انہیں شہید کیا جانا تھا۔ پھر اپنا پر سمیٹا اور وہ مٹی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھائی۔ حماد نے کہا ہے: مجھے ابان یا اس کے علاوہ کسی اور نے بتایا ہے کہ جب حسین علیہ السلام نے کربلاء کی سرزمین پر پڑاؤ ڈالا، تو زمین کو سونگھا اور لوگوں سے اس کا نام پوچھا، تو انہوں نے کہا: کربلاء۔ آپ نے فرمایا: کرب و بلاء (مصیبت و آزمائش)۔ پھر وہیں آپ کو شہید کیا گیا۔

.... الرقم/۱۳۹۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۹۳/۱٤، وابن الجوزي في التبصرة، ۱۳/۲، والمحب الطبري في ذخائر العقبى/۱٤۷۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَفِي رِوَايَةِ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِبَيْتِي فَقَالَ: لَا يَدْخُلُ عَلَيَّ أَحَدٌ. قَالَتْ: فَسَمِعْتُ صَوْتَهُ فَدَخَلْتُ فَإِذَا عِنْدَهُ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما وَإِذَا هُوَ حَزِيْنٌ أَوْ قَالَتْ: يَبْكِي. فَقُلْتُ: مَا لَكَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي جِبْرِيْلُ أَنَّ أُمَّتِي تَقْتُلُ هٰذَا بَعْدِي. فَقُلْتُ: وَمَنْ يَقْتُلُهُ؟ فَتَنَاوَلَ مَدَرَةً فَقَالَ: أَهْلُ هٰذِهِ الْمَدَرَةِ يَقْتُلُوْنَهُ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ طَهْمَانَ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

١٤/٣٣. عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، قَالَ: مَرَّ عَلِيٌّ رضي الله عنه عَلٰى كَعْبٍ، فَقَالَ: يُقْتَلُ مِنْ وَلَدِ هٰذَا الرَّجُلِ رَجُلٌ فِي عِصَابَةٍ، لَا يَجِفُّ عَرَقُ خُيُوْلِهِمْ، حَتّٰى يَرِدُوْا عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ. فَمَرَّ حَسَنٌ رضي الله عنه، فَقَالُوْا: هٰذَا، يَا أَبَا إِسْحَاقَ؟ قَالَ: لَا. فَمَرَّ حُسَيْنٌ رضي الله عنه، فَقَالُوْا: هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

---

(١) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/١٩٢، وابن طهمان في مشيخة ابن طهمان، ١/٥٥، الرقم/٣، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/٢٥٩٨.

٣٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١١٧، الرقم/٢٨٥١، وابن ←

اس حدیث کو امام احمد نے 'فضائل صحابہ'، ابن عساکر اور ابن الجوزی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا: میرے پاس کوئی نہ آئے۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے اچانک آپ ﷺ کی آواز سنی، تو میں آپ ﷺ کے پاس گئی، دیکھا تو آپ ﷺ کے پاس حسین بن علی رضی اللہ عنہما تھے۔ آپ ﷺ غمزدہ یا آبدیدہ تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبریل امین نے بتایا ہے کہ بے شک میری امت میرے وصال کے بعد اس (بیٹے حسین) کو شہید کر دے گی۔ میں نے عرض کیا: اسے کون شہید کرے گا؟ تو آپ ﷺ نے مٹی (جو جبریل امین نے آپ ﷺ کو دی تھی) اٹھائی اور فرمایا: اس مٹی والے اسے قتل کریں گے۔

اسے امام ابن عساکر، ابن طہمان اور ابن ابی جرادہ نے بیان کیا ہے۔

۱۴/۳۳۔ عمار الدہنی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت کعب کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: اس شخص کی اولاد میں سے ایک شخص کو ایک جماعت میں شہید کیا جائے گا۔ ان کے گھوڑوں کا پسینہ اس وقت تک خشک نہیں ہوگا جب تک وہ محمد مصطفیٰ ﷺ تک نہیں پہنچ جاتے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو انہوں نے کہا: اے ابو اسحاق! یہ؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے، تو لوگوں نے کہا: وہ یہ ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

.... عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۹۹/۱۴-۲۰۰، وذكره المزي في تهذيب الكمال، ۴۱۰/۶، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۳۰۱/۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۹۳/۹۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّ عَمَّارًا لَمْ يُدْرِكِ الْقِصَّةَ.

وَفِي رِوَايَةِ أُمِّ سَلَمَةَ ؓ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا نَامَ لَمْ يَتْرُكْ أَحَدًا يَدْخُلُ عَلَيْهِ إِلَّا حَسَنًا وَحُسَيْنًا ؓ. قَالَتْ: فَنَامَ يَوْمًا فِي بَيْتِي، وَجَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ، أَمْنَعُ مَنْ يَدْخُلُ. فَجَاءَ حُسَيْنٌ يَسْعٰى، فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَذَهَبَ، حَتّٰى سَقَطَ عَلٰى بَطْنِهِ. فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَبْكِي، فَالْتَزَمَهُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لَكَ تَبْكِي، وَقَدْ نِمْتَ وَأَنْتَ مَسْرُوْرٌ؟ فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ ؑ أَتَانِي بِهٰذِهِ التُّرْبَةِ. قَالَتْ: وَبَسَطَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَفَّهُ – فَإِذَا فِيْهَا تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ – فَأَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنِي هٰذَا يُقْتَلُ فِي هٰذِهِ التُّرْبَةِ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمَا هٰذِهِ الْأَرْضُ؟ قَالَ: هٰذِهِ كَرْبَلَاءُ. فَقُلْتُ: أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ.[1]

رَوَاهُ الآجُرِّيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

(١) أخرجه الآجري في كتاب الشريعة، باب إخبار النبي ﷺ بقتل الحسين ؓ، ٥/٢١٧٢، الرقم/١٦٦٢۔

اس حدیث کو امام طبرانی، ابن عساکر اور مزی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے کہا: اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں سوائے عمار کے جنہوں نے اس واقعہ کو نہیں پایا۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ایک روایت میں بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو جاتے، تو سوائے حسن اور حسین علیہما السلام کے کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ آپ بیان کرتی ہیں: ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں سوئے ہوئے تھے تو میں دروازے پر بیٹھ گئی تا کہ کوئی اندر نہ جا سکے۔ حضرت حسین علیہ السلام دوڑتے ہوئے آئے تو میں نے انہیں چھوڑ دیا۔ وہ چلے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر جا گرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونک (کر اُٹھ) گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آبدیدہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو کیا ہوا، آپ اشکبار کیوں ہیں، جبکہ سوتے وقت آپ خوش و مسرور تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس یہ مٹی لے کر آئے ہیں۔ آپ بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ہتھیلی مبارک پھیلائی، تو اس میں سرخ مٹی تھی۔ انہوں (جبریل) نے مجھے بتایا کہ میرا یہ بیٹا اس مٹی میں شہید کیا جائے گا۔ آپ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کیا: یہ کون سی زمین ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کربلاء ہے۔ میں نے کہا: یہ مصیبت و آزمائش کی زمین ہے۔

اس حدیث کو امام آجری نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

٣٤ / ١٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ يُوْحٰى إِلَيْهِ، فَنَزَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُنْكَبٌّ، وَلَعِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَتُحِبُّهٗ، يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، وَمَا لِي لَا أُحِبُّ ابْنِي! قَالَ: فَإِنَّ أُمَّتَکَ سَتَقْتُلُهٗ مِنْ بَعْدِکَ. فَمَدَّ جِبْرِيْلُ عليه السلام يَدَهٗ فَأَتَاهُ بِتُرْبَةٍ بَيْضَاءَ، فَقَالَ: فِي هٰذِهِ الْأَرْضِ يُقْتَلُ ابْنُکَ هٰذَا، يَا مُحَمَّدُ، وَاسْمُهَا الطَّفُّ. فَلَمَّا ذَهَبَ جِبْرِيْلُ عليه السلام مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالتُّرْبَةُ فِي يَدِهٖ يَبْکِي، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَخْبَرَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ ابْنِي مَقْتُوْلٌ فِي أَرْضِ الطَّفِّ وَإِنَّ أُمَّتِي سَتُفْتَتَنُ بَعْدِي. ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عَلِيٌّ وَأَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَحُذَيْفَةُ وَعَمَّارٌ وَأَبُوْ ذَرٍّ رضي الله عنهم وَهُوَ يَبْکِي، فَقَالُوْا: مَا يُبْکِيْکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي جِبْرِيْلُ أَنَّ ابْنِي الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بَعْدِي بِأَرْضِ الطَّفِّ، وَجَاءَنِي بِهٰذِهِ التُّرْبَةِ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيْهَا مَضْجَعَهٗ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمَاوَرْدِيُّ.

٣٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٠٧، الرقم/٢٨١٤، والماوردي في أعلام النبوة/١٨٢، وذكره ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٨٨، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٢/٥٦، الرقم/٣٤٢٩٩۔

۳۴/۱۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے تھے تو وہ (امام حسین علیہ السلام) جست لگا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اقدس پر چڑھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر کھیلنے لگے۔ تو جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا محمد! کیا آپ اس (بیٹے حسین) سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل، میں اپنے بیٹے سے کیوں محبت نہ کروں! جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: بے شک آپ کی امت اسے آپ کے بعد شہید کر دے گی۔ جبریل علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بڑھا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سفید مٹی پکڑائی اور کہا: یا محمد! اس (مٹی والی) زمین میں آپ کا بیٹا (حسین) شہید کیا جائے گا، اس زمین کا نام ''طَف'' ہے۔ جب جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے چلے گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے، جبکہ وہ مٹی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس میں تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَشک بار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے: میرا بیٹا حسین اَرضِ طَف (کربلا) میں شہید کیا جائے گا اور میری امت میرے بعد عنقریب آزمائش میں ڈالی جائے گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کی طرف تشریف لے گئے، جن میں حضرت علی، حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت حذیفہ، حضرت عمار اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہم تھے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بھی رو رہے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس چیز نے آپ کو (اس قدر) رُلا دیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبریل نے مجھے خبر دی ہے: میرا بیٹا حسین میرے بعد ارضِ طَف (یعنی کربلا) میں شہید کردیا جائے گا، وہ میرے پاس (وہاں سے) یہ مٹی لائے ہیں اور مجھے بتایا، کہ اس مٹی (والی زمین) میں حسین کی شہادت گاہ ہے۔

اسے امام طبرانی اور ماوردی نے روایت کیا ہے۔

١٦/٣٥. عَن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضي الله عنه أَخْبَرَهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ، فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ أُوْتِيْتُ فَوَاتِحَ الْكَلَامِ وَخَوَاتِمَهُ. فَأَطِيْعُوْنِي مَا دُمْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، وَإِذَا ذُهِبَ بِي فَعَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللهِ. أَحِلُّوْا حَلَالَهُ وَحَرِّمُوْا حَرَامَهُ. أَتَتْكُمُ الْمَوْتَةُ، أَتَتْكُمْ بِالرَّوْحِ وَالرَّاحَةِ. كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ. أَتَتْكُمْ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ. كُلَّمَا ذَهَبَ رُسُلٌ جَاءَ رُسُلٌ. تَنَاسَخَتِ النُّبُوَّةُ فَصَارَتْ مُلْكًا. رَحِمَ اللهُ مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَخَرَجَ مِنْهَا كَمَا دَخَلَهَا. أَمْسِكْ، يَا مُعَاذُ، وَأَحْصِ. قَالَ: فَلَمَّا بَلَغْتُ خَمْسَةً قَالَ: يَزِيْدُ، لَا يُبَارِكُ اللهُ فِي يَزِيْدَ. ثُمَّ ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: نُعِيَ إِلَيَّ حُسَيْنٌ، وَأُتِيْتُ بِتُرْبَتِهِ، وَأُخْبِرْتُ بِقَاتِلِهِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يُقْتَلُ بَيْنَ ظَهْرَانَي قَوْمٍ. لَا يَمْنَعُوْهُ إِلَّا خَالَفَ اللهُ بَيْنَ صُدُوْرِهِمْ وَقُلُوْبِهِمْ، وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ شِرَارَهُمْ، وَأَلْبَسَهُمْ شِيَعًا. ثُمَّ قَالَ: وَاهًا لِفِرَاخِ آلِ مُحَمَّدٍ مِنْ خَلِيْفَةٍ مُسْتَخْلَفٍ مُتْرَفٍ، يَقْتُلُ خَلَفِي وَخَلَفَ الْخَلَفِ. أَمْسِكْ، يَا مُعَاذُ! فَلَمَّا بَلَغْتُ عَشَرَةً، قَالَ: الْوَلِيْدُ، اسْمُ فِرْعَوْنَ، هَادِمُ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ. بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، لَيَسُلَّ اللهُ سَيْفَهُ وَلَا غِمَادَ لَهُ، وَاخْتَلَفَ النَّاسُ فَكَانُوْا هٰكَذَا - وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ - ثُمَّ قَالَ: بَعْدَ

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٨/٢٠، الرقم/٥٦، وأيضًا في، ١٢٠/٣، الرقم/٢٨٦١، والعسقلاني في فتح الباري، ٥٨١/١٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٩٠/٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢٣٧/٢، والهندي في كنز العمال، ٧٢/١١، الرقم/٣١٠٦١.

۱۶/۳۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس اس حال میں آئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنگت مبارک متغیر تھی، اور فرمایا: میں محمد ہوں۔ مجھے کلام کا مبدأ و منتہیٰ عطا ہوا ہے۔ جب تک میں تم میں ہوں میری اطاعت کرو، اور جب میرا وصال ہوجائے تو کتاب اللہ کو لازم پکڑو۔ اس کے حلال کو حلال جانو اور اس کے حرام کو حرام جانو۔ تم پر غشی طاری ہوگی، تم پر (موت کی) غشی رحم و راحت کے ساتھ طاری ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی لکھا جا چکا ہے۔ تم پر اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنے آئیں گے۔ پہلے جب بھی رسول اس دنیا سے رخصت ہوتے تو اور رسول آ جاتے۔ (مجھ پر) نبوت منسوخ ہوچکی ہے اور وہ اب بادشاہت میں بدل چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا، اور وہ اس بادشاہت سے ایسے ہی نکلا جس طرح اس میں داخل ہوا تھا۔ اے معاذ! ان چیزوں کو اچھی طرح سمجھ لو اور شمار کرو۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ جب میں پانچ پر پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یزید! اللہ تعالیٰ یزید کو برکت نہ دے! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمان مقدسہ اشکبار ہوگئیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے حسین کی شہادت کی خبر ملی ہے، اور مجھے اس کے مقتل کی مٹی دی گئی ہے، اور اس کے قاتل کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! وہ ایسے لوگوں کے سامنے شہید نہیں کیا جائے گا جو اس کو نہیں بچائیں گے، مگر اللہ تعالیٰ ان کے سینوں اور دلوں میں مخالفت (منافرت) ڈال دے گا، اور ان پر ان کے برے لوگوں کو مسلط کر دے گا، اور انہیں گروہوں میں بانٹ دے گا، پھر فرمایا: آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نسلیں! (جن کی ہلاکت) ایک ایسے نام نہاد خلیفہ کے ہاتھوں ہوں گی، جو عیش پرست ہوگا اور میرے خلف اور ان کے خلف کو قتل کرے گا۔ اے معاذ! یہ باتیں پلے باندھ لو۔ جب میں دس پر پہنچا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ولید، فرعون کا نام ہے، یہ شرائع اسلام کو تباہ کرنے والا ہے۔ اس کے سامنے اس کے گھر والوں میں سے ایک شخص ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کی تلوار کو بے نیام کرے گا، اور اس کی کوئی نیام نہیں ہے، لوگ بٹ جائیں گے جبکہ وہ اس طرح تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں میں دوسرے

الْعِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ مَوْتٌ سَرِيْعٌ، وَقَتْلٌ ذَرِيْعٌ فَفِيْهِ هَـلَاكُهُمْ. وَيَلِي عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٧/٣٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: مَا كُنَّا نَشُكُّ وَأَهْلُ الْبَيْتِ مُتَوَافِرُوْنَ، أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ ﷺ يُقْتَلُ بِالطَّفِّ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَيَّدَهُ السُّيُوْطِيُّ.

١٨/٣٧. وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: أَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ: إِنِّي قَتَلْتُ بِيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا ﷺ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، وَإِنِّي قَاتِلٌ بِابْنِ ابْنَتِكَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا وَسَبْعِيْنَ أَلْفًا.

هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الشَّافِعِيِّ، وَفِي حَدِيْثِ الْقَاضِي أَبِي بَكْرِ بْنِ كَامِلٍ: إِنِّي قَتَلْتُ عَلٰى دَمِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا وَإِنِّي قَاتِلٌ عَلٰى دَمِ بْنِ إِبْنَتِكَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ نَظِيْفُ الإِسْنَادِ.

٣٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، باب أول فضائل أبي عبد اللّٰه الحسين بن علي الشهيد ﷺ بن فاطمة بنت رسول اللّٰه ﷺ وعلى آله، ١٩٧/٣، الرقم/٤٨٢٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢١٣/٢.

٣٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، باب أول فضائل أبي عبد اللّٰه الحسين بن علي الشهيد ﷺ بن فاطمة بنت رسول اللّٰه ﷺ وعلى آله، ١٩٥/٣، الرقم/٤٨٢٢، وأيضًا في، ٣١٩/٢، ٦٤٨، الرقم/٣١٤٧، ←

ہاتھ کی انگلیاں ڈالیں پھر فرمایا: ایک سو بیس سال بعد موت عام ہوجائے گی اور بے دریغ قتل ہوگا۔ اس میں ان کی ہلاکت ہوگی۔ عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص ان کا حکمران بنے گا۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اہلِ بیت کثرت کے ساتھ موجود تھے، ہم اس بات میں شک نہیں کرتے تھے کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو ’طف‘ کے مقام پر شہید کیا جائے گا۔

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے، اور امام سیوطی نے اس کی تائید کی ہے۔

۳۷/۱۸۔ ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہی بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی فرمائی: میں نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے (خون کے) بدلہ میں ستر ہزار لوگوں کو مارا، اور بے شک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لختِ جگر فاطمہ کے بیٹے کے بدلہ میں ستر ہزار اور ستر ہزار لوگوں کو ماروں گا۔

یہ امام شافعی کی حدیث کے الفاظ ہیں اور قاضی ابوبکر بن کامل کی حدیث میں ہے: بے شک میں نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے خون کا بدلہ لیا اور بے شک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لخت جگر کے بیٹے کے خون کا بدلہ بھی لینے والا ہوں۔

اسے امام حاکم، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام ذہبی نے کہا ہے: یہ حدیث عمدہ سند والی ہے۔

.... ٤١٥٢، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٤٢/١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢٥/١٤، وأيضًا في، ٢١٦/٦٤، وابن الجوزي في المنتظم، ٣٤٦/٥، والذهبي في تذكرة الحفاظ، ٧٧/١، الرقم/٧٣، وأيضًا في سير أعلام النبلاء، ٣٤٢/٤، وابن أبي جرادة في بغية الطلب في تاريخ حلب، ٢٥٩٧/٦۔

وَقَالَ الإِمَامُ الْمُنَاوِيُّ: وَتَفْصِيْلُ قِصَّةِ قَتْلِهِ تُمَزِّقُ الْأَكْبَادَ وَتُذِيْبُ الْأَجْسَادَ، فَلَعْنَةُ اللهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ أَوْ رَضِيَ أَوْ أَمَرَ وَبُعْدًا لَهُ كَمَا بَعُدَتْ عَادُ وَقَدْ أَفْرَدَ قِصَّةَ قَتْلِهِ خَلَائِقُ بِالتَّأْلِيْفِ. قَالَ أَبُو الْفَرَجِ بْنُ الْجَوْزِيُّ فِي كِتَابِهِ 'الرَّدُّ عَلَى الْمُتَعَصِّبِ الْعَنِيْدِ الْمَانِعِ مِنْ ذَمِّ يَزِيْدَ': أَجَازَ الْعُلَمَاءُ الْوَرِعُوْنَ لَعْنَهُ. وَفِي فَتَاوٰى حَافِظِ الدِّيْنِ الْكُرْدِيِّ الْحَنَفِيِّ لَعْنُ يَزِيْدَ يَجُوْزُ لٰكِنْ يَنْبَغِي أَنْ لَا يُفْعَلُ وَكَذَا الْحَجَّاجُ. قَالَ ابْنُ الْكَمَالِ: وَحُكِيَ عَنِ الْإِمَامِ قِوَامِ الدِّيْنِ الصَّفَارِيِّ: وَلَا بَأْسَ بِلَعْنِ يَزِيْدَ وَلَا يَجُوْزُ لَعْنُ مُعَاوِيَةَ عَامِلِ الْفَارُوْقِ لٰكِنَّهُ أَخْطَأَ فِي اجْتِهَادِهِ فَيَتَجَاوَزُ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَنَكُفُّ اللِّسَانَ عَنْهُ تَعْظِيْمًا لِمَتْبُوْعِهِ وَصَاحِبِهِ.

وَسُئِلَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ عَنْ يَزِيْدَ وَمُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَعَلِمْنَا أَنَّ أَبَاهُ دَخَلَهَا فَصَارَ آمِنًا وَالْإِبْنُ لَمْ يَدْخُلْهَا. ثُمَّ قَالَ الْمَوْلَى ابْنُ الْكَمَالِ: وَالْحَقُّ أَنَّ لَعْنَ يَزِيْدَ عَلَى اشْتِهَارِ كُفْرِهِ وَتَوَاتُرِ فَظَاعَتِهِ وَشَرِّهِ عَلٰى مَا عُرِفَ بِتَفَاصِيْلِهِ جَائِزٌ وَإِلَّا فَلَعْنُ الْمُعَيَّنِ وَلَوكَانَ فَاسِقًا لَا يَجُوْزُ بِخِلَافِ الْجِنْسِ وَذٰلِكَ هُوَ مَحْمَلُ قَوْلِ الْعَلَّامَةِ التَّفْتَازَانِيِّ: لَا أَشُكُّ فِي إِسْلَامِهِ بَلْ فِي إِيْمَانِهِ

امام مناوی نے بیان فرمایا: امام حسین علیہ السلام کے واقعۂ شہادت کی تفصیل جگر چیر دیتی ہے اور جسموں کو پگھلا دیتی ہے۔ لعنت ہو اس شخص پر جس نے آپ کو شہید کیا یا اس پر خوش ہوا یا اس کا حکم دیا، اس کے لیے بارگاہِ ایزدی سے ایسی ہی دوری ہے جیسے قوم عاد دور ہوئی۔ بہت سارے لوگوں نے اس قصہ کو الگ تالیف میں ذکر کیا ہے۔ امام ابو الفرج ابن الجوزی نے اپنی کتاب 'الرد علی المتعصب العنید المانع من ذم یزید' میں کہا کہ اہلِ ورع علماء نے یزید پر لعنت بھیجنے کو جائز قرار دیا ہے۔ حافظ الدین کردی حنفی کے فتاویٰ میں ہے: یزید کو لعنت کرنا جائز ہے لیکن زیادہ مناسب یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے، اور یہی معاملہ حجاج بن یوسف کا ہے، ابن کمال نے کہا ہے کہ امام قوام الدین صفاری سے بیان کیا گیا کہ یزید کو لعنت کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے گورنر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لعنت کرنا جائز نہیں ہے، لیکن انہوں نے اجتہاد میں غلطی کی۔ اللہ تعالیٰ ان سے درگزر فرمائے۔ ہم ان کی اتباع اور درجہ صحابیت کی تعظیم کی خاطر ان سے اپنی زبان کو روکتے ہیں۔

ابن الجوزی سے یزید اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ابو سفیان کے گھر داخل ہو گیا وہ امان میں ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ یزید کے والد اس گھر میں داخل ہوئے تھے تو وہ بھی امان والے ہوئے اور بیٹا (یزید) اس گھر میں کبھی داخل نہیں ہوا تھا (سو اسے کوئی امان حاصل نہیں)۔ پھر مولیٰ بن کمال نے کہا: حق بات یہ ہے کہ یزید کو لعنت کرنا اس کے کفر کے مشہور ہونے اور اس کے بھونڈے پن اور شر کے تواتر کی وجہ سے، جیسا کہ اس کی تفاصیل معروف ہیں، جائز ہے، وگرنہ کسی معین شخص پر (یعنی کسی کا نام

فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى أَنْصَارِهٖ وَأَعْوَانِهٖ، قِيْلَ لِابْنِ الْجَوْزِيِّ: وَهُوَ عَلٰى كُرْسِيِّ الْوَعْظِ، كَيْفَ يُقَالُ يَزِيْدُ قَتَلَ الْحُسَيْنَ وَهُوَ بِدِمَشْقَ وَالْحُسَيْنُ بِالْعِرَاقِ؟ فَقَالَ: سَهْمٌ أَصَابَ وَرَامِيْهِ بِذِي سَلَمٍ مَنْ بِالْعِرَاقِ لَقَدْ أَبْعَدْتَ مَرْمَاكَا. ......

وَأَخْرَجَ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى مُحَمَّدٍ: إِنِّي قَتَلْتُ بِيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا سَبْعِيْنَ أَلْفًا، وَإِنِّي قَاتِلٌ بِابْنِ ابْنَتِكَ الْحُسَيْنِ سَبْعِيْنَ أَلْفًا وَسَبْعِيْنَ أَلْفًا. قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: وَعَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ. وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ: وَرَدَ مِنْ طَرِيْقٍ وَاهٍ عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوْعًا: قَاتِلُ الْحُسَيْنِ فِي تَابُوْتٍ مِنْ نَارٍ، عَلَيْهِ نِصْفُ عَذَابِ أَهْلِ الدُّنْيَا.

وَابْنُ سَعْدٍ فِي طَبَقَاتِهٖ مِنْ حَدِيْثِ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ رَجُلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمِيْرِ

لے کر اس پر) خواہ وہ فاسق ہی ہو (لعنت کرنا) جائز نہیں اور یہی علامہ تفتازانی کے قول کا مدعا ہے جس میں انہوں نے فرمایا: مجھے اس (یزید) کے اسلام میں ہی نہیں بلکہ اس کے ایمان میں بھی شک ہے پس لعنت ہو اس پر اور اس کے تمام ساتھیوں اور مددگاروں پر۔ ابن جوزی جب مسندِ وعظ پر تھے تو اُن سے پوچھا گیا: یہ کیسے کہا جائے کہ یزید نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جبکہ وہ دمشق میں تھا اور امام حسین رضی اللہ عنہ عراق میں تھے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: ایک ایسا تیر جس کا پھینکنے والا وادی ذی سَلَم میں تھا، آ کر اسے لگا جو عراق میں تھا۔ بے شک تو نے اپنے ہدف کو دور سے نشانہ بنایا۔ ......

امام حاکم نے 'المستدرک' میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد (رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی فرمائی کہ بے شک میں نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کی شہادت کے بدلہ میں ستر ہزار کو موت کے گھاٹ اتارا اور میں آپ کے نواسہ کی شہادت کے بدلہ میں ستر ہزار اور ستر ہزار (ایک لاکھ چالیس ہزار) کو موت کے گھاٹ اتارنے والا ہوں۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے اور امام ذہبی نے فرمایا کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر ہے۔ ابن حجر نے کہا کہ کمزور طریق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل آگ کے تابوت میں ہے، اور اس پر تمام اہل دنیا کا آدھا عذاب مسلط ہے۔

امام ابن سعد نے 'الطبقات' میں مدائنی کی حدیث جو یحییٰ بن زکریا سے، وہ شعبی سے، وہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے

الْمُؤْمِنِيْنَ كرّم الله وجهه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيْضَانِ، قَالَ: فَذَكَرَهُ، وَرَوٰى نَحْوَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ. فَعَزْوُهُ إِلَيْهِ كَانَ أَوْلٰى وَلَعَلَّهُ لَمْ يَسْتَحْضِرْهُ، وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا أَوْرَدَهُ فِي الضُّعَفَاءِ، وَقَالَ: ضَعَّفَهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ انْتَهٰى.

لٰكِنَّ الْمُؤَلِّفَ رَمَزَ لِحُسْنِهِ وَلَعَلَّهُ لِاعْتِضَادِهِ، فَفِي مُعْجَمِ الطَّبَرَانِيِّ عَنْ عَائِشَةَ ﵂ مَرْفُوْعًا: أَخْبَرَنِي جِبْرِيْلُ أَنَّ ابْنِي الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بَعْدِي بِأَرْضِ الطَّفِّ وَجَاءَنِي بِهٰذِهِ التُّرْبَةِ وَأَخْبَرَنِي أَنْ فِيْهَا مَضْجَعَهُ، وَفِيْهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَمُعَاذٍ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَغَيْرِهِمْ مِمَّنْ يَطُوْلُ ذِكْرُهُمْ نَحْوُهُ.(١)

١٩/٣٨. عَنْ أَبِي حِبْرَةَ، قَالَ: صَحِبْتُ عَلِيًّا ﵁، حَتّٰى أَتَى الْكُوْفَةَ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ بِذُرِّيَّةِ نَبِيِّكُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ؟ قَالُوْا: إِذًا نُبْلِيَ اللهَ فِيْهِمْ بَلَاءً حَسَنًا. فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ،

---

(١) المناوي في فيض القدير، ١/٢٠٥۔

٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١١٠، الرقم/٢٨٢٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩١۔

ہیں: آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کی چشمان مقدس برس رہی تھیں۔ انہوں نے پھر مکمل حدیث بیان کی اور اسی طرح کی حدیث امام اَحمد نے مسند میں روایت کی۔ پس اس کا آپ کی طرف منسوب کرنا زیادہ بہتر ہے اور شاید انہیں اس کا استحضار نہ ہو، اور یحیٰی بن زکریا نے اس کو ضعفاء میں وارد کیا اور کہا کہ اسے دارقطنی وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

لیکن مؤلف نے اس حدیث کے حسن ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، اور ایسا شاید اس روایت کے مضبوط ہونے کی بنا پر کیا ہے، اور طبرانی کی معجم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بیان ہوا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ بے شک میرا بیٹا حسین میرے بعد طف کی سرزمین پر شہید کر دیا جائے گا، اور میرے پاس یہ مٹی بھی لے کر آئے ہیں، اور مجھے خبر دی ہے کہ حسین کا مرقد اس مٹی میں ہے، اور اس باب میں حضرت اُمّ سلمہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما، ابو امامہ، معاذ اور ابو طفیل و دیگر صحابہ سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔ ان کا ذکر طوالت پکڑے گا۔

۱۹/۳۸۔ حضرت ابو حبرہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مصاحبت میں تھا یہاں تک کہ آپ کوفہ تشریف لائے، پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے نبی مکرم ﷺ کی اولاد تمہارے درمیان ہوگی؟ لوگوں نے کہا: تب ہم ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے پوری توجہ چاہیں گے۔ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! وہ ضرور بالضرور تمہارے درمیان آئیں گے

لَيَنْزِلُنَّ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ، وَلَتَخْرُجُنَّ إِلَيْهِمْ، فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ. ثُمَّ أَقْبَلَ يَقُوْلُ:

هُمُ أَوْرَدُوْهُمْ بِالْغُرُوْرِ وَعَرَّدُوْا

أَحَبُّوْا نَجَاةً لَا نَجَاةَ وَلَا عُذْرَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ سَعْدُ بْنُ وَهْبٍ مُتَأَخِّرٌ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

٢٠/٣٩. عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ﷺ، فَقَالَ لَنَا خَالِدٌ: هٰذَا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّكُمْ سَتُبْتَلَوْنَ فِي أَهْلِ بَيْتِي مِنْ بَعْدِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَرِجَالُ الطَّبَرَانِيِّ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرُ عَمَّارَةَ وَعَمَّارَةُ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

قَالَ الْعَلَّامَةُ الْمُنَاوِيُّ: إِنَّكُمْ سَتُبْتَلُوْنَ أَي يُصِيْبُكُمُ الْبَلَاءُ فِي أَهْلِ بَيْتِي مِنْ بَعْدِي، هٰذَا مِنْ مُعْجِزَاتِهِ الْخَارِقَةِ، لِأَنَّهُ إِخْبَارٌ عَنْ غَيْبٍ، وَقَدْ وَقَعَ، وَمَا حَلَّ بِأَهْلِ الْبَيْتِ بَعْدَهُ مِنَ الْبَلَاءِ أَمْرٌ شَهِيْرٌ، وَفِي الْحَقِيْقَةِ الْبَلَاءُ وَالشِّقَاءُ عَلٰى مَنْ

٣٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩٢/٤، الرقم/٤١١١، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٤٢٣/٢، الرقم/٤٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٩٤/٩، والحسيني في ←

اور تم لوگ ضرور بالضرور ان کی طرف نکلو گے اور انہیں شہید کرو گے۔ پھر آپ یہ شعر پڑھنے لگے:

انہوں نے دھوکہ سے ان کو بلایا اور خود بھاگ گئے

انہوں نے نجات کو محبوب جانا، نجات ہے نہ کوئی عذر

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس میں سعد بن وہب متأخر راوی ہیں، میں انہیں نہیں جانتا، اور اس کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

۲۰/۳۹۔ عمارہ بن یحییٰ بن خالد بن عرفطہ نے بیان کیا ہے: جس دن امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے ہم خالد بن عرفطہ کے پاس تھے۔ خالد نے ہم سے کہا: یہ وہ بات ہے جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا: بے شک تم میرے بعد عنقریب میرے اہلِ بیت کے متعلق آزمائے جاؤ گے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کو امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے، اور طبرانی کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں سوائے عمارہ کے اور عمارہ کو ابنِ حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

علامہ مناوی نے کہا ہے: بے شک عنقریب تم آزمائے جاؤ گے یعنی میرے وصال کے بعد میرے اہلِ بیت کے متعلق تمہاری آزمائش ہوگی۔ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خارقِ عادت معجزات میں سے ہے کیونکہ یہ غیب کے بارے میں خبر ہے اور (جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا) بالکل ویسا ہی ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اہل بیت کو جو مصائب و آلام لاحق ہوئے وہ بھی مشہور معاملہ ہے، اور حقیقت میں یہ مصیبت و بدبختی ان لوگوں کے لیے تھی جنہوں نے آپ کے ساتھ اس طرح کا برا

البيان والتعريف، ۱/۲۵٤، الرقم/٦٧١، والهندي في كنز العمال، ۱۱/۵۵، الرقم/۳۰۸۷۷۔

فَعَلَ بِهِمْ مَا فَعَلَ.(١)

٢١/٤٠. عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ﵄ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: إِنْ رَأَيْتَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فِي النَّارِ، وَإِنْ كَادَ اللهُ أَنْ يُسْحِتَ أَهْلَ الأَرْضِ مِنْهُ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ. قَالَ: فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَصَوَّرُ بِي.

رَوَاهُ الرُّوْيَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ.

٢٢/٤١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَيْتَهُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى قَفَاهُ، وَأَحَدُ ابْنَي ابْنَتِهٖ عَلٰى سَاقِهٖ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ وَيَرْفَعُ سَاقَهُ حَتّٰى قَرَّبَ مِنْ صَدْرِهٖ، فَفَتَحَ فَاهُ، فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ. ثُمَّ بَكٰى فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يُبْكِيْكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَكَ أَخْبَرَنِي، أَنَّ أُمَّتِي تَقْتُلُ ابْنِي هٰذَا، وَأَنَّهُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلٰى قَاتِلِهٖ.

رَوَاهُ الآجُرِّيُّ.

---

(١) المناوي في فيض القدير، ٢/٥٥٣۔

٤٠: أخرجه الروياني في المسند، ١/٢٩١، الرقم/٤٣٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٥٨، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٤٤٦، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/٢٦٤٤۔

٤١: أخرجه الآجري في كتاب الشريعة، باب إخبار النبي ﷺ بقتل الحسين ﵁، ٥/٢١٧٤، الرقم/١٦٦٤۔

سلوک کیا۔

۲۱/۴۰۔ حضرت عامر بن سعد البجلی بیان کرتے ہیں کہ جب امام حسین بن علی علیہما السلام کو شہید کیا گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم براء بن عازب کو دیکھو، تو اسے میری طرف سے سلام دینا اور بتانا کہ حسین بن علی کے تمام قاتلین جہنم میں جائیں گے، اور قریب تھا کہ اللہ تعالیٰ تمام اہلِ زمین کو حسین کی (شہادت) کی وجہ سے دردناک عذاب میں مبتلا کر دیتا۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر انہیں بتایا، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

اسے امام رویانی، ابن عساکر اور مزی نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے کاشانہ مبارک پر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ پشت کے بل لیٹے ہوئے تھے، اور آپ ﷺ کی لختِ جگر کے دو صاحبزادوں میں سے ایک آپ ﷺ کی پنڈلی مبارک پر تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے: اے روشن آنکھ کے تارے، آ جاؤ۔ آپ ﷺ نے اپنی پنڈلی مبارک اٹھائی یہاں تک کہ شہزادے کو اپنے سینہ مبارک کے قریب کر لیا اور ان کا منہ کھول کر چوما، پھر فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما، اور اس سے بھی محبت فرما جو اس سے محبت کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ آبدیدہ ہو گئے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے اشکبار کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے نے مجھے خبر دی ہے کہ بے شک میری امت میرے اس بیٹے کو شہید کر دے گی اور اس کو شہید کرنے والے پر اللہ تعالیٰ شدید غضبناک ہوگا۔

اس حدیث کو امام آجری نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٤٢. عَنْ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: لَيُقْتَلَنَّ الْحُسَيْنُ ظُلْمًا، وَإِنِّي لَأَعْرِفُ بِتُرْبَةِ الأَرْضِ، الَّتِي يُقْتَلُ فِيْهَا، قَرِيْبًا مِنَ النَّهْرَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

وَقَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: وَأَمَّا مَقْتَلُ الْحُسَيْنِ رضي الله عنه فَلَا رَيْبَ أَنَّهُ قُتِلَ مَظْلُوْمًا شَهِيْدًا، كَمَا قُتِلَ أَشْبَاهُهُ مِنَ الْمَظْلُوْمِيْنَ الشُّهَدَاءِ، وَقَتْلُ الْحُسَيْنِ عليه السلام مَعْصِيَةٌ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ﷺ، مِمَّنْ قَتَلَهُ أَوْ أَعَانَ عَلٰى قَتْلِهِ أَوْ رَضِيَ بِذٰلِكَ، وَهُوَ مُصِيْبَةٌ أُصِيْبَ بِهَا الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ أَهْلِهِ وَغَيْرِ أَهْلِهِ. وَهُوَ فِي حَقِّهِ شَهَادَةٌ لَهُ، وَرَفْعُ حُجَّةٍ وَعُلُوُّ مَنْزِلَةٍ، فَإِنَّهُ وَأَخَاهُ سَبَقَتْ لَهُمَا مِنَ اللهِ السَّعَادَةُ، الَّتِي لَا تُنَالُ إِلَّا بِنَوْعٍ مِنَ الْبَلَاءِ. وَلَمْ يَكُنْ لَهُمَا مِنَ السَّوَابِقِ مَا لِأَهْلِ بَيْتِهِمَا، فَإِنَّهُمَا تَرَبَّيَا فِي حِجْرِ الْإِسْلَامِ فِي عِزٍّ وَأَمَانٍ، فَمَاتَ هٰذَا مَسْمُوْمًا وَهٰذَا مَقْتُوْلًا، لِيَنَالَا بِذٰلِكَ مَنَازِلَ السُّعَدَاءِ وَعَيْشِ الشُّهَدَاءِ.(١)

٤٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢٠٤/٦، الرقم/٣٠٦٩٠، وأيضًا في، ٤٧٧/٧، الرقم/٣٧٣٦٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١١٠/٣، الرقم/٢٨٢٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٩٠/٩، والهندي في كنز العمال، ٢٨٩/١٣، الرقم/٣٧٧٢٣۔

(١) ابن تيمية في منهاج السنة النبوية، ٥٥٠/٤۔

۲۳/۴۲۔ حضرت ہانی، حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میرے بیٹے حسین کو ضرور ظلم کے ساتھ شہید کیا جائے گا، اور میں دو دریاؤں کے قریب اس سرزمین کی مٹی کو اچھی طرح پہچانتا ہوں، جس میں ان کو شہید کیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

علامہ ابن تیمیہ نے کہا ہے: جہاں تک امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا تعلق ہے تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ کو مظلومی کی حالت میں شہید کیا گیا جس طرح کہ آپ کے مظلوم ساتھی شہید کیے گئے، اور امام حسین کو شہید کرنا ان لوگوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی ہے، جنہوں نے آپ کو شہید کیا، یا آپ کے شہید کرنے میں مدد کی، یا اس فعل پر راضی ہوئے۔ یہ ایک ایسی عظیم مصیبت تھی جس میں آپ کے گھرانے اور آپ کے گھرانے کے علاوہ دیگر مسلمانوں کے گھرانوں نے مظالم سہے، اور یہ آپ کے حق میں شہادت، بہت بڑی دلیل اور عظیم قدر و منزلت ہے۔ بے شک آپ اور آپ کے بھائی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ سعادت اور نیک بختی حاصل ہوئی، جو بغیر مصیبت کے حاصل نہیں ہوتی۔ آپ دونوں کے لیے (مصائب برداشت کرتے ہوئے) ان دونوں کے اہل بیت کو جو درجات اور سعادتیں نصیب ہو چکی تھیں وہ ان دونوں کو قبل ازیں نہ مل سکی تھیں، کیونکہ ان دونوں نے عزت اور امان کے ساتھ اسلام کی گود میں پرورش پائی تھی، چنانچہ ایک بھائی (امام حسن علیہ السلام) نے زہر سے شہادت پائی اور دوسرے (امام حسین علیہ السلام) نے (تلوار سے) شہادت پائی، تاکہ اس کے سبب دونوں سعادت مندوں کے رتبے اور شہداء کی زندگی پاسکیں۔

٢٤/٤٣. عَنْ أَبِي هَرْثَمَةَ، قَالَ: بَعَّرَتْ شَاةٌ لَهُ، فَقَالَ لِجَارِيَةٍ لَهُ: يَا جَرْدَاءُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي هٰذَا الْبَعْرُ حَدِيْثًا، سَمِعْتُهُ مِنْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (أَي عَلِيًّا رضي الله عنه)، وَكُنْتُ مَعَهُ بِكَرْبَلَاءَ، فَمَرَّ بِشَجَرَةٍ تَحْتَهَا بَعْرُ غِزْلَانٍ، فَأَخَذَهُ مِنْهُ قَبْضَةً، فَشَمَّهَا، ثُمَّ قَالَ: يُحْشَرُ مِنْ هٰذَا الظَّهْرِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٢٥/٤٤. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: كَانَ لِعَائِشَةَ مَشْرُبَةٌ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا أَرَادَ لَقِيَ جِبْرِيْلَ لَقِيَهُ فِيْهَا، فَرَقِيَهَا مَرَّةً مِنْ ذٰلِكَ، وَأَمَرَ عَائِشَةَ أَنْ لَا يَطْلُعَ إِلَيْهِمْ أَحَدٌ، قَالَ: وَكَانَ رَأْسُ الدَّرَجَةِ فِي حُجْرَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَدَخَلَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَرَقِيَ وَلَمْ تَعْلَمْ، حَتّٰى غَشِيَهَا، فَقَالَ جِبْرِيْلُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: ابْنِي، فَأَخَذَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَجَعَلَهُ عَلٰى فَخِذِهِ، قَالَ جِبْرِيْلُ عليه السلام: سَيُقْتَلُ، تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أُمَّتِي؟ قَالَ: نَعَمْ. وَإِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِالْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ فِيْهَا. فَأَشَارَ جِبْرِيْلُ عليه السلام إِلَى الطَّفِّ بِالْعِرَاقِ

٤٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٤٧٨/٧، الرقم/٣٧٣٦٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١١١/٣، الرقم/٢٨٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٩١/٩۔

٤٤: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٤٧٠/٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٩٥/١٤، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ←

۴۳/۲۴۔ حضرت ابو ہرثمہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ایک بھیڑ نے مینگنیاں کیں تو انہوں نے اپنی باندی سے کہا: اے جرداء، مجھے ان مینگنیوں نے وہ بات یاد کرادی جو میں نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنی تھی۔ میں ان کے ساتھ کربلاء کے مقام پر تھا تو وہ ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے نیچے ہرنوں کی مینگنیاں تھیں۔ آپ نے وہ مٹھی بھر اٹھائیں اور انہیں سونگھا، بعد ازاں فرمایا: روزِ قیامت اس سرزمین (جو امام حسین علیہ السلام کی شہادت گاہ ہے) سے ستر ہزار کو جمع کیا جائے گا جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۴۴/۲۵۔ حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک بالا خانہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جبریل امین سے ملاقات کا ارادہ فرماتے تو اس جگہ ان سے ملاقات فرماتے۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سلسلہ میں اوپر تشریف لے گئے، اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ ان کی طرف اوپر کوئی نہ آئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیڑھیوں کا ایک کنارہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک میں تھا۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما آئے اور اوپر چلے گئے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پتہ نہ چلا، یہاں تک کہ وہ ان سے چھپ (کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ) گئے۔ جبریل امین علیہ السلام نے کہا: یہ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا بیٹا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں تھام لیا اور اپنی ران مبارک پر بٹھا لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: عنقریب اسے شہید کر دیا جائے گا۔ آپ کی امت اسے شہید کرے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: ہاں، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس سرزمین کا بھی بتا سکتا ہوں، جہاں انہیں شہید کیا جائے گا! حضرت جبریل علیہ السلام نے عراق کی سرزمین طف

.... ۵۶۷/۲، وابن تمام في المحن/۱۶۳، والسیوطي في الخصائص الکبری، ۲۱۳/۲، وابن أبي جرادة في بغیة الطلب، ۲۵۹۸/۶۔

فَأَخَذَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ، فَأَرَاهُ إِيَّاهَا.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ، وَأَيَّدَهُ السُّيُوْطِيُّ وَقَالَ: وَأَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْصُوْلًا.

٢٦/٤٥. عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَقُوْلُ: أَشْهَدُ، لَحَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رضي الله عنها أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يُقْتَلُ حُسَيْنٌ بِأَرْضِ بَابِلَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالذَّهَبِيُّ.

٢٧/٤٦. عَنْ جُمْهَانَ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِتُرَابٍ مِنْ تُرْبَةِ الْقَرْيَةِ الَّتِي قُتِلَ فِيْهَا الْحُسَيْنُ وَقِيْلَ: اسْمُهَا كَرْبَلَاءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَرْبٌ وَبَلَاءٌ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

٢٨/٤٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ الْحَارِثِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا

٤٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٠٩/١٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٤١٨/٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ١٦٣/٨، والذهبي في تاريخ الإسلام، ٩/٥، وأيضًا في سير أعلام النبلاء، ٢٩٦/٣۔

٤٦: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٩٧/١٤۔

٤٧: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢٤/١٤، والأزدي في المخزون في علم الحديث/٤٨-٤٩، الرقم/١٨، وابن كثير في البداية والنهاية، ١٩٩/٨، والعاصمي في سمط النجوم العوالي، ١٩٤/٣۔

کی طرف اشارہ کیا، اور سرخ مٹی پکڑ کر آپ ﷺ کو دکھائی۔

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے، اور امام سیوطی نے اس کی تائید کی ہے اور فرمایا: امام بیہقی نے اسے ایک اور طریق سے ابوسلمہ سے انہوں نے سیدہ عائشہ سے موصولاً (بغیر انقطاع کے) روایت کیا ہے۔

۴۵/۲۶۔ حضرت عمرہ بنت عبد الرحمٰن بیان کرتی ہیں کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: (میرا بیٹا) حسین بابل کی سرزمین میں شہید کیا جائے گا۔

اسے امام ابن عساکر، مزی، ابن کثیر اور ذہبی نے بیان کیا ہے۔

۴۶/۲۷۔ حضرت جمہان سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس اس گاؤں کی مٹی لے کر آئے، جس میں امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا جائے گا، اور کہا گیا: اس کا نام کربلاء ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت اور آزمائش کی سرزمین۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۴۷/۲۸۔ حضرت انس بن الحارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرا یہ بیٹا حسین ایسی سرزمین میں شہید کیا جائے گا جسے کربلاء کہا جاتا ہے۔

يَعْنِي الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِأَرْضٍ، يُقَالُ لَهَا كَرْبَلاءُ، فَمَنْ شَهِدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَنْصُرْهُ.

قَالَ: فَخَرَجَ أَنَسُ بْنُ الْحَارِثِ إِلٰى كَرْبَلاءَ فَقُتِلَ مَعَ الْحُسَيْنِ ﷺ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

٤٨/٢٩. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَاقِدٌ إِذْ جَاءَ الْحُسَيْنُ يَحْبُوْ إِلَيْهِ، فَنَحَّيْتُهُ عَنْهُ، ثُمَّ قُمْتُ لِبَعْضِ أَمْرِي، فَدَنَا مِنْهُ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ أَرَانِي التُّرْبَةَ الَّتِي يُقْتَلُ عَلَيْهَا الْحُسَيْنُ فَاشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلٰى مَنْ يَسْفِكُ دَمَهُ، وَبَسَطَ يَدَهُ فَإِذَا فِيْهَا قَبْضَةٌ مِنْ بَطْحَاءَ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهُ لَيَحْزُنُنِي، فَمَنْ هٰذَا مِنْ أُمَّتِي يَقْتُلُ حُسَيْنًا بَعْدِي.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ، وَأَيَّدَهُ الْهِنْدِيُّ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

٤٩/٣٠. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ﷺ: دَخَلَ الْحُسَيْنُ ﷺ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَفَزِعَ

٤٨: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/١٩٥، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٢/٥٨، الرقم/٣٤٣١٨، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/٢٦٣٣.

٤٩: أخرجه الآجري في كتاب الشريعة، باب إخبار النبي ﷺ بقتل ـــ

تم میں سے جو کوئی اس معرکہ کے وقت موجود ہو اسے چاہیے کہ وہ اس کی مدد کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن حارث کربلاء کی طرف نکلے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۴۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے تھے تو حسین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے آئے، میں نے انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور کر دیا (تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیند میں خلل واقع نہ ہو)۔ پھر میں اپنے کسی کام کے لیے اٹھی تو وہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب چلے گئے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آبدیدہ تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ کو کس چیز نے آبدیدہ کر دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جبریل امین نے مجھے وہ مٹی دکھائی ہے جس پر (میرے بیٹے) حسین کو شہید کیا جائے گا، اور اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر شدید ہوگا جو اس کا خون (ناحق) بہائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ اقدس بڑھایا تو اس میں بطحاء کی قبضہ بھر مٹی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بے شک اس بات نے مجھے غمزدہ کر دیا ہے۔ میری امت میں سے کون (ایسا بدبخت) ہے جو میرے وصال کے بعد (میرے بیٹے) حسین کو شہید کرے گا!

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے، اور امام ہندی اور ابن ابی جرادہ نے اس کی تائید کی ہے۔

۳۰/۴۹۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حسین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں

.... الحسین رضی اللہ عنہ، ۵/۲۱۷۳، الرقم/۱۶۶۳۔

فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: مَا لَکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ ﷺ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنِي هٰذَا يُقْتَلُ، وَأَنَّهُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ ﷻ عَلٰی مَنْ قَتَلَهُ.

رَوَاهُ الآجُرِّيُّ.

٣١/٥٠. عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: لَمَّا أُحِيْطَ بِالْحُسَيْنِ ﷺ قَالَ: مَا اسْمُ هٰذِهِ الْأَرْضِ؟ فَقِيْلَ: كَرْبَلَاءُ، فَقَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ ﷺ، هِيَ أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ.

رَوَاهُ الآجُرِّيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ وَرِجَالُ أَحَدِهَا ثِقَاتٌ.

٣٢/٥١. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ الْحُسَيْنِ ﷺ بِنَهْرَي كَرْبَلَاءَ فَنَظَرَ إِلٰی شَمِرِ بْنِ ذِي الْجَوْشَنِ، فَقَالَ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ ﷺ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰی كَلْبٍ أَبْقَعَ يَلَغُ فِي دِمَاءِ أَهْلِ بَيْتِي، فَكَانَ شَمِرٌ أَبْرَصَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ وَأَيَّدَهُ السُّيُوْطِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

٥٠: أخرجه الآجري في كتاب الشريعة، ٥/٢١٧٥، الرقم/١٦٦٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٠٦، الرقم/٢٨١٢، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١/٣٠٧، الرقم/٤٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٨٩، ١٩٢، والهندي في كنز العمال، ١٣/٢٨٩، الرقم/٣٧٧١٦، والمحب الطبري في ذخائر العقبى/١٤٩، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/٢٥٩٨۔

٥١: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٣/١٩٠، وأيضًا في، ←

حاضر ہوئے، تو آپ ﷺ رنجیدہ ہو گئے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک جبریل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ میرا یہ بیٹا شہید کیا جائے گا، اور بے شک اس کو شہید کرنے والے پر اللہ تعالیٰ بہت زیادہ غضبناک ہوا ہے۔

اس حدیث کو امام آجری نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۵۰۔ حضرت مطلب بن عبد اللہ نے بیان کیا ہے: جب امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے گھیرا گیا تو انہوں نے دریافت کیا: اس سرزمین کا کیا نام ہے؟ کہا گیا: کربلاء، تو آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے سچ فرمایا تھا، یہ مصیبت و آزمائش کی سرزمین ہے۔

اسے امام آجری، طبرانی، اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کو امام طبرانی نے کئی اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے جن میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

۳۲/۵۱۔ محمد بن عمرو بن حسن نے بیان کیا کہ ہم کربلاء کے دو دریاؤں کے بیچ امام حسین علیہ السلام کے ساتھ تھے تو آپ نے (اپنے قاتل) شمر بن ذی الجوشن کی طرف دیکھ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ سچے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: گویا میں ایک ایسے کتے کو دیکھ رہا ہوں جو برص والا ہے اور میرے اہل بیت کے خون کو پی رہا ہے۔ (اس وجہ سے کہ) شمر برص کے مرض میں مبتلا تھا۔

اسے امام ابن عساکر، دیلمی اور مقدسی نے روایت کیا ہے، امام سیوطی اور ہندی نے اس کی تائید کی ہے۔

.... ۱۶/۵۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/۲۸۱، الرقم/۴۸۴۷، والمقدسي في الآداب الشرعية، ۳/۴۳۵، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۲/۲۱۳، والهندي في كنز العمال، ۱۳/۲۸۹، الرقم/۳۷۷۱۷۔

٣٣/٥٢. **عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الضَّبِّيِّ،** قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ هَرْثَمٍ الضَّبِّيِّ حِيْنَ أَقْبَلَ مِنْ صِفِّيْنَ، وَهُوَ مَعَ عَلِيٍّ رضي الله عنه – وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰى دُكَّانٍ لَهُ – وَلَهُ امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا جَرْدَاءُ، هِيَ أَشَدُّ حُبًّا لِعَلِيٍّ رضي الله عنه وَأَشَدُّ لِقَوْلِهِ تَصْدِيْقًا – فَجَاءَتْ شَاةٌ لَهُ فَبَعَّرَتْ، فَقَالَ لَهَا: لَقَدْ ذَكَّرَنِي بَعْرُ هٰذِهِ الشَّاةِ حَدِيْثًا لِعَلِيٍّ، قَالُوْا: وَمَا عِلْمُ عَلِيٍّ بِهٰذَا؟ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَرْجِعَنَا مِنْ صِفِّيْنَ، فَنَزَلْنَا كَرْبَلَاءَ، فَصَلّٰى بِنَا عَلِيٌّ صَلَاةَ الْفَجْرِ بَيْنَ شُجَيْرَاتٍ وَدَوْحَاتِ حَرْمَلٍ، ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ بَعْرِ الْغِزْلَانِ فَشَمَّهُ، ثُمَّ قَالَ: أَوْهُ أَوْهُ يُقْتَلُ بِهٰذَا الْغَائِطِ قَوْمٌ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، قَالَ: قَالَتْ جَرْدَاءُ: وَمَا تُنْكِرُ مِنْ هٰذَا؟ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ مِنْكَ، نَادَتْ بِذٰلِكَ وَهِيَ فِي جَوْفِ الْبَيْتِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ.

٣٤/٥٣. **وَعَنْ كُدَيْرٍ الضَّبِّيِّ** قَالَ: بَيْنَا أَنَا مَعَ عَلِيٍّ رضي الله عنه بِكَرْبَلَاءَ بَيْنَ أَشْجَارِ الْحَرْمَلِ، أَخَذَ بَعْرَةً. فَفَرَّكَهَا، ثُمَّ شَمَّهَا ثُمَّ قَالَ: لَيَبْعَثَنَّ اللهُ مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ قَوْمًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

٥٢: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٩٨/١٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٤١٠/٦، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٣٠١/٢۔

٥٣: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٩٩/١٤، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٢٦٠٣/٦۔

۴۳/۵۲۔ ابو عبد اللہ الضبی بیان کرتے ہیں کہ ہم ابن ہرثم الضبی کے پاس گئے جب کہ وہ صفین سے واپس آئے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ وہ اپنی دوکان پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی ایک بیوی تھی جس کا نام جرداء تھا، جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گہری عقیدت رکھنے والی تھی اور آپ کی باتوں کی بہت زیادہ تصدیق کرنے والی تھی۔ پھر وہاں ان کی ایک بھیڑ آ گئی اور اس نے مینگنیاں کر دیں تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا: اس بھیڑ کی مینگنیوں نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات یاد دِلا دی ہے۔ لوگوں نے کہا: اس چیز سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم کا کیا تعلق ہے؟ انہوں نے کہا: ہم صفین سے واپس مڑ رہے تھے تو ہم نے کربلاء میں پڑاؤ ڈالا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیں صبح کی نماز چھوٹے درختوں اور اسپند کے درختوں کے درمیان اپنی اقتداء میں پڑھائی، پھر آپ نے مٹھی بھر ہرنوں کی مینگنیاں اٹھائیں اور انہیں سونگھا، بعد ازاں فرمایا: اوہ اوہ اس جگہ ایسے لوگ شہید کیے جائیں گے جو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جرداء نے کہا: تمہیں اس میں سے کس بات کا انکار ہے؟ وہ (یعنی مولا علی رضی اللہ عنہ) تم سے بہتر جانتے ہیں جو انہوں نے فرمایا ہے۔ ایسا اس خاتون نے اپنے گھر کے اندر سے کہا۔

اسے امام ابن عساکر اور مزی نے بیان کیا ہے۔

۴۴/۵۳۔ کُدیر الضبی بیان کرتے ہیں: جس وقت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلاء میں اسپند کے درختوں کے درمیان تھا، آپ نے ایک مینگنی اٹھائی، اس کو رگڑا پھر اسے سونگھا پھر فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اس جگہ سے ایسے لوگوں کو مرنے کے بعد اٹھائے گا جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

اسے امام ابن عساکر اور ابن ابی جرادہ نے بیان کیا ہے۔

٥٤/ ٣٥. وَعَنْ جَرْدَاءَ ابْنَةِ سُمَيْرٍ، عَنْ زَوْجِهَا هَرْثَمَةَ بْنِ سَلْمٰى، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ ؓ فِي بَعْضِ غَزْوِهٖ، فَسَارَ حَتَّى انْتَهٰى إِلٰى كَرْبَلَاءَ، فَنَزَلَ إِلٰى شَجَرَةٍ، فَصَلّٰى إِلَيْهَا، فَأَخَذَ تُرْبَةً مِنَ الْأَرْضِ، فَشَمَّهَا، ثُمَّ قَالَ: وَاهًا لَکِ تُرْبَةٌ لَيُقْتَلَنَّ بِکِ قَوْمٌ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

قَالَ: فَقَفَلْنَا مِنْ غَزْوَاتِنَا، وَقُتِلَ عَلِيٌّ ؓ وَنَسِيْتُ الْحَدِيْثَ، قَالَ: وَكُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ سَارُوْا إِلَى الْحُسَيْنِ، فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، نَظَرْتُ إِلَى الشَّجَرَةِ فَذَكَرْتُ الْحَدِيْثَ، فَتَقَدَّمْتُ عَلٰى فَرَسٍ لِي، فَقُلْتُ: أُبَشِّرُکَ ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ، قَالَ: مَعَنَا أَوْ عَلَيْنَا؟ قُلْتُ: لَا مَعَکَ وَلَا عَلَيْکَ، تَرَكْتُ عِيَالًا، وَتَرَكْتُ. قَالَ: أَمَّا لَا، فَوَلِّ فِي الْأَرْضِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ حُسَيْنٍ بِيَدِهٖ، لَا يَشْهَدُ قَتْلَنَا الْيَوْمَ رَجُلٌ إِلَّا دَخَلَ جَهَنَّمَ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ هَارِبًا مُوَلِّيًا فِي الْأَرْضِ، حَتّٰى خُفِيَ عَلَيَّ مَقْتَلُهُ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْعَسْقَلَانِيِّ: قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا ؓ حِيْنَ نَزَلَ

٥٤: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/ ٢٢٢، وذكره المزي في تهذيب الكمال، ٦/ ٤١١، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/ ٣٠١، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/ ٢٦١٩۔

۳۵/۵۴۔ حضرت جرداء بنت سمیر اپنے خاوند ہرثمہ بن سلمٰی سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے کہا: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے کسی غزوہ میں نکلے۔ آپ چلتے گئے یہاں تک کہ کربلاء پہنچ گئے، اور ایک درخت کے نیچے ٹھہرے اور وہاں نماز ادا کی۔ پھر زمین سے مٹی اٹھائی اور اسے سونگھا، اور فرمایا: تیرا ستیاناس، اے مٹی! تجھ میں ایسے لوگ شہید کیے جائیں گے جو بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے غزوات سے واپس لوٹے اور حضرت علی علیہ السلام کی شہادت ہوگئی اور میں وہ بات بھول گیا۔ بیان کرتے ہیں: میں اس لشکر میں تھا جو امام حسین علیہ السلام کی طرف (لڑنے کے لیے) گیا، جب میں ان کے پاس پہنچا اور میں نے اس درخت کی طرف دیکھا، تو مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ والی بات یاد آ گئی۔ میں اپنے گھوڑے پر آگے بڑھا اور کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لختِ جگر کے شہزادے! میں آپ کو خوش خبری سناتا ہوں۔ پھر میں نے انہیں وہ حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: ہمارے ساتھ ہو یا ہمارے مخالف؟ میں نے کہا: نہ آپ کے ساتھ اور نہ آپ کے مخالف۔ میں اپنے بیوی بچوں کو (پیچھے) چھوڑ کے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر ساتھ نہیں ہو تو واپس چلے جاؤ۔ پس اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مجھ حسین کی جان ہے! آج کے دن ہماری شہادت کو جو بھی دیکھے گا (اور ہماری مدد نہیں کرے گا) وہ جہنم میں داخل ہو گا۔ اس نے کہا کہ میں وہاں سے بھاگا، یہاں تک کہ ان کی شہادت گاہ میری نگاہوں سے اُوجھل ہوگئی۔

اسے امام ابن عساکر اور ابن ابی جرادہ نے بیان کیا ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی کی روایت میں ہے، ضبی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کربلاء میں پڑاؤ ڈالا تو میں ان کے ہمراہ تھا۔

كَرْبَـلَاءَ، فَانْطَلَقَ، فَقَامَ فِي نَاحِيَةٍ، فَأَوْمَأَ بِيَدِهٖ. فَقَالَ: مَنَاخُ رِكَابِهِمْ أَمَامَهٗ وَمَوْضِعُ رِحَالِهِمْ عَنْ يَسَارِهٖ، فَضَرَبَ ﷺ بِيَدِهِ الْأَرْضَ، فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ قَبْضَةً، فَشَمَّهَا، فَقَالَ: وَاهًا وَاحَبَّذَا الدِّمَاءُ تُسْفَكُ فِيْهِ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ ﷺ فَنَزَلَ كَرْبَـلَاءَ، قَالَ الضَّبِّيُّ: فَكُنْتُ فِي الْخَيْلِ الَّذِي بَعَثَهَا ابْنُ زِيَادٍ إِلَى الْحُسَيْنِ ﷺ، فَلَمَّا قَدِمْتُ فَكَأَنَّمَا نَظَرْتُ إِلٰى مُقَامِ عَلِيٍّ ﷺ، وَأَشَارَ بِيَدِهٖ، فَقَلَبْتُ فَرَسِي، ثُمَّ انْصَرَفْتُ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ: إِنَّ أَبَاكَ ﷺ كَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ، وَإِنِّي شَهِدْتُهٗ فِي زَمَنِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: كَذَا وَكَذَا وَإِنَّكَ وَاللهِ لَمَقْتُوْلٌ السَّاعَةَ.(١)

٣٦/٥٥. عَنْ مُسْلِمِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ يَوْمَ قُتِلَ، فَرُمِيَ فِي وَجْهِهٖ بِنُشَّابَةٍ فَقَالَ لِي: يَا مُسْلِمُ، ادْنُ يَدَيْكَ مِنَ الدَّمِ، فَأَدْنَيْتُهُمَا فَلَمَّا امْتَـلَأَتَا قَالَ: اسْكُبْهُ فِي يَدِي، فَسَكَبْتُهٗ فِي يَدِهٖ، فَنَفَخَ بِهِمَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اطْلُبْ بِدَمِ ابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ، قَالَ مُسْلِمٌ: فَمَا وَقَعَ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ قَطْرَةٌ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

---

(١) العسقلاني في المطالب العالية، كتاب الفتن، باب مقتل الحسين بن علي ﷺ، ١٨/٢٤٦، الرقم/٤٤٥١۔

٥٥: ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٢٣۔

آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا: یہاں سامنے ان کی اونٹنیاں بیٹھیں گی، اور اس جگہ کی بائیں جانب ان کے کجاووں کی جگہ ہے۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور زمین سے مشت بھر مٹی اٹھائی، اسے سونگھا اور فرمایا: ہائے وہ کتنا اچھا خون ہے جو اس جگہ بہایا جائے گا! پھر امام حسین علیہ السلام آئے اور کربلا میں پڑاؤ ڈالا۔ ضبی بیان کرتے ہیں: میں ان گھڑ سواروں میں تھا جنہیں ابن زیاد نے امام حسین علیہ السلام طرف بھیجا تھا۔ جب میں وہاں آیا تو گویا میں اس جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے تھے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے۔ میں نے اپنا گھوڑا موڑا اور امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف چلا گیا، اور انہیں سلام پیش کر کے عرض کیا: بے شک آپ کے والد گرامی سب لوگوں سے زیادہ علم رکھنے والے تھے، اور میں نے انہیں فلاں زمانے میں دیکھا اور انہوں نے یہ یہ فرمایا تھا۔ بخدا! ابھی آپ کو شہید کر دیا جائے گا۔

۳۶/۵۵۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام مسلم بن رباح بیان کرتے ہیں: میں شہادت کے روز امام حسین بن علی علیہما السلام کے ساتھ تھا۔ آپ کے چہرے پر ایک نیزہ مارا گیا تو آپ نے مجھے کہا: اے مسلم! اپنے ہاتھ خون کے قریب کرو۔ میں نے اپنے ہاتھ آگے بڑھا دیے، پھر جب وہ خون سے بھر گئے تو آپ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ میں ڈال دو۔ میں نے وہ خون آپ کے ہاتھ میں ڈال دیا۔ آپ نے اسے آسمان کی طرف اچھالا، اور کہا: اے اللہ! اپنے نبی کی بیٹی کے خون کو قبول فرما۔ مسلم بیان کرتے ہیں: اس خون سے ایک قطرہ بھی زمین پر نہیں گرا۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٥٦/ ٣٧. عَنْ يَحْيَى بْنِ يَمَانٍ، عَنْ إِمَامٍ لِبَنِي سُلَيْمٍ، عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُ، غَزَوْا الرُّوْمَ، فَنَزَلُوْا فِي كَنِيْسَةٍ مِنْ كَنَائِسِهِمْ، فَقَرَؤُوْا فِي حَجَرٍ مَكْتُوْبٍ:

أَيَرْجُوْ مَعْشَرٌ قَتَلُوْا حُسَيْنًا
شَفَاعَةَ جَدِّهِ يَوْمَ الْحِسَابِ

فَسَأَلْنَاهُمْ: مُنْذُ كَمْ بُنِيَتْ هٰذِهِ الْكَنِيْسَةُ؟ قَالُوْا: قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ نَبِيُّكُمْ بِثَلَاثِ مِائَةِ سَنَةٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٥٧/ ٣٨. عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الْأَصْمَعِيِّ، يَقُوْلُ: مَرَرْتُ بِالشَّامِ عَلٰى بَابِ دَيْرٍ وَإِذَا عَلٰى حَجَرٍ مَنْقُوْرٍ كِتَابَةٌ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، فَقَرَأْتُهَا فَأَخْرَجَ رَاهِبٌ رَأْسَهُ مِنَ الدَّيْرِ وَقَالَ لِي: يَا حَنِيْفِيُّ أَتُحْسِنُ تَقْرَأُ الْعِبْرَانِيَّةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ لِي: اقْرَأْ فَقُلْتُ:

أَيَرْجُوْ مَعْشَرٌ قَتَلُوْا حُسَيْنًا
شَفَاعَةَ جَدِّهِ يَوْمَ الْحِسَابِ

فَقَالَ لِي الرَّاهِبُ: يَا حَنِيْفِيُّ، هٰذَا مَكْتُوْبٌ عَلٰى هٰذَا الْحَجَرِ قَبْلَ أَنْ بُعِثَ صَاحِبُكَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ بِثَلَاثِيْنَ عَامًا أَوْ كَمَا قَالَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

٥٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ١٢٤، الرقم/ ٢٨٧٤۔

٥٧: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٧/ ٥٧۔

۵۶/ ۳۷۔ حضرت یحییٰ بن یمان بنوسلیم کے ایک امام سے اور وہ اپنے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے روم پر حملہ کیا اور ان کے کنیسوں میں سے ایک کنیسہ میں پڑاؤ ڈالا، تو وہاں ایک پتھر پر یہ عبارت لکھی ہوئی پڑھی:

کیا وہ گروہ جنہوں نے (امام) حسین علیہ السلام کو شہید کیا
وہ روزِ قیامت ان کے نانا ﷺ کی شفاعت کی امید رکھتا ہے!

ہم نے ان سے پوچھا: یہ کنیسہ کب سے بنا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: تمہارے نبی مکرم ﷺ کی بعثت سے تین سو سال پہلے سے۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۷/ ۳۸۔ ابو عبید اصمعی سے مروی ہے کہ میں شام میں ایک عیسائی خانقاہ کے دروازے کے پاس سے گزرا تو وہاں ایک پتھر پر عبرانی زبان میں ایک تحریر کندہ تھی، میں نے اسے پڑھا تو پادری نے خانقاہ سے اپنا سر باہر نکالا اور مجھے کہا: اے مسلمان! کیا تو عبرانی زبان اچھی طرح پڑھ سکتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے مجھے کہا: پڑھو۔ میں نے کہا:

کیا وہ گروہ جنہوں نے (امام) حسین علیہ السلام کو شہید کیا
وہ روزِ قیامت ان کے نانا ﷺ کی شفاعت کی امید رکھتا ہے!

اس پادری نے مجھ سے کہا: اے مسلمان! یہ اس پتھر پر تمہارے صاحب یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے تیس سال پہلے کا لکھا ہوا ہے؛ یا جو بھی اس نے کہا۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ الْجَوْزِيِّ: رُوِيْنَا أَنَّ صَخْرَةً وُجِدَتْ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ بِثَلَاثِ مِائَةِ سَنَةٍ، وَعَلَيْهَا مَكْتُوْبٌ بِالْيُوْنَانِيَّةِ:

أَيَرْجُوْ مَعْشَرٌ قَتَلُوْا حُسَيْنًا
شَفَاعَةَ جَدِّهِ يَوْمَ الْحِسَابِ

وَيْحُ قَاتِلِ الْحُسَيْنِ! كَيْفَ حَالُهُ مَعَ أَبَوَيْهِ وَجَدِّهِ!

لَا بُدَّ أَنْ تَرِدَ الْقِيَامَةَ فَاطِمٌ
وَقَمِيْصُهَا بِدَمِ الْحُسَيْنِ مُلَطَّخُ
وَيْلٌ لِمَنْ شُفَعَاؤُهُ خُصَمَاؤُهُ
وَالصُّوْرُ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ يُنْفَخُ

إِخْوَانِي: بِاللهِ عَلَيْكُمْ مَنْ قَبُحَ عَلٰى يُوْسُفَ بِأَيِّ وَجْهٍ يَلْقٰى يَعْقُوْبَ!

لَمَّا أُسِرَ الْعَبَّاسُ يَوْمَ بَدْرٍ سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنِيْنَهُ فَمَا نَامَ، فَكَيْفَ لَوْ سَمِعَ أَنِيْنَ الْحُسَيْنِ ﵇؟

لَمَّا أَسْلَمَ وَحْشِيٌّ قَالَ لَهُ: غَيِّبْ وَجْهَکَ عَنِّي. هٰذَا وَاللهِ وَالْمُسْلِمُ لَا يُؤَاخَذُ بِمَا كَانَ فِي الْكُفْرِ، فَكَيْفَ يَقْدِرُ الرَّسُوْلُ ﷺ أَنْ يُبْصِرَ مَنْ قَتَلَ الْحُسَيْنَ ﵇؟[1]

---

(١) ابن الجوزي في التبصرة، ٢/١٧۔

علامہ ابن الجوزی ایک روایت میں بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ روایت کیا گیا ہے کہ ایک چٹان حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت مبارکہ سے تین سو سال پہلے کی پائی گئی جس پر یونانی زبان میں یہ شعر لکھا ہوا تھا:

کیا وہ گروہ جنہوں نے (امام) حسین علیہ السلام کو شہید کیا

وہ روزِ قیامت ان کے نانا ﷺ کی شفاعت کی امید رکھتا ہے!

امام حسین علیہ السلام کے قاتل کا ستیا ناس ہو! (روزِ قیامت) اس کا حال ان کے والدین اور نانا (حضور نبی اکرم ﷺ) کے سامنے کیا ہوگا!

یقیناً روزِ قیامت سیدہ فاطمہ علیہا السلام یوں تشریف لائیں گی کہ ان کی قمیص امام حسین علیہ السلام کے خون سے لت پت ہوگی۔

ہلاکت ہو اس شخص کے لیے جس کے شفاعت کرنے والے ہی اس کے مدِ مقابل ہوں گے۔ درآنحالیکہ قیامت کے دن صور پھونکا جا رہا ہوگا۔

میرے بھائیو! تمہیں خدا کا واسطہ! بتاؤ جو شخص حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ برے طریقے سے پیش آیا وہ کس منہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام سے ملے گا؟

جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بدر والے دن قید کیا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے کراہنے کی آواز سنی تو آپ ﷺ سو نہ سکے۔ اس وقت کیا عالم ہو گا جب آپ نے امام حسین علیہ السلام کے کراہنے کی آواز سنی ہوگی؟ جب (حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل) وحشی نے اسلام قبول کیا، تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنا چہرہ میرے سامنے نہ لایا کرو۔ بخدا! مسلمان سے جو کچھ اس حالت کفر میں ہوا اس کا مواخذہ نہیں کیا جاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ امام حسین علیہ السلام کے قاتل کو کیسے دیکھ سکیں گے۔

بَابٌ فِي رِحْلَةِ الإِمَامِ الْحُسَيْنِ عليه السلام إِلٰى كَرْبَلاءَ

١/٥٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَنِي حُسَيْنٌ رضي الله عنه يَسْتَشِيْرُنِي فِي الْخُرُوْجِ إِلٰى مَا هَاهُنَا، يَعْنِي الْعِرَاقَ، فَقُلْتُ: لَوْلَا أَنْ يُزْرَؤُا بِي وَبِکَ، لَشَبَّثْتُ يَدِي فِي شَعْرِکَ، إِلٰى أَيْنَ تَخْرُجُ؟ إِلٰى قَوْمٍ قَتَلُوْا أَبَاکَ وَطَعَنُوْا أَخَاکَ، فَكَانَ الَّذِي سَخَّا بِنَفْسِي عَنْهُ، أَنْ قَالَ لِي: إِنَّ هٰذَا الْحَرَمَ يُسْتَحَلُّ بِرَجُلٍ، وَلَأَنْ أُقْتَلَ فِي أَرْضِ كَذَا وَكَذَا، غَيْرَ أَنَّهُ يُبَاعِدُهُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْفَسَوِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٢/٥٩. عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عَمَرَ رضي الله عنهما قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَأُخْبِرَ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَدْ تَوَجَّهَ إِلَى الْعِرَاقِ، فَلَحِقَهُ عَلٰى مَسِيْرَةِ لَيْلَتَيْنِ أَوْ

٥٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٧٧، الرقم/٣٧٣٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١١٩، الرقم/٢٨٥٩، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٧٩، والفاكهي في أخبار مكة، ٢/٢٦٥، الرقم/١٤٨٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٠٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٨/١٦١، والذهبي في تاريخ الإسلام، ٥/١٠٦، وأيضًا في سير أعلام النبلاء، ٣/٢٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٢۔

٥٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٢٤، الرقم/٦٩٦٨، والبيهقي ـــ

﴿امام حسین علیہ السلام کی کربلا کی طرف روانگی﴾

۱/۵۸۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے پاس حضرت حسین علیہ السلام عراق کی طرف روانہ ہونے کے بارے میں مشورہ طلب کرنے کے لیے تشریف لائے۔ میں نے کہا: اگر لوگوں کو میری اور آپ کی وجہ سے غصہ نہ دلایا جائے تو میں اپنے ہاتھ آپ کے بالوں میں چپکا لوں۔ آپ کہاں روانہ ہو رہے ہیں؟ ایسے لوگوں کی طرف جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور آپ کے بھائی کو زخمی کر دیا؟ وہ (ہستی کریم) جس نے میری رائے سے خود کو آمادہ نہ پایا، اس نے فرمایا: ایک شخص کی وجہ سے اس حرم کی بے حرمتی کی جائے گی۔ (اس لیے) میں فلاں فلاں جگہ اگرچہ وہ دور ہے، شہید ہونا زیادہ پسند کرتا ہوں اس وجہ سے کہ کہیں حرم کی بے حرمتی کا سبب بننے والا وہ شخص میں ہی نہ بن جاؤں۔

اسے امام ابن ابی شیبہ، طبرانی، فسوی، فاکہی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۲/۵۹۔ امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ آئے تو انہیں بتایا گیا کہ امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما عراق کی طرف روانہ ہو چکے ہیں۔ آپ مدینہ سے دو یا

.... في دلائل النبوة، ٦/٤٧٠-٤٧١، وأيضًا في السنن الكبرى، ٧/١٠٠، الرقم/١٣٣٥٢، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٢/٢٣٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٠٢، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٢٣٢، وأيضًا في، ٨/١٦٠، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/٢٩٢، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/٣٠٧، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/٢٦٠٤۔

ثَـلاثٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: الْعِرَاقَ، وَمَعَهُ طُوْمَيْرٌ وَكُتُبٌ. فَقَالَ: لَا تَأْتِهِمْ، فَقَالَ: هٰذِهِ كُتُبُهُمْ وَبَيْعَتُهُمْ. فَقَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ خَيَّرَ نَبِيَّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ الآخِرَةِ، فَاخْتَارَ الآخِرَةَ، وَلَمْ يُرِدِ الدُّنْيَا، وَإِنَّكُمْ بَضْعَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَاللهِ، لَا يَلِيْهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ أَبَدًا، وَمَا صَرَفَهَا اللهُ ﷻ عَنْكُمْ، إِلَّا لِلَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ، فَارْجِعُوْا، فَأَبٰى وَقَالَ: هٰذِهِ كُتُبُهُمْ وَبَيْعَتُهُمْ، قَالَ: فَاعْتَنَقَهُ ابْنُ عُمَرَ ﷺ وَقَالَ: أَسْتَوْدِعُكَ اللهَ مِنْ قَتِيْلٍ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْغَزَالِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَالذَّهَبِيُّ. وَقَالَ الْغَزَالِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ بِنَحْوِهِ وَإِسْنَادُهُمَا حَسَنٌ.

٣/٦٠. وَفِي رِوَايَةِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ﷺ الْعِرَاقَ، قِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّ أَخَاكَ الْحُسَيْنَ قَدْ تَوَجَّهَ إِلَى الْعِرَاقِ، فَأَتَاهُ فَنَاشَدَهُ اللهَ، فَقَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْعِرَاقِ قَوْمٌ مَنَاكِيْرُ وَقَدْ قَتَلُوْا أَبَاكَ وَضَرَبُوْا أَخَاكَ، وَفَعَلُوْا وَفَعَلُوْا، فَلَمَّا آيَسَ مِنْهُ عَانَقَهُ، وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَقَالَ: أَسْتَوْدِعُكَ اللهَ مِنْ قَتِيْلٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ ﷻ أَبٰى لَكُمُ الدُّنْيَا.

٦٠: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٠١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/٢٩٢.

تین دنوں کی مسافت پر ان سے جا ملے اور کہا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: عراق، اور ان کے پاس چھوٹے رسائل اور خطوط بھی تھے۔ انہوں نے کہا: ان کے پاس نہ جائیں۔ آپ نے فرمایا: یہ ان کے خطوط اور بیعت نامہ ہے۔ انہوں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا، آپ ﷺ نے آخرت کو اختیار فرمایا اور دنیا کا ارادہ نہ فرمایا، بے شک آپ رسول اللہ ﷺ کے جسدِ اقدس کے ٹکڑے ہیں۔ بخدا! آپ میں سے کوئی بھی کبھی دنیا کو نہیں پائے گا، اسے اللہ تعالیٰ نے آپ سے دور نہیں کیا، مگر اس شے کی خاطر جو آپ کے حق میں بہتر ہے، آپ لوٹ جایئے۔ آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا: یہ ان کے خطوط اور یہ ان کی بیعت ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کے ساتھ معانقہ کیا اور کہا: اے راہ حق کے شہید! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

اسے امام ابن حبان نے، بیہقی نے مذکورہ الفاظ میں، غزالی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے، اور حافظ ابن کثیر اور ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔ امام غزالی نے کہا ہے: اس کو طبرانی نے روایت کیا اور اسی طرح کی حدیث بزار نے بھی روایت کی ہے اور ان دونوں کی سند حسن ہے۔

۳/۶۰۔ ایک روایت میں امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ جب حسین بن علی علیہما السلام عراق کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: بے شک آپ کے بھائی حسین علیہ السلام عراق کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ ان کے پاس آئے اور انہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہا: بلا شک و شبہ اہلِ عراق ناپسندیدہ لوگ ہیں۔ انہوں نے آپ کے والد گرامی کو شہید کیا، آپ کے بھائی کو زخمی کیا، انہوں نے یہ کیا وہ کیا۔ لیکن جب وہ (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) امام حسین علیہ السلام کو قائل کرنے سے مایوس ہو گئے، تو انہوں نے آپ سے معانقہ کیا اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا: اے راہِ حق کے شہید! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو تمہارے (یعنی اہل بیت کے) لیے ناپسند فرمایا ہے۔

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَأَيَّدَهُ الذَّهَبِيُّ.

٤/٦١. عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ يَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما لِحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما: أَيْنَ تَذْهَبُ؟ إِلٰى قَوْمٍ قَتَلُوْا أَبَاكَ؟ وَطَعَنُوْا أَخَاكَ؟ فَقَالَ لَهُ حُسَيْنٌ: لَئِنْ أُقْتَلُ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تُسْتَحَلَّ بِي – يَعْنِي مَكَّةَ.

رَوَاهُ الْفَسَوِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ، وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَالذَّهَبِيُّ.

٥/٦٢. وَفِي رِوَيَةٍ كَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنهم إِلَيْهِ كِتَابًا، يُحَذِّرُهُ أَهْلَ الْكُوْفَةِ، وَيُنَاشِدُهُ اللهَ أَنْ يُشْخِصَ إِلَيْهِمْ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْحُسَيْنُ عليه السلام: إِنِّي رَأَيْتُ رُؤْيَا، وَرَأَيْتُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأَمَرَنِي بِأَمْرٍ، أَنَا مَاضٍ لَهُ، وَلَسْتُ بِمُخْبِرٍ بِهَا أَحَدًا، حَتّٰى أُلَاقِيَ عَمَلِي.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالذَّهَبِيُّ.

٦١: أخرجه الفسوي في المعرفة والتاريخ، ٧٩/٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٠٣/١٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ١٦١/٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢٩٣/٣، والمحب الطبري في ذخائر العقبى/١٥١.

٦٢: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٠٩/١٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٤١٨/٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ١٦٣/٨، ←

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔

۶۱/۴۔ بشر بن غالب ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ کیا ان لوگوں کی طرف جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا، اور آپ کے بھائی کو زخمی کیا؟ امام حسین علیہ السلام نے ان سے کہا: اگر میں فلاں فلاں جگہ شہید کر دیا جاؤں تو یہ میرے لیے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میری وجہ سے مکہ مکرمہ کو حلال جانا جائے (یعنی بے حرمتی کی جائے)۔

اسے امام فسوی اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔ امام ابن کثیر اور ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔

۶۲/۵۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہم نے آپ کو ایک خط لکھا جس میں انہیں اہل کوفہ سے محتاط رہنے کا مشورہ دیا اور انہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیا کہ وہ ان کی طرف لوٹ آئیں۔ امام حسین علیہ السلام نے ان کی طرف جواباً خط لکھا: میں نے ایک خواب دیکھا ہے، اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے جنہوں نے مجھے ایک حکم فرمایا ہے۔ میں اسے پورا کرنے والا ہوں، اور میں اپنا کام مکمل کرنے تک اس کے بارے میں کسی کو بھی بتانے والا نہیں ہوں۔

اسے امام ابن عساکر، مزی، ابن کثیر اور ذہبی نے بیان کیا ہے۔

.... والذهبي في تاريخ الإسلام، ٥/٩، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٢٦١٠/٦۔

٦/٦٣. عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَلِيٍّ الْخُطَبِيِّ، قَالَ: وَكَانَ مَسِيْرُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنهما – وَيُكَنّٰى بِأَبِي عَبْدِ اللهِ وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم – مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْعِرَاقِ، بَعْدَ أَنْ بَايَعَ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا عَلٰى يَدَي مُسْلِمِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَكَتَبُوْا إِلَيْهِ فِي الْقُدُوْمِ عَلَيْهِمْ، فَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ قَاصِدًا إِلَى الْكُوْفَةِ، وَبَلَغَ يَزِيْدَ خُرُوْجُهُ، فَكَتَبَ إِلٰى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ، وَهُوَ عَامِلُهُ عَلَى الْعِرَاقِ، يَأْمُرُهُ بِمُحَارَبَتِهٖ، وَحَمْلِهٖ إِلَيْهِ إِنْ ظَفَرَ بِهٖ، فَوَجَّهَ اللَّعِيْنُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ الْجَيْشَ إِلَيْهِ مَعَ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَدَلَ الْحُسَيْنُ إِلٰى كَرْبَلَاءَ، فَلَقِيَهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ هُنَاكَ، فَاقْتَتَلُوْا، فَقُتِلَ الْحُسَيْنُ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكَاتُهُ، وَلَعْنَةُ اللهِ عَلٰى قَاتِلِهٖ، وَكَانَ قَتْلُهُ فِي الْيَوْمِ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مِنْ سَنَةِ إِحْدٰى وَسِتِّيْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: إِنَّمَا رَحَلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام إِلَى الْقَوْمِ، لِأَنَّهُ رَأَى الشَّرِيْعَةَ قَدْ رُفِضَتْ، فَجَدَّ فِي رَفْعِ قَوَاعِدِ أَصْلِهَا الْجَدِّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَلَمَّا حَضَرُوْهُ حَصَرُوْهُ، فَقَالَ: دَعُوْنِي أَرْجِعْ. فَقَالُوْا: لَا، انْزِلْ عَلٰى حُكْمِ ابْنِ زِيَادٍ، فَاخْتَارَ الْقَتْلَ عَلَى الذُّلِّ، وَهٰكَذَا النُّفُوْسُ الْأَبِيَّةُ.(١)

٦٣: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢١٣/١٤، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٢٦١٤/٦۔

(١) ابن الجوزي في التبصرة، ١٤/٢۔

٦/٦٣۔ اسماعیل بن علی الخطمی نے کہا ہے: حضرت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما۔ جن کی کنیت ابو عبد اللہ اور جن کی ماں فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کا سفر مکہ سے عراق کی طرف اس وقت شروع ہوا جب اہل کوفہ میں سے بارہ ہزار افراد نے حضرت مسلم بن عقیل بن ابی طالب کے ہاتھ پر بیعت کی، جس میں انہوں نے آپ کو اپنے ہاں تشریف لانے کی دعوت دی۔ پس آپ مکہ مکرمہ سے کوفہ کا قصد کر کے چلے۔ یزید کو آپ کی روانگی کی خبر پہنچی تو اس نے عبید اللہ بن زیاد کو خط لکھا، اور وہ عراق پر یزید کا گورنر متعین تھا۔ اس (یزید) نے اسے آپ کے ساتھ جنگ کرنے، اور فاتح ہونے کی صورت میں آپ کو اس کے پاس لے جانے کا حکم دیا، پھر لعین عبید اللہ بن زیاد نے عمر بن سعد بن ابی وقاص کی معیت میں ایک لشکر آپ کی طرف بھیجا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کربلاء کی طرف مڑے تو آپ کا وہاں عمر بن سعد سے سامنا ہوا، پھر وہیں ان کے درمیان جنگ ہوئی، امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی رضا، اس کی رحمت اور برکات ہوں اور آپ کے قاتل پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ آپ کی شہادت سن اکسٹھ ہجری یوم عاشوراء محرم کے دسویں دن ہوئی۔

اسے امام ابن عساکر اور ابن ابی جرادہ نے بیان کیا ہے۔

علامہ ابن الجوزی نے کہا ہے: بے شک امام حسین علیہ السلام اہل کوفہ کی طرف روانہ ہوئے، کیونکہ آپ نے دیکھا کہ شریعت کو ٹھکرایا جا رہا ہے، اس لیے اپنے جد امجد کی لائی ہوئی شریعت کی بنیادیں اٹھانے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کیا۔ جب وہ لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کا محاصرہ کر لیا، آپ نے فرمایا: مجھے واپس جانے دو۔ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ ابن زیاد کے حکم کی اطاعت کریں۔ اس پر آپ نے ذلت (کی زندگی) پر شہید ہوجانے کو ترجیح دی، اور غیرت مند نفوس ایسا ہی کرتے ہیں۔

بَابٌ فِي وَقْعَةِ شَهَادَةِ الإِمَامِ الْحُسَيْنِ عليه السلام

١/٦٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم، فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ، بِنِصْفِ النَّهَارِ، وَهُوَ قَائِمٌ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ، بِيَدِهِ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُوْلَ اللهِ، مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ، لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ. فَأَحْصَيْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ، فَوَجَدُوْهُ قَدْ قُتِلَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: تَفَرَّدَ بِهِ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ قَوِيٌّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٢/٦٥. عَنْ سَلْمٰى، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها وَهِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيْكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، تَعْنِي: فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا.

٦٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨٣، الرقم/٢٥٥٣، وأيضًا في، ١/٢٤٢، الرقم/٢١٦٥، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٧٧٨، الرقم/١٣٨٠، وابن حميد في المسند/٢٣٥، الرقم/٧١٠، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٣٩، الرقم/٨٢٠١، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١١٠، الرقم، ٢٨٢٢، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١/١٤٢، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١/٣٩٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ٨/٢٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٤۔

٦٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن ←

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا سانحہ

۶۴/۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نصف النہار کے وقت میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ غبار آلود پراگندہ بالوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں ایک شیشی ہے، جس میں خون ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میرے بیٹے) حسین اور اس کے (جانثار) ساتھیوں کا خون ہے اور میں اسے سارا دن جمع کرتا رہا ہوں۔ پس ہم نے اس دن کا شمار کیا تو (راوی کہتے ہیں کہ) انہیں معلوم ہوگیا کہ ٹھیک اسی دن امام حسین علیہ السلام شہید کیے گئے تھے۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور احمد کے رجال صحیح (مسلم) کے رجال ہیں۔

۶۵/۲۔ حضرت سلمٰی بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہ رو رہی تھیں، میں نے عرض کیا: آپ کس وجہ سے رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، یعنی خواب میں، اور آپ ﷺ کے سرِ انور اور ریش مبارک پر مٹی پڑی ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ابھی ابھی حسین کی شہادت دیکھ کر آیا ہوں۔

.... والحسين عليهما السلام، ٦٥٧/٥، الرقم/٣٧٧١، والحاكم في المستدرك، ٢٠/٤، الرقم/٦٧٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٧٣/٢٣، الرقم/٨٨٢، والآجري في كتاب الشريعة، ٢١٧٤/٥، الرقم/١٦٦٥، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣٢٤/٣، الرقم/١٠٩٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٤٨/٧، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢٠٠/٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٣٨/١٤۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالآجُرِّيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

٣/٦٦. عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: أَنَا لَعِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ ﷺ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَسَمِعْنَا صَارِخَةً فَأَقْبَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ ﷺ فَقَالَتْ: قُتِلَ الْحُسَيْنُ، قَالَتْ: قَدْ فَعَلُوْهَا؟ مَلَأَ اللهُ بُيُوْتَهُمْ - أَوْ قُبُوْرَهُمْ - عَلَيْهِمْ نَارًا، وَوَقَعَتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، وَقُمْنَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

٤/٦٧. عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، قَالَ: اسْتَيْقَظَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ، مِنْ نَوْمِهٖ فَاسْتَرْجَعَ، وَقَالَ: قُتِلَ الْحُسَيْنُ وَاللهِ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: كَلَّا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ زُجَاجَةٌ مِنْ دَمٍ، فَقَالَ: لَا يَعْلَمُ مَا صَنَعَتْ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي، قَتَلُوا ابْنِي الْحُسَيْنَ، وَهٰذَا دَمُهُ وَدِمَاءُ أَصْحَابِهٖ، أَرْفَعُهَا إِلَى اللهِ ﷻ. قَالَ: فَكُتِبَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي قَالَ فِيْهِ، وَتِلْكَ السَّاعَةُ، فَمَا لَبِثُوْا إِلَّا أَرْبَعَةً وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا حَتّٰى جَاءَهُمْ خَبَرٌ بِالْمَدِيْنَةِ أَنَّهُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَتِلْكَ السَّاعَةَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْغَزَالِيُّ وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ.

٦٦: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٣٨، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٤٣٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٨/٢٠١، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/٣٠٦۔

٦٧: أخرجه ابن أبي الدنيا في المنامات/٧٥، الرقم/١٢٩، وابن عساكر ـــــ

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم، طبرانی، آجری اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

۳/۶۶۔ حضرت شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، فرمایا: ہم نے ایک آواز سنی، میں آواز کی سمت بڑھا یہاں تک کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ پہنچا، تو آپ نے فرمایا: امام حسین علیہ السلام کو شہید کر دیا گیا۔ آپ نے (مزید) فرمایا: کیا واقعی انہوں نے ایسا کر دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں، یا فرمایا: ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔ پھر وہ بے ہوش ہوکر گر گئیں اور ہم وہاں سے اٹھ گئے۔

اسے امام ابن عساکر اور مزی نے روایت کیا ہے، جبکہ ابن کثیر اور عسقلانی نے بھی اس کی تائید کی ہے۔

۴/۶۷۔ حضرت علی بن زید بن جدعان بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نیند سے بیدار ہوئے تو 'إنا لله وإنا إليه راجعون' پڑھا، اور فرمایا: بخدا، (امام) حسین علیہ السلام کو شہید کر دیا گیا ہے، ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا: اے ابن عباس! ہرگز نہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ ﷺ کے پاس خون کی ایک شیشی بھی تھی، اور آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نہیں جانتے کہ جو میری امت نے میرے بعد کیا ہے، انہوں نے میرے بیٹے حسین کو شہید کر دیا ہے، یہ اس کا اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، میں اسے اللہ تعالیٰ کے پاس لے جا رہا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں جس دن انہوں نے یہ فرمایا تھا، وہ دن اور گھڑی لکھ لی گئی، پھر چوبیس دن ہی گزرے تھے کہ انہیں مدینہ منورہ میں یہ خبر آ گئی کہ اُس روز اور اُسی گھڑی میں (امام) حسین علیہ السلام کی شہادت ہوئی تھی۔

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا، ابن عساکر اور امام غزالی نے روایت کیا ہے، علامہ ابن کثیر نے اس کی تائید کی ہے۔

.... في تاريخ مدينة دمشق، ٢٣٧/١٤، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٥٠٧/٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢٠٠/٨۔

بَابٌ فِي الْحَوَادِثِ الَّتِي ظَهَرَتْ بَعْدَ شَهَادَتِهِ ﷺ

إِظْهَارُ يَزِيْدَ الْمَلْعُوْنِ مَسَرَّتَهُ عَلٰى شَهَادَةِ الْإِمَامِ الْحُسَيْنِ ﷺ

١/٦٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: أُتِيَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ ﷺ، فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ، وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ: كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: جِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَي يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ. فَتَمَثَّلَ بِهٰذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ يَقُوْلُ:

لَيْتَ أَشْيَاخِي بِبَدْرٍ شَهِدُوْا
جَزَعَ الْخَزْرَجِ مِنْ وَقْعِ الْأَسَلْ
فَأَهَلُّوْا وَاسْتَهَلُّوْا فَرِحًا
ثُمَّ قَالُوْا لِي بَقِيْتَ لَاتَمَثَّلَ

٦٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين ﷺ، ١٣٧٠/٣، الرقم/٣٥٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٦١/٣، الرقم/١٣٧٧٤، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٣٠٦/١، الرقم/٤٢١، وأبو يعلى في المسند، ٢٢٨/٥، الرقم/٢٨٤١ـ

آپ علیہ السلام کی شہادت کے بعد پیش آنے والے واقعات

شہادتِ امامِ حسین علیہ السلام پر یزید ملعون کا اِظہارِ مسرت

۱/۶۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک طشت میں رکھ کر عبید اللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ چھڑی سے ٹھونکے مارنے لگا اور آپ کے حسن و جمال پر نکتہ چینی کرنے لگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے وسمہ کا خضاب استعمال کیا ہوا تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر مبارک لایا گیا، اور یزید بن معاویہ کے سامنا رکھا گیا، تو اس نے یہ دو شعر پڑھے:

کاش میرے بزرگ جو بدر میں شریک ہوئے
تیروں کے برسنے سے خزرج کی پریشانی کو دیکھ لیتے
تو وہ خوشی سے چلا اٹھتے
اور مجھے کہتے کہ تو شعر پڑھنے کے لیے باقی ہے

قَالَ مُجَاهِدٌ: نَافَقَ فِيْهَا ثُمَّ وَاللهِ، مَا بَقِيَ مِنْ عَسْكَرِهِ أَحَدٌ، إِلَّا تَرَكَهُ.(١)

وَذَكَرَ الْمُطَهَّرُ بْنُ طَاهِرٍ الْمَقْدِسِيُّ فِي الْبَدْءِ وَالتَّارِيْخِ: فَقُتِلَ الْحُسَيْنُ عَطْشَانَ، وَقُتِلَ مَعَهُ سَبْعَةٌ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ ﷺ، وَثَلَاثَةٌ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ، وَتَرَكُوْا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَهُوَ عَلِيٌّ الْأَصْغَرُ، لِأَنَّهُ كَانَ مَرِيْضًا، فَمِنْهُ عَقِبُ الْحُسَيْنِ ﷺ إِلَى الْيَوْمِ. وَقُتِلُوْا مِنْ أَصْحَابِهِ سَبْعَةٌ وَثَمَانِيْنَ إِنْسَانًا، وَزَعَمَ قَوْمٌ أَنَّ الْحُسَيْنَ ﷺ قُتِلَ بَعْدَمَا قُتِلَ مِنْهُمْ عِدَّةٌ، وَلَوْلَا الضَّعْفُ الَّذِي أَدْرَكَهُ مِنَ الْعَطَشِ، لَكَانَ يَأْتِي عَلٰى أَكْثَرِهِمْ، قَالُوْا: فَرَمَاهُ الْحُصَيْنُ بْنُ تَمِيْمٍ فِي حَنَكِهِ وَضَرَبَ زُرْعَةُ بْنُ شَرِيْكٍ كَفَّهُ وَطَعَنَهُ سِنَانُ بْنُ أَنَسٍ بِالرُّمْحِ، ثُمَّ نَزَلَ، فَاجْتَزَّ رَأْسَهُ، وَأَوْطَأَ الْخَيْلُ جُثَّتَهُ.

وَسَاقُوْا عَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ مَعَ نِسَائِهِ وَبَنَاتِهِ إِلٰى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ. فَزَعَمُوْا أَنَّهُ وَضَعَ رَأْسَ الْحُسَيْنِ فِي طَسْتٍ، وَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي وَجْهِهِ بِقَضِيْبٍ، وَيَقُوْلُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ حُسْنِ هٰذَا الْوَجْهِ قَطُّ، فَقَالَ أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ ﷺ: أَمَا أَنَّهُ كَانَ يُشْبِهُ النَّبِيَّ ﷺ.

(١) ابن الجوزي في المنتظم، ٥/٣٤٣۔

حضرت مجاہد نے کہا ہے: اس نے ان کے بارے میں منافقت کی، پھر بخدا! اس کے لشکر میں کوئی بھی نہ بچا مگر اس نے اسے چھوڑ دیا۔

مطہر بن طاہر المقدسی نے 'البدء والتاریخ' میں ذکر کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کو شدید پیاس کی حالت میں شہید کیا گیا، اور ان کے ساتھ حضرت علی علیہ السلام کی اولاد میں سے سات افراد کو، اور امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے تین افراد کو شہید کیا گیا۔ انہوں نے (امام زین العابدین) علی بن حسین علیہما السلام کو چھوڑ دیا اور وہ علی اصغر علیہ السلام ہیں، کیونکہ وہ بیمار تھے، انہی سے امام حسین علیہ السلام کی نسل آج کے دن تک چلی ہے۔ ان کے ساتھیوں میں سے ستاسی افراد شہید کیے گئے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ امام حسین علیہ السلام کو ان کے دشمنوں سے کئی کے قتل ہونے کے بعد شہید کیا گیا، اور اگر (کئی دنوں کی) پیاس کی وجہ سے انہیں کمزوری کا سامنا نہ ہوتا تو وہ ان (یزیدی لشکر) میں سے اکثر کو ختم کر دیتے۔ انہوں نے کہا کہ حصین بن تمیم نے آپ کے نچلے جبڑے پر تیر مارا، اور زرعہ بن شریک نے آپ کی ہتھیلی پر ضرب لگائی اور سنان بن انس نے آپ کو نیزہ مارا، پھر گھوڑے سے اترا اور آپ کے سرِ انور کو قلم کیا اور گھوڑوں نے آپ کے جسد مبارک کو روند ڈالا۔

وہ حضرت علی بن حسین علیہما السلام کو خواتین اور بیٹیوں کے ساتھ قیدی بنا کر عبید اللہ بن زیاد کے پاس لے گئے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس نے امام حسین علیہ السلام کا سرِ انور ایک تھال میں رکھا اور ایک شاخ کے ساتھ کچوکے لگانے لگا اور کہتا جاتا تھا: میں نے اس جیسا حسین چہرہ کبھی نہیں دیکھا! حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا کیوں نہ ہو، آپ کی مشابہت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی۔

ثُمَّ بَعَثَ بِهٖ وَبِأَوْلَادِهٖ إِلٰى يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَذُكِرَ أَنَّ يَزِيْدَ أَمَرَ بِنِسَائِهٖ وَبَنَاتِهٖ، فَأَقَمْنَ بِدَرَجَةِ الْمَسْجِدِ، حَيْثُ تَوَقَّفَ الْأُسَارٰى، لِيَنْظُرَ النَّاسُ إِلَيْهِنَّ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَجَعَلَ يَنْكُتُ بِالْقَضِيْبِ فِي وَجْهِهٖ، وَهُوَ يَقُوْلُ:

لَيْتَ أَشْيَاخِي بِبَدْرٍ شَهِدُوْا
جَزَعَ الْخَزْرَجِ مِنْ وَقْعِ الْأَسَلْ
لَأَهَلُّوْا وَاسْتَهَلُّوْا فَرِحًا
وَلَقَالُوْا يَا يَزِيْدُ لَا تُسِلْ رَمَلْ

فَقَامَ أَبُوْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ رضي الله عنه فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ لَقَدْ أُخِذَ قَضِيْبُكَ مِنْ ثَغْرِهٖ مَأْخَذًا، لَرُبَّمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَرْشِفُهُ، وَقُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام سَنَةَ إِحْدٰى وَسِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَكَانَ بَلَغَ مِنَ السِّنِّ ثَمَانِيًا وَخَمْسِيْنَ سَنَةً، وَكَانَ يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ رضي الله عنه ثُمَّ بَعَثَ يَزِيْدُ، عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ، بِأَهْلِهٖ وَبَنَاتِهٖ إِلَى الْمَدِيْنَةِ.[1]

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ: وَاعْلَمْ أَنَّ أَهْلَ السُّنَّةِ اخْتَلَفُوْا فِي تَكْفِيْرِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَوَلِيِّ عَهْدِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ،

(١) المقدسي في البدء والتاريخ، ٦/١١-١٢۔

پھر اس نے (آپ کے) سر مبارک کو اور آپ کی اولاد اطہار کو یزید بن معاویہ کے پاس بھیجا۔ بیان کیا گیا کہ یزید نے آپ کی خواتین اور صاحبزادیوں کو مسجد کی سیڑھی پر کھڑا ہونے کا حکم دیا، جہاں قیدی کھڑے ہوتے ہیں، تاکہ لوگ ان کو دیکھ سکیں اور آپ کے سرِ انور کو اپنے سامنے رکھ دیا اور ایک شاخ کے ساتھ ان کے چہرہ انور پر کچوکے لگانے لگا اور کہتا جاتا:

کاش میرے بزرگ بدر میں
تیروں کے برسنے سے خزرج کی پریشانی کو دیکھ لیتے
تو وہ یقیناً خوشی سے چلاتے
اور یقیناً کہتے: اے یزید! ریت نہ بہاؤ

پھر حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ اٹھے اور بولے: بخدا! اپنی اس شاخ کو ان کے منہ سے ہٹا، یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کئی بار اس جگہ بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ امام حسین علیہ السلام کو ہجرت کے اکسٹھویں سال عاشوراء والے دن شہید کیا گیا اور وہ جمعہ کا دن تھا اور اس وقت آپ کی عمر اٹھاون سال تھی اور آپ سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے، اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو، پھر یزید-لعنة اللہ علیه - نے آپ کے اہلِ خانہ اور بیٹیوں کو مدینہ منورہ روانہ کر دیا۔

امام احمد بن حجر ہیتمی المکی نے کہا ہے: اہلِ سنت کا یزید بن معاویہ کی تکفیر اور حضرت معاویہ کے بعد اس کے ولی عہد ہونے میں اختلاف ہے،

فَقَالَتْ طَائِفَةٌ: إِنَّهٗ كَافِرٌ لِقَوْلِ سِبْطِ ابْنِ الْجَوْزِيِّ وَغَيْرِهِ الْمَشْهُوْرِ: أَنَّهٗ لَمَّا جَاءَهٗ رَأْسُ الْحُسَيْنِ ﷺ جَمَعَ أَهْلَ الشَّامِ، وَجَعَلَ يَنْكُتُ رَأْسَهٗ بِالْخَيْزَرَانِ، وَيُنْشِدُ أَبْيَاتَ ابْنِ الزِّبَعْرِي:

لَيْتَ أَشْيَاخِي بِبَدْرٍ شَهِدُوْا

الْأَبْيَاتُ الْمَعْرُوْفَةُ وَزَادَ فِيْهَا بَيْتَيْنِ مُشْتَمِلَيْنِ عَلٰى صَرِيْحِ الْكُفْرِ.[1]

٢/٦٩. عَنِ اللَّيْثِ، قَالَ: أَبَى الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ﷺ أَنْ يُسْتَأْسَرَ، فَقَاتَلُوْهُ فَقَتَلُوْهُ، وَقَتَلُوا ابْنَيْهِ وَأَصْحَابَهُ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْا مَعَهٗ بِمَكَانٍ، يُقَالُ لَهُ: الطَّفُّ، وَانْطُلِقَ بِعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، وَفَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، وَسُكَيْنَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ إِلٰى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيٌّ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ قَدْ بَلَغَ، فَبَعَثَ بِهِمْ إِلٰى يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَأَمَرَ بِسُكَيْنَةَ، فَجَعَلَهَا خَلْفَ سَرِيْرِهٖ، لِئَـلَّا تَرٰى رَأْسَ أَبِيْهَا وَذَوِي قَرَابَتِهَا، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ﷺ فِي غُلٍّ، فَوَضَعَ رَأْسَهٗ، فَضَرَبَ عَلٰى ثَنِيَّتَيِ الْحُسَيْنِ ﷺ، فَقَالَ:

نُفَلِّقُ هَامًا مِنْ رِجَالٍ أَحِبَّةٍ
إِلَيْنَا وَهُمْ كَانُوْا أَعَقَّ وَأَظْلَمَا

فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ﷺ: ﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا

(١) ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٦٣٠-٦٣١۔

٦٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٠٤، الرقم/٢٨٠٦، وابن ــــ

ایک گروہ نے کہا ہے: بے شک وہ سبط ابن الجوزی اور ان کے علاوہ دیگر ائمہ کے مشہور قول کے مطابق کافر ہے، کیونکہ جب امام حسین علیہ السلام کا سرِ انور اس کے پاس آیا تو اس نے اہلِ شام کو جمع کیا اور بانس کی چھڑی کے ساتھ آپ علیہ السلام کے سر میں کچوکے لگانے لگا اور ابن زبعری کے اشعار 'ليت أشياخي ببدر شهدوا' پڑھنے لگا۔ اور اس نے ان اشعار میں دو ایسے اشعار کا اضافہ کیا جو صریح کفر پر مشتمل ہیں۔

۲/۶۹۔ لیث بیان کرتے ہیں: امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے قید ہونے سے انکار کیا، تو انہوں (یعنی یزیدی لشکر) نے آپ کے ساتھ قتال کیا اور آپ کو شہید کر دیا، اور آپ کے دونوں بیٹوں اور آپ کے ان ساتھیوں کو بھی شہید کر دیا۔ جنہوں نے آپ کے ساتھ مل کر قتال کیا ایسی جگہ پر جسے 'طف' کہتے ہیں۔ حضرت علی بن حسین، حضرت فاطمہ بنت حسین، اور حضرت سکینہ بنت حسین رضی اللہ عنہم کو عبید اللہ بن زیاد کے پاس بھیجا گیا، اور حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما اس وقت بالغ لڑکے تھے، اس (ابن زیاد) نے ان سب کو یزید بن معاویہ کے پاس بھیجا، اس نے حضرت سکینہ کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں اس کے تخت کے پیچھے رکھا جائے، تاکہ یہ اپنے بابا کا سر اور اپنے قریبی رشتہ داروں کے سروں کو نہ دیکھ سکیں۔ امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما زنجیروں میں تھے، اس نے امام حسین کے سر مبارک کو (سامنے) رکھا اور آپ کے دندانِ مبارک پر ضرب لگائی، اور یہ شعر پڑھا:

ہم ان لوگوں کی کھوپڑیوں کو پھاڑتے ہیں

جو ہمیں محبوب ہیں جبکہ وہ نافرمان اور ظالم ہو چکے تھے

اس پر حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: ﴿کوئی بھی مصیبت نہ تو زمین

.... عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧٠/١٤-١٥، والذهبي في تاريخ الإسلام، ٥/١٨-١٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٥۔

فِيٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ط اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيْرٌ﴾ [الحديد، ٢٢/٥٧] فَثَقُلَ عَلٰى يَزِيْدَ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ، وَتَـلَا عَلِيٌّ رضي الله عنه آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ عزوجل، فَقَالَ يَزِيْدُ: ﴿بَلْ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ﴾. فَقَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: أَمَا وَاللهِ لَوْ رَآنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَغْلُوْلِيْنَ، لَأَحَبَّ أَنْ يُخَلِّيَنَا مِنَ الْغُلِّ. قَالَ: صَدَقْتَ، فَخَلُّوْهُمْ مِنَ الْغُلِّ. قَالَ: وَلَوْ وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلٰى بُعْدٍ، لَأَحَبَّ أَنْ يُقَرِّبَنَا. قَالَ: صَدَقْتَ، فَقَرَّبُوْهُمْ. فَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ وَسُكَيْنَةُ يَتَطَاوَلَانِ لِتَرَيَا رَأْسَ أَبِيْهِمَا، وَجَعَلَ يَزِيْدُ يَتَطَاوَلُ فِي مَجْلِسِهِ لِيَسْتُرَ عَنْهُمَا رَأْسَ أَبِيْهِمَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ، فَجُهِّزُوْا، فَأَصْلَحَ إِلَيْهِمْ، وَأُخْرِجُوْا إِلَى الْمَدِيْنَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَأَيَّدَهُ الذَّهَبِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

سُؤَالُ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَجَوَابُ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما

٣/٧٠. عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، قَالَ: كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما،

٧٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٢٢٣٤/٥، الرقم/٥٦٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٩٣/٢، الرقم/٥٦٧٥، وأيضًا في، ١١٤/٢، الرقم/٥٩٤٠، ــــ

میں پہنچتی ہے اور نہ تمہاری زندگیوں میں مگر وہ ایک کتاب میں (یعنی لوحِ محفوظ میں جو اللہ کے علمِ قدیم کا مرتبہ ہے) اس سے قبل کہ ہم اسے پیدا کریں (موجود) ہوتی ہے، بے شک یہ (علمِ محیط و کامل) اللہ پر بہت ہی آسان ہےo﴾ تو یزید پر یہ گراں گزرا کہ اس نے ایک شعر پڑھا جبکہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے کتاب اللہ سے آیت پڑھی، تو یزید نے بھی آیت پڑھی: ﴿اور جو مصیبت بھی تم کو پہنچتی ہے تو اُس (بد اعمالی) کے سبب سے ہی (پہنچتی ہے) جو تمہارے ہاتھوں نے کمائی ہوتی ہے، حالاں کہ بہت سی (کوتاہیوں) سے تو وہ درگزر بھی فرما دیتا ہےo﴾ تو امام علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اس حال میں دیکھتے کہ ہمارے گلوں میں طوق پڑے ہیں تو یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند فرماتے کہ ہمیں طوق سے نجات دیں۔ یزید نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے، پھر انہوں نے طوق اتار دیے۔ آپ نے فرمایا: اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک دوسرے سے دور کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً پسند فرماتے کہ ہمیں (باہم) قریب کر دیتے۔ یزید نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے اور انہیں ایک دوسرے کے قریب کر دیا۔ پھر سیدہ فاطمہ، سیدہ سکینہ اپنی گردنیں اٹھا اٹھا کر اپنے بابا کے سرِ انور کو دیکھنے لگیں، اور یزید اپنی مجلس میں اپنی گردن کو اٹھانے لگا تاکہ وہ ان سے ان کے بابا کا سر چھپائے۔ پھر اس نے حکم دیا کہ ان لوگوں کا سامانِ سفر تیار کیا جائے، ان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آیا اور انہیں مدینہ کی طرف روانہ کر دیا گیا۔

اسے امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے، اور امام ذہبی نے اس کی تائید کی ہے، اور امام ہیثمی نے کہا ہے: امام طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

اہلِ عراق کا سوال اور حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما کا جواب

۳/۷۰۔ حضرت ابن ابی نُعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

....
والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ٥/٦٥٧، الرقم/٣٧٧٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٥٠، الرقم/٨٥٣٠۔

وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا، يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ(١) مِنَ الدُّنْيَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

٤/٧١. عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ﷺ: وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ – قَالَ شُعْبَةُ: أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ؟ فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ بَدْرُ الدِّيْنِ الْعَيْنِيُّ: إِنَّمَا قَالَ مُتَعَجِّبًا حَيْثُ يَسْأَلُوْنَ عَنْ قَتْلِ الذُّبَابِ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْهِ، وَقَدْ كَانُوْا اجْتَرَأُوْا عَلٰى قَتْلِ

---

(١) الريحانة: النبت طيب الرائحة، والمراد شدّة الحبّ۔(النهاية)

٧١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين ﷺ، ١٣٧١/٣، الرقم/٣٥٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٨٥/٢، الرقم/٥٥٦٨، وابن حبان في الصحيح، ٤٢٥/١٥، الرقم/٦٩٦٩، والطيالسي في المسند، ٢٦٠/١، الرقم/١٩٢٧۔

کی خدمت میں موجود تھا، کہ ایک آدمی نے اُن سے (حالتِ احرام میں) مچھر کے خون کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اُس نے کہا: میں عِراق کا باشندہ ہوں۔ آپ نے (حاضرین سے) فرمایا: تم اس شخص کو دیکھو کہ مجھ سے مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے، حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے (امام حسین رضی اللہ عنہ) کو شہید کر دیا ہے۔ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: وہ دونوں (حسن اور حسین) تو (گلشنِ) دُنیا کے میرے دو پھول ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری، اَحمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۷/۴۔ **حضرت (عبد الرحمٰن) ابن ابی نُعم رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے،** اُنہوں نے فرمایا: میں نے سنا کہ کسی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احرام باندھنے والے کے متعلق (مسئلہ) دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں جو حالتِ احرام میں مکھی مارے (اس کے متعلق فتویٰ پوچھا) تو آپ نے فرمایا: اہلِ عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں، حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے (امام حسین رضی اللہ عنہ) کو شہید کر دیا ہے حالاں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: وہ دونوں (حسن اور حسین) تو (گلشنِ) دُنیا کے میرے دو پھول ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری، اَحمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

علامہ بدر الدین عینی فرماتے ہیں: انہوں نے ایسا تعجب کے انداز میں فرمایا، اس طرح کہ وہ لوگ مکھی کے قتل کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور اس کے بارے میں غور و فکر کرتے ہیں جبکہ انہوں نے

الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَهٰذَا شَيءٌ عَجِيْبٌ، يَسْأَلُوْنَ عَنِ الشَّيءِ الْيَسِيْرِ، وَيُفَرِّطُوْنَ فِي الشَّيءِ الْخَطِرِ الْعَظِيْمِ.(١)

٥/٧٢. عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، حِيْنَ جَاءَ نَعْيُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ لَعَنَتْ أَهْلَ الْعِرَاقِ. فَقَالَتْ: قَتَلُوْهُ، قَتَلَهُمُ اللهُ، غَرُّوْهُ وَذَلُّوْهُ، لَعَنَهُمُ اللهُ. فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ غَدِيَّةً بِبُرْمَةٍ، قَدْ صَنَعَتْ لَهُ فِيْهَا عَصِيْدَةً، تَحْمِلُهُ فِي طَبَقٍ لَهَا، حَتّٰى وَضَعَتْهَا بَيْنَ يَدَيْهِ. فَقَالَ (ﷺ) لَهَا: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ قَالَتْ: هُوَ فِي الْبَيْتِ، قَالَ: فَاذْهَبِي فَادْعِيهِ وَائْتِنِي بِابْنَيْهِ، قَالَتْ: فَجَاءَتْ تَقُوْدُ ابْنَيْهَا، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدٍ وَعَلِيٌّ يَمْشِي فِي إِثْرِهِمَا، حَتّٰى دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَجْلَسَهُمَا فِي حِجْرِهٖ، وَجَلَسَ عَلِيٌّ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَجَلَسَتْ فَاطِمَةُ عَنْ يَسَارِهٖ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَاجْتَبَذَ مِنْ تَحْتِي كِسَاءً خَيْبَرِيًّا، كَانَ بِسَاطًا لَنَا عَلَى الْمَنَامَةِ فِي الْمَدِيْنَةِ، فَلَفَّهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا، فَأَخَذَ بِشِمَالِهٖ طَرَفَي الْكِسَاءِ، وَأَلْوَى بِيَدِهِ الْيُمْنٰى إِلٰى رَبِّهٖ، ﷻ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَهْلِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهِّرْهُمْ

(١) العيني في عمدة القاري، ١٦/٢٤٣ـ

٧٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٨، الرقم/٢٦٥٩٢، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٦٨٥، ٧٨٢، الرقم/١١٧٠، ١٣٩٢، والطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٢/٢٤٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٠٨، الرقم/٢٨١٨، وأيضًا في، ٢٣/٣٣٨، الرقم/٧٨٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/١٤٢، والهيثمي في ـــــ

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسہ کو شہید کرنے کی جرأت کی۔ یہ کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ یہ لوگ چھوٹی سی چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں، اور نہایت اہمیت والی عظیم چیز کی شان کو گھٹاتے ہیں۔

۵/۷۲۔ حضرت شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا جب ان کے پاس حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کی خبر آئی تو انہوں نے اہلِ عراق پر لعنت کی اور فرمایا: انہوں نے امام حسین کو شہید کر دیا، اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے۔ انہوں نے آپ کو دھوکہ دیا اور رسوا کیا، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ ایک صبح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لختِ جگر سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ثرید بنا کر ایک تھال اٹھائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، یہاں تک کہ انہوں نے وہ تھال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: تمہارا چچا زاد (یعنی حضرت علی) کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: وہ گھر میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور انہیں بھی بلا لاؤ، اور میرے پاس ان کے دونوں شہزادوں کو بھی لے آؤ۔ آپ بیان کرتی ہیں: پھر آپ اپنے دونوں شہزادوں کو اس حال میں لے کر آئیں کہ ان دونوں کے ہاتھ آپ کے ہاتھ میں تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے، یہاں تک کہ وہ سارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوگئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں شہزادوں کو اپنی گود مبارک میں بٹھا لیا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائیں جانب اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں جانب بیٹھ گئے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبری چادر، جو مدینہ میں ہمارے سونے کا بچھونا ہوتی تھی، میرے نیچے سے کھسکا لی، اور اسے ان سب کے اوپر لپیٹ لیا اور اپنے بائیں ہاتھ میں چادر کے دونوں کونے پکڑ لیے اور اپنا دایاں ہاتھ اپنے رب تعالیٰ کی طرف موڑ دیا اور دعا کی: اے اللہ! یہ میرے اہل ہیں، ان سے ہر طرح کی پلیدی کو دور فرما دے اور انہیں

.... مجمع الزوائد، ۹/۱۹۴۔

تَطْهِيْرًا، اللّٰهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، اللّٰهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي، أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِکَ؟ قَالَ: بَلٰى، فَادْخُلِي فِي الْكِسَاءِ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ فِي الْكِسَاءِ، بَعْدَمَا قَضٰى دُعَاءَهُ لِابْنِ عَمِّهِ عَلِيٍّ وَابْنَيْهِ وَابْنَتِهِ فَاطِمَةَ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ مُخْتَصَرًا. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

أَخَذَ اللّٰهُ نَفْسُهُ نِقْمَةً مِنْ قَاتِلِي الْحُسَيْنِ

٦/٧٣. عَنْ عُمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا جِيءَ بِرَأْسِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ نُضِّدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ. فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ، فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّؤُوْسَ، حَتّٰى دَخَلَتْ فِي مِنْخَرَي عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ، فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً، ثُمَّ خَرَجَتْ، فَذَهَبَتْ حَتّٰى تَغَيَّبَتْ. ثُمَّ قَالُوْا: قَدْ جَاءَتْ، قَدْ جَاءَتْ، فَفَعَلَتْ ذٰلِکَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٧٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين ﷺ، ٦٦٠/٥، الرقم/٣٧٨٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١١٢/٣، الرقم/٢٨٣٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٦١/٣٧، ذكره المباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٩٣/١٠۔

خوب پاک کر دے، اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں ان سے ہر طرح کی پلیدی کو دور فرما دے اور انہیں خوب پاک کر دے، اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں ان سے ہر طرح کی پلیدی کو دور کر دے اور انہیں خوب پاک کر دے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے اہل میں سے نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، تم بھی چادر میں داخل ہو جاؤ، آپ ﷺ نے اپنے چچا زاد حضرت علی، ان کے دو بیٹوں اور اپنی بیٹی فاطمہ علیہا السلام کے لیے دعا فرما لی تو اس کے بعد میں بھی چادر میں داخل ہوگئی۔

اس حدیث کو امام احمد، طحاوی اور طبرانی نے اسے مختصراً روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خود قاتلانِ حسین سے انتقام لیا

۶/۷۳۔ حضرت عمارہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب (امام حسین علیہ السلام کے قاتل) عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں (کے قتل کے بعد اُن) کے سر لا کر مسجد کے صحن میں رکھے گئے، میں بھی وہاں گیا اور اس وقت ان لوگوں کے پاس پہنچا جب وہ کہہ رہے تھے: وہ آ گیا، وہ آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک سانپ کہیں سے آیا اور ان کے سروں میں گھسنا شروع ہو گیا۔ حتیٰ کہ عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے میں گھسا، تھوڑی دیر وہیں ٹھہرا پھر باہر آ کر کہیں (اور) چلا گیا یہاں تک کہ (وہاں موجود لوگوں کی نظروں سے) وہ غائب ہو گیا، پھر اچانک کوئی بولا کہ وہ آیا وہ آیا، (میں نے دیکھا کہ وہ سانپ پھر آیا اور) اس نے یہی عمل دو یا تین بار دہرایا۔

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قَالَ الْمُبَارَكَفُوْرِيُّ: وَإِنَّمَا أَوْرَدَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي مَنَاقِبِ الْحَسَنَيْنِ رضي الله عنهما لِأَنَّ فِيْهِ ذِكْرَ الْمُجَازَاةِ لِمَا فَعَلَهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ رضي الله عنه، قَالَ الْعَيْنِيُّ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى جَازَى هٰذَا الْفَاسِقَ الظَّالِمَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ، بِأَنْ جَعَلَ قَتْلَهُ عَلٰى يَدَي إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْأَشْتَرِ يَوْمَ السَّبْتِ لِثَمَانٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ، سَنَةَ سِتٍّ وَسِتِّيْنَ عَلٰى أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا الْجَازِرُ، بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَوْصِلِ خَمْسَةُ فَرَاسِخَ، وَكَانَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ الثَّقَفِيُّ أَرْسَلَهُ لِقِتَالِ ابْنِ زِيَادٍ، وَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ زِيَادٍ جِيءَ بِرَأْسِهٖ وَبِرُءُوْسِ أَصْحَابِهٖ، وَطُرِحَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُخْتَارِ، وَجَاءَتْ حَيَّةٌ دَقِيْقَةٌ تَخَلَّلَتِ الرُّءُوْسَ، حَتّٰى دَخَلَتْ فِي فَمِ ابْنِ مَرْجَانَةَ، وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ، وَخَرَجَتْ مِنْ مَنْخِرِهٖ، وَدَخَلَتْ فِي مَنْخِرِهٖ، وَخَرَجَتْ مِنْ فِيْهِ، وَجَعَلَتْ تَدْخُلُ وَتَخْرُجُ مِنْ رَأْسِهٖ بَيْنَ الرُّءُوْسِ، ثُمَّ إِنَّ الْمُخْتَارَ بَعَثَ بِرَأْسِ ابْنِ زِيَادٍ وَرُءُوْسِ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا مَعَهُ إِلٰى مَكَّةَ إِلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، وَقِيْلَ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَنَصَبَهَا بِمَكَّةَ، وَأَحْرَقَ ابْنُ الْأَشْتَرِ جُثَّةَ ابْنِ زِيَادٍ وَجُثَّةَ الْبَاقِيْنَ.[1]

(١) المباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/ ١٧٨۔

علامہ مبارکپوری نے کہا ہے کہ بے شک امام ترمذی اس حدیث کو مناقب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما میں لائے ہیں، کیوں کہ اس واقعہ میں اس فعل کی جزاء کا ذکر کیا گیا ہے جو عبید اللہ بن زیاد نے امام حسین علیہ السلام کے سرانور کے ساتھ کیا تھا۔ امام عینی نے کہا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس فاسق اور ظالم عبید اللہ بن زیاد کو یہ سزا دی کہ ہفتہ کے روز بائیس (۲۲) ذو الحجہ، سن چھیاسٹھ (٦٦) کو اس سرزمین پر جسے جازِر کہا جاتا ہے، اس کے اور موصل کے درمیان پانچ فراسخ کا فاصلہ ہے، اسے ابراہیم بن اشتر کے ہاتھوں قتل کرایا۔ اسے مختار بن ابی عبیدہ الثقفی نے ابن زیاد سے جنگ کے لیے بھیجا تھا، جب ابن زیاد کو قتل کردیا گیا، تو اس کے اور اس کے ساتھیوں کے سروں کو لایا گیا اور مختار الثقفی کے سامنے پھینکا گیا تو ایک بار ایک سانپ ادھر آیا اور ان کے سروں میں گھس گیا، یہاں تک کہ وہ ابن مرجانہ یعنی ابن زیاد کے منہ میں گھسا اور اس کے نتھنے سے باہر نکلا، اور پھر اس کے نتھنے سے گھس کر اس کے منہ سے نکلا، اور (ان سب کے) سروں میں سے صرف اس (ابن زیاد) کے سر میں گھستا اور باہر نکلتا رہا، پھر مختار الثقفی نے ابن زیاد اور اس کے ساتھ قتل ہونے والوں کے سروں کو مکہ میں امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، تو انہوں نے ان سروں کو مکہ میں نصب کردیا اور ابن اشتر نے ابن زیاد اور دوسرے مقتولین کے جسموں کو جلا دیا تھا۔

٧/٧٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: أَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ: إِنِّي قَتَلْتُ بِيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عليهما السلام سَبْعِيْنَ أَلْفًا، وَإِنِّي قَاتِلٌ بِابْنِ ابْنَتِكَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا وَسَبْعِيْنَ أَلْفًا.

هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الشَّافِعِيِّ، وَفِي حَدِيْثِ الْقَاضِي أَبِي بَكْرِ بْنِ كَامِلٍ: **إِنِّي قَتَلْتُ عَلٰى دَمِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا وَإِنِّي قَاتِلٌ عَلٰى دَمِ بْنِ إِبْنَتِكَ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ نَظِيْفُ الإِسْنَادِ.

٨/٧٥. عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: لَمَّا أُصِيْبَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَامَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رضي الله عنه، إِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: أَفَعَلْتُمُوْهَا، أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ، أَسْتَوْدِعُكَهُمَا وَصَالِحَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقِيْلَ لِعُبَيْدِ

٧٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، باب أول فضائل أبي عبد اللّٰه الحسين بن علي الشهيد رضي الله عنهما بن فاطمة بنت رسول اللّٰه ﷺ وعلى آله، ١٩٥/٣، الرقم/٤٨٢٢، وأيضًا في، ٣١٩/٢، ٦٤٨، الرقم/٣١٤٧، ٤١٥٢، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٤٢/١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢٥/١٤، وأيضًا في، ٢١٦/٦٤، وابن الجوزي في المنتظم، ٣٤٦/٥، والذهبي في تذكرة الحفاظ، ٧٧/١، الرقم/٧٣، وأيضًا في سير أعلام النبلاء، ٣٤٢/٤، وابن أبي جرادة في بغية الطلب في تاريخ حلب، ٢٥٩٧/٦ـ

٧٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨٥/٥، الرقم/٥٠٣٧، وذكره ←

۷۴/۷۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف وحی فرمائی: میں نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے (خون کے) بدلہ میں ستر ہزار لوگوں کو مارا، اور بے شک میں آپ ﷺ کی لختِ جگر فاطمہ کے بیٹے کے بدلہ میں ستر ہزار اور ستر ہزار لوگوں کو ماروں گا۔

یہ امام شافعی کی حدیث کے الفاظ ہیں اور قاضی ابوبکر بن کامل کی حدیث میں ہے: بے شک میں نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے خون کا بدلہ لیا اور بے شک میں آپ ﷺ کی لختِ جگر کے بیٹے کے خون کا بدلہ بھی لینے والا ہوں۔

اسے امام حاکم، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام ذہبی نے کہا ہے: یہ حدیث عمدہ سند والی ہے۔

۷۵/۸۔ حبیب بن یسار بیان کرتے ہیں: جب حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت ہوئی تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا تم نے ایسا کر دیا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! میں ان دونوں (مراد حضرت حسن و حضرت حسین علیہما السلام) اور صالح مومنوں کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ عبید اللہ بن

.... الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٤، والهندي في كنز العمال، ١٢/٥٥، الرقم/٣٤٢٨١۔

اللهِ بْنِ زِيَادٍ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: ذٰلِكَ شَيْخٌ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بَزِيْعٍ وَلَمْ أَعْرِفْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

مَصِيْرُ قَاتِلِي الْحُسَيْنِ وَظُهُوْرُ عَذَابِ اللهِ

٩/٧٦. عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما لَمْ يُرْفَعْ حَجَرٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، إِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيْطٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

١٠/٧٧. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: مَا رُفِعَ بِالشَّامِ حَجَرٌ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما إِلَّا عَنْ دَمٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٧٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١٣/٣، الرقم/٢٨٣٤، والبيهقي في دلائل النبوة، ٤٧١/٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٦٣/١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢٩/١٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٤٣٤/٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣١٤/٣، وأيضًا في تاريخ الإسلام، ١٦/٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٩٦/٩۔

٧٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١٣/٣، الرقم/٢٨٣٥، ـــ

زیاد سے کہا گیا: زید بن ارقم نے یہ یہ کہا ہے۔ اس نے کہا: وہ ایسا بوڑھا ہے جس کی عقل ختم ہو چکی ہے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس میں محمد بن سلیمان بن بزیع کو میں نہیں جانتا، اور اس کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

قاتلانِ حسین کا انجام اور عذابِ اِلٰہی کا ظہور

۹/۷۶۔ امام زہری روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو شہید کیا گیا تو بیت المقدس میں جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے تازہ خون پایا جاتا۔

اسے امام طبرانی، بیہقی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا ہے: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۰/۷۷۔ امام ابن شہاب سے مروی ہے کہ جس دن حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو شہید کیا گیا تو شام میں جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے خون ہوتا۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، امام ہیثمی نے فرمایا ہے: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کے رجال صحیح (مسلم) کے رجال ہیں۔

.... والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٦۔

١١/٧٨. عَنْ أُمِّ حَكِيْمٍ، قَالَتْ: قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةٌ، فَمَكَثَتِ السَّمَاءُ أَيَّامًا مِثْلَ الْعَلَقَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ إِلٰى أُمِّ حَكِيْمٍ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

١٢/٧٩. عَنْ دُوَيْدٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه انْتُهِبَ جَزُوْرٌ مِنْ عَسْكَرِهِ، فَلَمَّا طُبِخَتْ إِذَا هِيَ دَمٌ فَأَكْفَؤُوْهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

١٣/٨٠. عَنْ أَبِي قَبِيْلٍ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ كَسْفَةً، حَتّٰى بَدَتِ الْكَوَاكِبُ نِصْفَ النَّهَارِ، حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهَا هِيَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٧٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١١٣، الرقم/٢٨٣٦، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤٧٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٦۔

٧٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٢١، الرقم/٢٨٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٦۔

٨٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١١٤، الرقم/٢٨٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٧۔

۷۸/۱۱۔ حضرت اُمّ حکیم رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو جب شہید کیا گیا تو میں چھوٹی بچی تھی، اس وقت آسمان کئی دن تک ایک جمے ہوئے خون کے لوتھڑے کی طرح سرخ رہا۔

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے، امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اوراس کے راوی حضرت اُمّ حکیم تک صحیح (مسلم) کے راوی ہیں۔

۷۹/۱۲۔ ذوید جعفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا تو ان کے لشکر سے اونٹوں کو لوٹا گیا، اور جب ان اونٹوں کو (ذبح کرکے) پکایا گیا تو وہ خون میں بدل گئے۔ سو انہوں نے ہانڈیوں کو الٹ دیا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے ثقہ رجال سے روایت کیا ہے۔

۸۰/۱۳۔ ابو قبیل سے مروی ہے کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو شہید کیا گیا تو سورج کو اس قدر گرہن لگا کہ دوپہر کے وقت تارے ظاہر ہوگئے، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ رات ہوگئی ہے۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند حسن ہے۔

١٤/٨١. **عَنْ عِيْسَى بْنِ الْحَارِثِ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ ﷺ مَكَثْنَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ، إِذَا صَلَّيْنَا الْعَصْرَ نَظَرْنَا إِلَى الشَّمْسِ عَلٰى أَطْرَافِ الْحِيْطَانِ، كَأَنَّهَا الْمَلَاحِفُ الْمُعَصْفَرَةُ، وَنَظَرْنَا إِلَى الْكَوَاكِبِ، يَضْرِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٥/٨٢. **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ، لَمَّا أُتِيَ ابْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ فَجَعَلَ يَنْقُرُ بِقَضِيْبٍ فِي يَدِهٖ فِي عَيْنِهٖ وَأَنْفِهٖ. قَالَ لَهُ زَيْدٌ: ارْفَعِ الْقَضِيْبَ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ فَمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي مَوْضِعِهٖ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْعَلَّامَةُ الْعَيْنِيُّ: قَوْلُهُ: ﴿وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ﴾ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَزِيَادٍ بِكَسْرِ الزَّايِ وَتَخْفِيْفِ الْيَاءِ آخِرِ الْحُرُوْفِ، هُوَ الَّذِي ادَّعَاهُ مُعَاوِيَةُ أَخًا لِأَبِيْهِ أَبِي سُفْيَانَ، فَأَلْحَقَهُ بِنَسَبِهٖ، وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ زِيَادُ ابْنُ أَبِيْهِ، وَيُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ سُمَيَّةَ بِضَمِّ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ أَمَةٌ كَانَتْ لِلْحَارِثِ وَالِدِ أَبِي بَكْرَةَ

٨١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١١٤، الرقم/٢٨٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٧۔

٨٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٠٦، ٢١٠، الرقم/٥١٠٧، ٥١٢١، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٧/٩٦، الرقم/٣٥٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٥، والملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ١١/٣٢٤۔

۱۴/۸۱۔ عیسیٰ بن حارث کندی سے مروی ہے، انہوں نے کہا: جب حضرت حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا تو ہم سات دن تک جب بھی عصر کی نماز پڑھتے تو سورج کو باغات کے اطراف زرد چادروں کی مانند دیکھتے، اور ہم نے ستاروں کو دیکھا تو یوں لگتا تھا کہ ان میں سے بعض بعض سے ٹکرا رہے ہیں۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۸۲۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ابن زیاد کے پاس امام حسین بن علی علیہما السلام کا سر انور لایا گیا تو وہ اپنے ہاتھ میں موجود ٹہنی سے آپ کی آنکھوں اور ناک میں کچوکے لگانے لگ گیا، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: ٹہنی کو ہٹا لو، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دہن مبارک اس جگہ پر (لگتا) دیکھا ہے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

علامہ بدر الدین عینی نے کہا ہے: ﴿**وعبيد الله بن زياد**﴾ **بن أبي سفيان** اور زیاد زاء کی کسرہ کے ساتھ اور یاء جو کہ حروف تہجی میں سے آخری حرف ہے کی تخفیف کے ساتھ، یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں امیر معاویہ نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ ان کے باپ حضرت ابو سفیان کی طرف سے ان کے بھائی ہیں، اور انہیں اپنے نسب کے ساتھ ملایا، اور یہ وہی شخص ہے جسے '**زياد بن أبيه**' بھی کہا جاتا تھا اور انہیں زیاد بن سمیہ بھی کہا جاتا ہے، سمیہ سین کی ضمہ کے ساتھ ہے، اور سمیہ، حارث جو کہ ابو بکرہ

نُفَيْعٍ، بِضَمِّ النُّوْنِ وَفَتْحِ الْفَاءِ، وَقَالَ ابْنُ مَعِيْنٍ: وَيُقَالُ لِعُبَيْدِ اللهِ ابْنُ مَرْجَانَةَ، وَهِيَ أُمُّهُ، وَقَالَ غَيْرُهُ: وَكَانَتْ مَجُوْسِيَّةً، وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: وَكَانَتْ مَرْجَانَةُ سَبِيَّةً مِنْ أَصْفَهَانَ.

وَكَانَ زِيَادٌ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ رضي الله عنه، فَلَمَّا اسْتَلْحَقَهُ مُعَاوِيَةُ، صَارَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ بُغْضًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَوْلَادِهِ. وَعُبَيْدُ اللهِ ابْنُهُ هُوَ الَّذِي سَيَّرَ الْجَيْشَ لِقِتَالِ الْحُسَيْنِ رضي الله عنه، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيْرُ الْكُوْفَةِ لِيَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَ جَيْشُهُ أَلْفَ فَارِسٍ وَرَأْسُهُمُ الْحُرُّ بْنُ يَزِيْدَ التَّمِيْمِيُّ، وَعَلٰى مُقَدَّمَتِهِمُ الْحُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ الْكُوْفِيُّ ثَمَّ جَرٰى مَا جَرٰى، فَآخِرُ الْأَمْرِ قُتِلَ الْحُسَيْنُ.

وَاخْتَلَفُوْا فِي قَاتِلِهِ. فَقِيْلَ: الْحُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ وَقِيْلَ: مُهَاجِرُ بْنُ أَوْسٍ التَّمِيْمِيُّ وَقِيْلَ: كَثِيْرُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الشَّعْبِيُّ وَقِيْلَ: شَمِرُ بْنُ ذِي الْجَوْشَنِ وَقِيْلَ: سِنَانُ بْنُ أَبِي أَوْسِ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ وَهُوَ الْأَشْهَرُ فَأَخَذَ رَأْسَ الْحُسَيْنِ وَدَفَعَهُ إِلٰى خَوْلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، وَكَانَ سِنَانٌ طَعَنَهُ، فَوَقَعَ ثُمَّ قَالَ لِخَوْلِيٍّ: احْتَزَّ رَأْسَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَفْعَلَ فَارْعَدَّ وَضَعُفَ،

نفیع (نون کے ضمہ اور فاء کے فتحہ کے ساتھ) کی باندی تھیں۔ ابن معین نے کہا ہے: عبید اللہ کو ابن مرجانہ بھی کہا جاتا تھا، مرجانہ اس کی والدہ کا نام تھا۔ اور ان کے علاوہ دوسرے علماء نے کہا ہے: یہ مجوسیہ (یعنی آگ پرست تھی)۔ امام بخاری نے کہا ہے: مرجانہ اصفہان سے قیدی بنا کر لائی گئی تھی۔

اور زیاد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھا اور جب حضرت معاویہ نے اس کو اپنے نسب کے ساتھ ملا لیا تو وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد سے سخت بغض رکھنے لگا۔ اور عبید اللہ اس کا وہی بیٹا ہے جس نے امام حسین علیہ السلام کے قتال کے لیے لشکر روانہ کیا اور وہ اس وقت یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا۔ اور اس کا لشکر ہزار گھڑ سواروں پر مشتمل تھا جن کا سردار حُر بن یزید التمیمی تھا اور مقدمۃ الجیش کا سردار حصین بن نمیر کوفی تھا، پھر وہ سب معاملہ ہوا جو (سب کے سامنے) ہوا، جس کا آخری نتیجہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت تھی۔

سیدنا امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنے والے کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ کہا گیا کہ وہ حصین بن نمیر ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ (آپ کا قاتل) مہاجر بن اوس تمیمی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کثیر بن عبد اللہ شعبی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شمر بن ذی الجوشن ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ سنان بن ابی اوس بن عمرو النخعی ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ اس نے امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک پکڑا اور اسے خولی بن یزید کی طرف دھکیلا، سنان نے ان پر نیزے سے وار کیا، تو آپ رضی اللہ عنہ گر گئے۔ پھر اس نے خولی سے کہا: ان کا سر قلم کر دو۔ اس نے اس کا ارادہ کیا تو وہ کانپ

فَقَالَ لَهُ سِنَانٌ: فَتَّ اللهُ عَضُدَکَ، وَأَبَانَ يَدَيْکَ، فَنَزَلَ إِلَيْهِ، فَذَبَحَهُ. وَكَانَ ذٰلِکَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ سَنَةَ إِحْدٰى وَسِتِّيْنَ. ثُمَّ حَمَلُوْا رَأْسَ الْحُسَيْنِ، وَرُؤُوْسَ الْقَتْلٰى مِنْ أَصْحَابِهٖ، إِلٰى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ، وَكَانَتِ الرُّؤُوْسُ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ رَأْسًا، حَمَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ رَأْسَ الْحُسَيْنِ، وَحَمَلَتْ كِنْدَةُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَأْسًا، وَهَوَازِنُ عِشْرِيْنَ، وَبَنُوْ تَمِيْمٍ عِشْرِيْنَ، وَبَنُوْ أَسَدٍ سَبْعَةً، وَمُذْحَجٌ أَحَدَ عَشَرَ، وَكَانَ مَعَ الرُّؤُوْسِ وَالسَّبَايَا شَمِرُ بْنُ ذِي الْجَوْشَنِ، وَقَيْسُ بْنُ الْأَشْعَثِ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَجَّاجِ وَعُرْوَةُ بْنُ قَيْسٍ، فَأَقْبَلُوْا، حَتّٰى قَدِمُوْا بِهَا عَلٰى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ.[1]

وَقَالَ الْعَلَّامَةُ الْعَيْنِيُّ: قَوْلُهُ: ﴿فَجَعَلَ﴾ أَي جَعَلَ رَأْسَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فِي طَسْتٍ، بِفَتْحِ الطَّاءِ الْمُهْمَلَةِ وَسُكُوْنِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ، قَالَ الْجَوْهَرِيُّ: الطَّسْتُ الطَّسُّ بِلُغَةِ طَيٍّ، أُبْدِلَ مِنْ إِحْدَى السِّيْنَيْنِ تَاءً لِلْاِسْتِثْقَالِ، وَفِي (الْمَغْرِبِ) بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ، الطَّشْتُ مُؤَنَّثَةٌ، وَهِيَ أَعْجَمِيَّةٌ، وَالطَّسُّ تَعْرِيْبُهَا وَالْجَمْعُ طُشَّاشٌ وَطُشُوْشٌ، وَقَدْ يُقَالُ الطُّشُوْتُ، قَوْلُهُ: ﴿فَجَعَلَ يَنْكُتُ﴾ أَي فَجَعَلَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ يَنْكُتُ، أَي

(١) العيني في عمدة القاري، ١٦/٢٤٠-٢٤١۔

گیا اور نڈھال ہو گیا تو سنان نے اسے کہا: خدا تمہارے بازو کی طاقت ختم کر دے اور تمہارے ہاتھ جدا کر دے! سو وہ (بدبخت خود) آپ کی طرف اترا اور آپ کو ذبح کر دیا۔ یہ جمعہ اور عاشوراء کا دن اور سن اکسٹھ ہجری تھا۔ پھر وہ امام حسین علیہ السلام کا سرِ انور اور دوسرے شہدا کے سروں کو اٹھا کر عبید اللہ بن زیاد کے پاس لے گئے، جو کہ کوفہ میں تھا اور وہ بہتّر (شہداء) کے سر تھے۔ خولی بن یزید نے امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک اٹھایا، کندہ نے تیرہ سر اٹھائے، ہوازن نے بیس سر اٹھائے اور بنو تمیم نے بیس سر اٹھائے اور بنو اسد نے سات سر اور مذحج نے گیارہ سر اٹھائے، ان سروں اور قیدیوں کے ساتھ شمر بن ذی الجوشن، قیس بن اشعث، عمرو بن الحجاج اور عروہ بن قیس نے پیش قدمی کی یہاں تک کہ وہ سروں اور قیدیوں کو لے کر عبید اللہ بن زیاد (لعنتی) کے پاس آ گئے۔

علامہ عینی نے کہا ہے: آپ کا قول: ﴿**فَجَعَلَ**﴾ یعنی اس نے امام حسین علیہ السلام کے سرِ انور کو ایک طشتری میں رکھا۔ علامہ جوہری نے کہا ہے: **(الطست)** قبیلہ طی کی زبان میں 'طس' ہے، اس کی ایک سین کو ثقل کی وجہ سے تاء میں بدلا گیا ہے، اور مغرب میں اسے شین کے ساتھ طشت بولتے ہیں، یہ عجمی لفظ ہے، اس کی جمع طشاش اور طشوش ہے اور طسّ کو طشوت بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کا قول: **(فجعل ینکت)** یعنی عبید اللہ بن زیاد

يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ عَلَى الْأَرْضِ، فَيُؤَثِّرُ فِيْهَا، وَهُوَ بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقِ، وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَابْنِ حِبَّانَ مِنْ طَرِيْقِ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: بِقَضِيْبٍ لَهُ فِي أَنْفِهِ، وَفِي رِوَايَةِ الطَّبَرَانِيِّ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَجَعَلَ يَجْعَلُ قَضِيْبًا فِي يَدِهِ فِي عَيْنَيْهِ وَأَنْفِهِ، فَقُلْتُ: ارْفَعْ قَضِيْبَكَ. فَقَدْ رَأَيْتُ فَمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي مَوْضِعِهِ. قَوْلُهُ: ﴿فَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا﴾.

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ﴿مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا﴾ لَمْ يُذْكَرْ، فَقَالَ أَنَسٌ: ﴿كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ﴾ أَي أَشْبَهُ أَهْلِ الْبَيْتِ، وَزَادَ الْبَزَّارُ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: ﴿إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَلْثِمُ حَيْثُ يَقَعُ قَضِيْبُكَ، قَالَ: فَانْقَبَضَ﴾ انْتَهٰى. وَقَالَ سِبْطُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: أَمَا كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلٰى أَنَسٍ مِنَ الْحُقُوْقِ، أَنْ يُنْكِرَ عَلَى ابْنِ زِيَادٍ فِعْلَهُ، وَيُقْبِحُ لَهُ مَا وَقَعَ مِنْ قَرْعِ ثَنَايَا الْحُسَيْنِ بِالْقَضِيْبِ، لٰكِنِ الْفَحْلُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، فَإِنَّهُ أَنْكَرَ عَلَيْهِ، فَرَوَى الطَّبَرِيُّ عَنْ أَبِي مِخْنَفٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ زِيَادٍ وَهُوَ يَنْكُتُ بِقَضِيْبٍ بَيْنَ ثُنَيَّتَيْهِ سَاعَةً.

چھڑی کو زمین پر مارنے لگا جس کا اثر اس پر پڑ جاتا ہے۔ اور امام ترمذی اور ابن حبان کی روایت میں ہے جو حضرت حفصہ بنت سیرین کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ (ظالم بدبخت) اپنی چھڑی آپ کی ناک میں گھسا کر کہنے لگا۔ اور امام طبرانی سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مروی ہے کہ وہ (ابن زیاد) اس چھڑی کو جو اس کے ہاتھ میں تھی آپ کی آنکھوں اور ناک میں گھسانے لگا، میں نے کہا: اپنی چھڑی کو اٹھا لو، کیونکہ اس جگہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منہ مبارک (اسے بوسہ دیتے ہوئے) دیکھا ہے۔ اور قول: وہ آپ کے حسن کے بارے میں کچھ کہنے لگا۔

امام ترمذی کی روایت میں ہے اس کا یہ قول: میں نے ان جیسا حسن نہیں دیکھا، مذکور نہیں ہے۔ حضرت انس نے فرمایا: (**کان أشبههم برسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یعنی امام حسین علیہ السلام اہل بیت میں سب سے بڑھ کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھے۔ اور بزار نے ایک اور طریق سے حضرت انس سے مروی حدیث میں اضافہ کیا ہے۔ حضرت انس نے فرمایا: میں نے اسے کہا: (میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہاں تمہاری چھڑی لگی ہے، وہاں سے چومتے دیکھا تھا، راوی بیان کرتے ہیں، اس (ابن زیاد) کے چہرے پر بل پڑ گئے) اور سبط ابن الجوزی نے کہا ہے: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت انس رضی اللہ عنہ پر حق نہیں تھا کہ وہ ابن زیاد کو اس (قبیح) فعل سے روکتے، اور اس اس فعل کی قباحت کا بتاتے جو اس نے چھڑی کے ساتھ آپ کے دانتوں کو چھیڑا، لیکن مرد حر تو زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہیں، جنہوں نے ابن زیاد کو روکا۔ امام طبری نے ابو مخنف سے انہوں نے سلیمان بن ابی راشد سے انہوں نے حمید بن مسلم سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: میں نے ابن زیاد کو دیکھا کہ وہ چھڑی کے ساتھ کچھ دیر آپ کے سامنے کے دانتوں کو کچوکے لگاتا رہا۔

فَلَمَّا رَآهُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ لَاهَجَهُ عَنْ نُكْتِهِ بِالْقَضِيْبِ، فَقَالَ لَهُ: أُعْلُ بِهٰذَا الْقَضِيْبِ عَنْ هَاتَيْنِ الشَّفَتَيْنِ، فَوَالَّذِي لَا إِلٰـهَ غَيْرُهُ لَقَدْ رَأَيْتُ شَفَتَي رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلٰى هَاتَيْنِ الشَّفَتَيْنِ يُقَبِّلُهُمَا، ثُمَّ انْفَضَحَ الشَّيْخُ يَبْكِي، فَقَالَ لَهُ ابْنُ زِيَادٍ: أَبْكَى اللهُ عَيْنَيْكَ، فَوَاللهِ لَوْلَا أَنَّكَ شَيْخٌ قَدْ خَرِفْتَ وَذَهَبَ عَقْلُكَ، لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ، فَقَامَ وَخَرَجَ. فَسَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ: وَاللهِ، لَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ قَوْلاً لَوْ سَمِعَهُ ابْنُ زِيَادٍ لَقَتَلَهُ.

فَقُلْتُ: مَا الَّذِي قَالَ؟ قَالَ: مَرَّ بِنَا وَهُوَ يَقُوْلُ: أَنْتُمْ يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ عَبِيْدٌ بَعْدَ الْيَوْمِ، قَتَلْتُمُ ابْنَ فَاطِمَةَ، وَأَمَّرْتُمُ ابْنَ مَرْجَانَةَ، فَهُوَ يَقْتُلُ خِيَارَكُمْ، وَيَسْتَعْبِدُ شِرَارَكُمْ، فَبُعْدًا لِمَنْ رَضِيَ بِالذُّلِّ وَالْعَارِ، قُلْتُ: فَلِلّٰهِ دَرُّ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ مِنْ أَعْيَانِ الصَّحَابَةِ، غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَشَهِدَ صِفِّيْنَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَكَانَ مِنْ خَوَاصِّ أَصْحَابِهِ، وَمَاتَ بِالْكُوْفَةِ سَنَةَ سِتٍّ وَسِتِّيْنَ، وَقِيْلَ: ثَمَانٍ وَسِتِّيْنَ.

جب حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو اسے چھڑی کے ساتھ کچوکے لگانے سے روکا اور فرمایا: اس چھڑی کو ان دونوں ہونٹوں سے اٹھالے۔ اس ذات کی قسم، جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہونٹوں کو ان ہونٹوں کو چومتے ہوئے دیکھا ہے، پھر شیخ (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ) پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے ابن زیاد نے انہیں کہا: اللہ تیری آنکھوں کو رلائے، اللہ کی قسم! اگر تو ایسا بوڑھا نہ ہوتا جو حواس باختہ ہے اور جس کی عقل چلی گئی ہے، تو یقیناً میں تیری گردن اڑا دیتا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اٹھے اور باہر چلے گئے، میں نے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا: بخدا! زید بن ارقم نے ایسی بات کی ہے کہ اگر ابن زیاد وہ سن لیتا تو انہیں شہید کر دیتا۔

میں نے کہا: انہوں نے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا: وہ ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے کہہ رہے تھے: اے عربوں کے گروہ! تم آج کے بعد غلام ہو، تم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لختِ جگر کو شہید کر دیا، اور ابن مرجانہ (عبید اللہ بن زیاد) کو اپنا امیر بنا لیا، وہ تمہارے اچھے لوگوں کو قتل کرے گا اور تمہارے برے لوگوں کو اپنا غلام بنا لے گا، پس ہلاکت ہو اس کے لیے جو ذلت اور عار (کی زندگی) پر راضی ہوا۔ میں کہتا ہوں: حضرت زید بن ارقم انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ کی کیا بات ہے! آپ بڑے رتبے والے صحابہ کرام میں سے تھے آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں سترہ غزوات میں شریک ہوئے، اور جنگ صفین میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے اور آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاص ساتھیوں میں سے تھے، اور آپ کوفہ میں سن چھیاسٹھ میں شہید ہوئے۔ اور کہا گیا ہے کہ سن اڑسٹھ میں شہید ہوئے۔

ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى جَازَى هٰذَا الْفَاسِقَ الظَّالِمَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ، بِأَنْ جَعَلَ قَتْلَهُ عَلٰى يَدَي إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْأَشْتَرِ يَوْمَ السَّبْتِ لِثَمَانٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ، سَنَةَ سِتٍّ وَسِتِّيْنَ عَلٰى أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا الْجَازِرُ، بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَوْصِلِ خَمْسَةُ فَرَاسِخَ، وَكَانَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ الثَّقَفِيُّ أَرْسَلَهُ لِقِتَالِ ابْنِ زِيَادٍ، وَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ زِيَادٍ، جِيءَ بِرَأْسِهٖ وَبِرُؤُوْسِ أَصْحَابِهٖ، وَطُرِحَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُخْتَارِ، وَجَاءَتْ حَيَّةٌ دَقِيْقَةٌ تَخَلَّلَتِ الرُّؤُوْسَ، حَتّٰى دَخَلَتْ فِي فَمِ ابْنِ مَرْجَانَةَ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ، وَخَرَجَتْ مِنْ مَنْخِرِهٖ، وَدَخَلَتْ فِي مَنْخِرِهٖ، وَخَرَجَتْ مِنْ فِيْهِ، وَجَعَلَتْ تَدْخُلُ وَتَخْرُجُ مِنْ رَأْسِهٖ بَيْنَ الرُّؤُوْسِ، ثُمَّ إِنَّ الْمُخْتَارَ بَعَثَ بِرَأْسِ ابْنِ زِيَادٍ، وَرُؤُوْسِ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا مَعَهُ إِلٰى مَكَّةَ إِلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، وَقِيْلَ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَنَصَبَهَا بِمَكَّةَ وَأَحْرَقَ ابْنُ الْأَشْتَرِ جُثَّةَ ابْنِ زِيَادٍ وَجُثَثَ الْبَاقِيْنَ.(١)

١٦/٨٣. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ لَعَنَهُ اللهُ، إِذْ أُتِيَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام فَوُضِعَ فِي طَسْتٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ قَضِيْبًا، فَجَعَلَ يَفْتُرُ بِهٖ عَنْ شَفَتِهٖ وَعَنْ أَسْنَانِهٖ، فَلَمْ أَرَ ثَغْرًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ مِنْهُ، كَأَنَّهُ الدُّرُّ، فَلَمْ أَتَمَالَكْ أَنْ رَفَعْتُ صَوْتِي بِالْبُكَاءِ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ أَيُّهَا

(١) العيني في عمدة القاري، ١٦/٢٤١۔

٨٣: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٣٦، والذهبي في ـــ

(امام عینی نے مزید کہا ہے:) پھر اللہ تعالیٰ نے اس فاسق اور ظالم عبید اللہ بن زیاد کو یہ سزا دی کہ ہفتہ کے روز بائیس (۲۲) ذو الحجہ، سن چھیاسٹھ (٦٦) کو اس سرزمین پر جسے جازِر کہا جاتا ہے، اس کے اور موصل کے درمیان پانچ فراسخ کا فاصلہ ہے، اسے ابراہیم بن اشتر کے ہاتھوں قتل کرایا۔ اسے مختار بن ابو عبیدہ الثقفی نے ابن زیاد کے ساتھ جنگ کے لیے بھیجا تھا، جب ابن زیاد کو قتل کر دیا گیا، تو اس کے اور اس کے ساتھیوں کے سروں کو لایا گیا اور مختار ثقفی کے سامنے پھینکا گیا اسی دوران ایک باریک سانپ وہاں (نکل) آیا اور ان کے سروں میں گھس گیا یہاں تک کہ وہ ابن مرجانہ یعنی ابن زیاد کے منہ میں گھسا اور اس کے نتھنے سے باہر نکلا، اور پھر اس کے نتھنے میں گھس کر اس کے منہ سے نکلا اور (ان سب کے) سروں میں سے صرف اس (ابن زیاد) کے سر میں گھستا اور باہر نکلتا رہا، پھر مختار ثقفی نے ابن زیاد اور اس کے ساتھ قتل ہونے والوں کے سروں کو مکہ میں امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا، تو انہوں نے ان سروں کو (عبرت کے لیے) مکہ میں نصب کر دیا، اور ابن اشتر نے ابن زیاد اور دوسرے مقتولین کے جسموں کو جلا دیا تھا۔

۱۶/۸۳۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس تھا - اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو - جب حضرت حسین بن علی علیہما السلام کے سر مبارک کو لایا گیا اور اس کے سامنے ایک تھال میں رکھ دیا گیا، اس نے ایک ہری شاخ پکڑی اور اس کے ساتھ آپ کے ہونٹ اور دانتوں پر آہستہ آہستہ مارنے لگا، میں نے آپ کے دہن مبارک سے بڑھ کر حسین دہن کبھی نہیں دیکھا تھا، گویا کہ وہ موتیوں کی لڑی ہو، میں (یہ منظر دیکھ کر) اپنے رونے کی آواز

....

سیر أعلام النبلاء، ۳/ ۳۱۵۔

الشَّيْخُ؟ قَالَ: يُبْكِيْنِي مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، يُقَبِّلُ بَعْضَ مَوْضِعِ هٰذَا الْقَضِيْبِ، وَيَلْثِمُهٗ وَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهٗ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَأَيَّدَهُ الذَّهَبِيُّ.

١٧/٨٤. عَنْ خَلَفِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ اسْوَدَّتِ السَّمَاءُ، وَظَهَرَتِ الْكَوَاكِبُ نَهَارًا، حَتّٰى رَأَيْتُ الْجَوْزَاءَ عِنْدَ الْعَصْرِ، وَسَقَطَ التُّرَابُ الْأَحْمَرُ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

١٨/٨٥. عَنْ أَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ كَانَ فِي الصَّفِّ فِي يَوْمِ الْحُسَيْنِ ﵇، فَقَالَ: ابْتَدَرَ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَيُّكُمُ الْحُسَيْنُ؟ قَالَ: كَانَ أَوَّلَنَا لَهٗ إِجَابَةً. فَقَالَ: أَنَا الْحُسَيْنُ، فَمَا تُرِيْدُ يَا عَبْدَ اللهِ؟ قَالَ: أَبْشِرْ يَا عَدُوَّ اللهِ، بِالنَّارِ. قَالَ: فَقَالَ: وَيْحَكَ، أَنَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَلِمَ؟ وَرَبٌّ رَحِيْمٌ وَشَفَاعَةُ نَبِيٍّ مُطَاعٍ! اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ كَاذِبًا، فَجُرَّهٗ إِلَى النَّارِ، وَاجْعَلْهُ الْيَوْمَ آيَةً لِأَصْحَابِهٖ. قَالَ: فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ ثَنّٰى عَنَانَ فَرَسِهٖ، فَوَثَبَ بِهٖ، فَأَلْقَاهُ فِي حَيْزَتِهٖ، وَبَقِيَتْ رِجْلَاهُ فِي الرِّكَابِ، فَجَعَلَ يَضْرِبُهٗ حَتّٰى قَطَعَهٗ. قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ مَذَاكِيْرَهٗ تُسْحَبُ

٨٤: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٢٦، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٤٣٢، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/٣٠٥۔

٨٥: أخرجه اللالكائي في كرامات الأولياء/١٣٧، الرقم/٩٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١١٦، الرقم/٢٨٤٩، وابن عساكر في تاريخ ـــــ

کو بلند کیے بغیر نہ رہ سکا۔ ابن زیاد نے کہا: اے بوڑھے! تجھے کس بات نے رلا دیا؟ انہوں نے کہا: مجھے اس چیز نے رُلا دیا کہ جس جگہ یہ چھڑی ہے وہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ لیتے دیکھا اور یہ فرماتے سنا: اے اللہ! بے شک میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے، امام ذہبی نے بھی اس کی تائید کی ہے۔

۸۴/ ۱۷۔ خلف بن خلیفہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا تو آسمان سیاہ ہوگیا، اور دن کے وقت تارے ظاہر ہوگئے، یہاں تک کہ میں نے عصر کے وقت جوزاء (ستارے) کو دیکھا اور آسمان سے سرخ مٹی برسی۔

اسے امام ابن عساکر، مزی اور عسقلانی نے بیان کیا ہے۔

۸۵/ ۱۸۔ حضرت اسلم روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جو واقع کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی صف میں شامل تھا، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی جلدی سے آیا اور کہا: تم میں سے حسین کون ہے؟ تو سب سے پہلے آپ علیہ السلام نے اسے جواب دیا اور فرمایا: میں ہوں حسین، اے اللہ کے بندے کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: اے اللہ کے دشمن (العیاذ باللہ) تمہیں آگ کی خوش خبری ہو! راوی بیان کرتے ہیں: آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیرا ستیاناس، مجھے یہ بات کہہ رہے ہو؟ اس نے کہا: ہاں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا کیوں ہوگا، جبکہ رحم فرمانے والا رب اور اطاعت کیے جانے والے نبی ﷺ کی شفاعت موجود ہے، اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے تو اسے جہنم کی آگ میں گھسیٹ، اور اسے آج کے دن اپنے ساتھیوں کے لیے عبرت کا نشان بنا دے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اس نے اپنے گھوڑے کی لگام کو موڑا تو گھوڑے نے اس شخص کو اچھالا اور وہیں گرا دیا، جبکہ اس کے پاؤں اس کی رکاب میں ہی پھنسے رہے۔ وہ رکاب کو مارنے لگ گیا یہاں تک کہ اسے کاٹ دیا، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کے

.... مدينة دمشق، ۲۳۵/۱۴، والمزي في تهذيب الكمال، ۴۳۸/۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۹۳/۹۔

فِي الْأَرْضِ. فَقَالَ: فَوَاللهِ، مَا عَجِبْنَا لِسُرْعَةِ إِجَابَةِ دُعَائِهِ، وَلٰكِنْ لِوُقُوْفِنَا، حَتّٰى قُتِلَ، كَأَنَّ قُلُوْبَنَا زُبَرُ الْحَدِيْدِ.

رَوَاهُ اللَّالَكَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ وَهُوَ ثِقَةٌ، وَلٰكِنَّهُ اخْتَلَطَ.

١٩/٨٦. عَنِ الْكَلْبِيِّ، قَالَ: رَمٰى رَجُلٌ الْحُسَيْنَ، وَهُوَ يَشْرَبُ، فَشُلَّ شِدْقُهُ، فَقَالَ: لَا أَرْوَاكَ اللهُ، قَالَ: فَشَرِبَ حَتّٰى تَفَطَّرَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ إِلٰى قَائِلِهٖ ثِقَاتٌ.

٢٠/٨٧. عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ، كَأَنَّ رِجَالًا نَزَلُوْا مِنَ السَّمَاءِ مَعَهُمْ حِرَابٌ، يَتَتَبَّعُوْنَ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ ﷺ، فَمَا لَبِثْتُ أَنْ نَزَلَ الْمُخْتَارُ، فَقَتَلَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٨٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١١٤، الرقم/٢٨٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٣، والمحب الطبري في ذخائر العقبى، ١/١٤٤۔

٨٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١١٣، الرقم/٢٨٣٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٦۔

اعضاء کو زمین میں گھسیٹے جاتے دیکھا، راوی بیان کرتے ہیں: بخدا، ہم نے آپ کی دعا کے جلد قبول ہوجانے پر اتنا تعجب نہیں کیا، جتنا اس کے قتل ہونے تک ہمارے ٹھہرے رہنے پر (کوئی اسے بچانے کی کوشش بھی نہ کر سکا)، اس دوران ہمارے دل ایسے تھے جیسے لوہے کی تختیاں ہوں۔

اسے لالکائی، طبرانی، ابن عساکر اور مزی نے روایت کیا ہے، اور ہیثمی نے کہا ہے: اس میں عطا بن سائب ہیں جو کہ ثقہ ہیں، لیکن وہ (آخری عمر میں) دماغی اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔

۱۹/۸۶۔ کلبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت حسین علیہ السلام کو جب کہ وہ پانی پی رہے تھے کوئی چیز ماری، جس سے آپ علیہ السلام کا جبڑا مبارک زخمی ہو گیا، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے کبھی سیراب نہ کرے۔ روای بیان کرتے ہیں کہ پھر اس نے اتنا پانی پیا کہ (پی پی کر اس کا معدہ) پھٹ گیا (جس سے وہ مر گیا مگر اس کی پیاس ختم نہ ہوئی)۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کے تمام روای ثقہ ہیں۔

۲۰/۸۷۔ شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا، گویا کچھ لوگ ہیں جو آسمان سے اترے ہیں، ان کے پاس آلاتِ حرب بھی ہیں اور وہ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کا کھوج لگا رہے ہیں، تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ مختار میدان میں اترا اور آپ علیہ السلام کے قاتلوں کو (اس نے چن چن کر) قتل کر دیا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، امام ہیثمی نے کہا ہے: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند حسن ہے۔

٢١/٨٨. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّحَّانِ، قَالَ: كُنْتُ فِي خُزَاعَةَ، فَجَاؤُوْا بِشَيءٍ مِنْ تَرِكَةِ الْحُسَيْنِ رضي الله عنه، فَقِيْلَ لَهُمْ: نَنْحَرُ أَوْ نَبِيْعُ فَنَقْسِمُ. قَالَ: انْحَرُوْا. قَالَ: فَجَلَسَ عَلٰى جَفْنَةٍ، فَلَمَّا وُضِعَتْ، فَارَتْ نَارًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ وَزَادَ: وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ: أَصَابُوْا إِبِـلًا فِي عَسْكَرِ الْحُسَيْنِ رضي الله عنه يَوْمَ قُتِلَ، فَنَحَرُوْهَا وَطَبَخُوْهَا قَالَ: فَصَارَتْ مِثْلُ الْعَلْقَمِ فَمَا اسْتَطَاعُوْا أَنْ يَسِيْغُوْا مِنْهَا شَيْئًا.

٢٢/٨٩. عَنْ عَمْرِو بْنِ بَعْجَةَ، قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ ذُلٍّ دَخَلَ عَلَى الْعَرَبِ، قَتْلُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما وَادِّعَاءُ زِيَادٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٢٣/٩٠. عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ كُرْدُوْسٍ، عَنْ حَاجِبِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ:

٨٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٢١، الرقم/٢٨٦٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٣١، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٤٣٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٦.

٨٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٥٨، الرقم/٣٥٨٦٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٢٣، الرقم/٢٨٧٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٩/١٧٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٦.

٩٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١١٢، الرقم/٢٨٣١، وابن ــــ

۲۱/۸۸۔ ابوحمید الطحان بیان کرتے ہیں: میں خزاعہ میں تھا، تو (یزیدی) لوگ امام حسین علیہ السلام کے ترکہ میں سے کوئی چیز (جانور وغیرہ) لے کر آئے، ان سے کہا گیا: کیا ہم اسے ذبح کر لیں یا اسے بیچ کر اس کا مال آپس میں تقسیم کر لیں۔ اس نے کہا: ذبح کر لو۔ وہ بیان کرتا ہے: پھر وہ بڑے پیالے پر کھانے کے لیے بیٹھ گیا، جب وہ پیالہ رکھا گیا تو وہ آگ سے بھڑک اٹھا۔

اسے امام طبرانی، ابن عساکر اور مزی نے روایت کیا ہے، اور اس میں اضافہ کیا ہے: حماد بن زید نے جمیل بن مرہ سے روایت کیا ہے: لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کی شہادت والے دن آپ کے لشکر میں سے اونٹ حاصل کیے اور انہیں ذبح کرکے پکا لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ان کا گوشت اندرائن کی طرح کڑوا ہو گیا جس میں سے وہ کوئی چیز نہ نگل سکے۔

۲۲/۸۹۔ عمرو بن بعجہ بیان کرتے ہیں: بے شک (اسلام کے بعد) پہلی ذلت جو عربوں پر مسلط ہوئی وہ امام حسین بن علی علیہما السلام کو شہید کرنے اور زیاد کے متعلق امیر معاویہ کا دعویٰ ہے کہ وہ اُن کا بھائی ہے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور ابن عساکر، نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۲۳/۹۰۔ عبد الملک بن کردوس نے عبید اللہ بن زیاد کے دربان سے روایت کیا کہ اس نے کہا:

.... عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۷/۴۵۱، وابن كثير في البداية والنهاية، ۸/۲۸۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۹۶۔

دَخَلْتُ الْقَصْرَ خَلْفَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ حِيْنَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه، فَاضْطَرَمَ فِي وَجْهِهِ نَارٌ، فَقَالَ: هٰكَذَا بِكُمِّهِ عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَكْتُمَ ذٰلِكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ كَثِيْرٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَحَاجِبُ عُبَيْدِ اللهِ لَمْ أَعْرِفْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

٢٤/٩١. عَنْ أَبِي قَبِيْلٍ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما، إِحْتَزُّوْا رَأْسَهُ، وَقَعَدُوْا فِي أَوَّلِ مَرْحَلَةٍ يَشْرَبُوْنَ النَّبِيْذَ، يَتَحَيَّوْنَ بِالرَّأْسِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ قَلَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ حَائِطٍ، فَكَتَبَ بِسَطْرِ دَمٍ:

أَتَرْجُوْ أُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا

شَفَاعَةَ جَدِّهِ يَوْمَ الْحِسَابِ

فَهَرَبُوْا وَتَرَكُوا الرَّأْسَ، ثُمَّ رَجَعُوْا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ، وَأَيَّدَهُ الْمِزِّيُّ وَالذَّهَبِيُّ.

٩١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٢٣، الرقم/٢٨٧٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٤٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٤٤٣، والذهبي في تاريخ الإسلام، ٥/١٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٢١٦، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/٢٦٥٢۔

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے وقت میں عبید اللہ بن زیاد کے پیچھے محل میں داخل ہوا، تو اس کے چہرے پر آگ بھڑک اٹھی، تو اس نے اس طرح اپنی آستین سے اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے کہا: کیا تو نے (یہ منظر) دیکھا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے چھپائے رکھوں (اور کسی سے بیان نہ کروں)۔

اسے امام طبرانی، ابن عساکر اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: عبید اللہ کے دربان کو میں نے جانتا، اور اس کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

۹۱/۲۴۔ حضرت ابو قبیل بیان کرتے ہیں کہ جب امام حسین بن علی علیہما السلام کو شہید کیا گیا تو یزیدوں نے آپ علیہ السلام کے سرِ انور کو تن سے جدا کر دیا، پھر پہلے مرحلے میں وہ سر مبارک کے کاٹنے کی خوشی میں بیٹھ کر نبیذ پینے لگے، تو دیوار سے ایک لوہے کا قلم نمودار ہوا، اس نے خون کی سطر کے ساتھ یہ شعر لکھا:

کیا وہ امت جس نے حسین علیہ السلام کو شہید کیا یومِ قیامت ان
کے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی امید رکھتی ہے۔

وہ لوگ (یہ دیکھ کر) بھاگ گئے اور سر مبارک کو وہیں چھوڑ گئے، بعد ازاں دوبارہ واپس آئے۔

اسے امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام مزی اور ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔

٢٥/٩٢. عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءِ الْعَطَارِدِيَّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوْا عَلِيًّا رضي الله عنه وَلَا أَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ، فَإِنَّ جَارًا لَنَا مِنْ بِلْهَجِيْمَ، قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلٰى هٰذَا الْفَاسِقِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ (عليهما السلام) قَتَلَهُ اللهُ، فَرَمَاهُ اللهُ بِكَوْكَبَيْنِ فِي عَيْنَيْهِ، فَطَمَسَ اللهُ بَصَرَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٢٦/٩٣. عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: خَرِئَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَلٰى قَبْرِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما. قَالَ: فَأَصَابَ أَهْلَ ذٰلِكَ الْبَيْتِ خَبْلٌ وَجُنُوْنٌ وَجُذَامٌ وَمَرَضٌ وَفَقْرٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٢٧/٩٤. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعَتِ الْجِنَّ تَنُوْحُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ

٩٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١١٢، الرقم/٢٨٣٠، واللالكائي في كرامات الأولياء/١٣٩، الرقم/٩٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٦.

٩٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٢٠، الرقم/٢٨٦٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٤٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٤٤٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٧.

٩٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٢١-١٢٢، الرقم/٢٨٦٢، ٢٨٦٧، وعن ميمونة رضي الله عنها في، ٣/١٢٢، الرقم/٢٨٦٨، وأحمد بن ←

۹۲/ ۲۵۔ حضرت قرہ بن خالد فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت ابو رجاء عطاردی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اہلِ بیت کو گالیاں مت دو۔ ایک دفعہ **بلھجیم** کا ہمارا ایک پڑوسی کہنے لگا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ (معاذ اللہ) اس فاسق حسین بن علی کو اللہ تعالیٰ نے قتل کر دیا، (اس کا یہی کہنا تھا کہ) اسی وقت اللہ تعالیٰ نے اس کی دونوں آنکھوں میں پھولے کی بیماری ڈال دی اس طرح اللہ نے اس کی بصارت چھین لی۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس حدیث کے رجال صحیح (مسلم) کے رجال ہیں۔

۹۳/ ۲۶۔ اعمش سے مروی ہے، آپ نے بیان کیا کہ بنو اسد میں سے کسی شخص نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی قبر مبارک پر (العیاذ باللہ) گندگی پھیلائی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے گھر کے تمام لوگ پاگل پن، جنون، کوڑھ، بیماری اور فقر کا شکار ہوگئے۔

اسے امام طبرانی، ابن عساکر اور مزی نے روایت کیا ہے، اور امام ہیثمی نے کہا ہے: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کے رجال صحیح (مسلم) کے رجال ہیں۔

۹۴/ ۲۷۔ حضرت اُمّ سلمہ بیان کرتی ہیں: جنات کو حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما پر نوحہ کرتے سنا

.... حنبل في فضائل الصحابة، ۲/ ۷۷٦، الرقم/ ۱۳۷۳، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ۱/ ۳۰۸، الرقم/ ٤۲٥-٤۲٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/ ۲۳۹-۲٤۰، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/ ۲۳۱، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/ ٤٤١، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۲/ ۳۰٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۹۹۔

عَلِيٍّ رضي الله عنه. وَأَيْضاً عَنْ مَيْمُوْنَةَ رضي الله عنها مِثْلَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَهٰذَا صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٢٨/٩٥. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ نَوْحَ الْجِنِّ، مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَّا اللَّيْلَةَ، وَمَا أَرَى ابْنِي إِلَّا قَدْ قُتِلَ - تَعْنِي الْحُسَيْنَ رضي الله عنه -، فَقَالَتْ لِجَارِيَتِهَا: اخْرُجِي فَسَلِي، فَأُخْبِرَتْ أَنَّهُ قَدْ قُتِلَ، وَإِذَا جِنِّيَّةٌ تَنُوْحُ:

أَلَا يَا عَيْنُ فَاحْتَفِلِي بِجُهْدٍ
وَمَنْ يَبْكِي عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِي
عَلٰى رَهْطٍ تَقُوْدُهُمُ الْمَنَايَا
إِلٰى مُتَحَيِّرٍ فِي مُلْكِ عَبْدِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ.

٢٩/٩٦. عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، - يَعْنِي النَّخَعِيَّ - قَالَ: لَوْ كُنْتُ فِيْمَنْ قَتَلَ الْحُسَيْنَ

٩٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٢٢، الرقم/٢٨٦٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٤١، وذكره المزي في تهذيب الكمال، ٦/٤٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٢١٥، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/٢٦٥١۔

٩٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١١٢، الرقم/٢٨٢٩، وابن ـــــ

گیا۔ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے۔

اسے امام طبرانی نے، احمد نے 'فضائل الصحابہ' میں اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے، اور حافظ ابن کثیر نے کہا ہے: یہ صحیح ہے، اور امام ہیثمی نے کہا ہے: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس حدیث کے راوی صحیح (مسلم) کے راوی ہیں۔

۲۸/۹۵۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک سے لے کر آج تک جنوں کا نوحہ نہیں سنا مگر آج رات سنا ہے، اور میرا یہی خیال ہے کہ میرے بیٹے حسین علیہ السلام کو شہید کر دیا گیا ہے۔ پھر آپ نے اپنی باندی سے فرمایا: باہر جاؤ اور معلوم کرو، (وہ گئی تو) اسے بتایا گیا کہ امام حسین علیہ السلام کو شہید کر دیا گیا ہے، اور ایک جنّی (مادہ جن) نوحہ کر رہی تھی:

اے آنکھ! تو کوشش کے ساتھ بھر آ

اور میرے بعد شہدا پر کون روئے گا

ایک ایسے گروہ پر جنہیں ان کی موتیں گھیر کر (کربلاء میں) لے گئیں

ایسے حیران و پریشان کی طرف جو غلام کی بادشاہت میں ہے

اسے امام طبرانی، ابن عساکر اور مزی نے بیان کیا ہے۔

۲۹/۹۶۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر میں ان لوگوں میں شامل ہوتا جنہوں نے امام حسین بن

عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۴/۲۳۷، وذكره المزي في تهذيب الكمال، ۲۵/۱۵۳، الرقم/۵۱۸۴، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۲/۳۰۶، وأيضًا في الإصابة، ۲/۸۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۹۵۔

بْنَ عَلِيٍّ ؓ، ثُمَّ غُفِرَ لِي، ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَمُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَيَنْظُرَ فِي وَجْهِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٣٠/٩٧. عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: كَانَ لَنَا جَلِيْسٌ يَتَعَطَّرُ، وَكَانَتْ رَائِحَةُ الْقَطِرَانِ تَغْلِبُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا أَبَا فُلَانٍ، إِنَّكَ تَتَعَطَّرُ، وَإِنَّ رَائِحَةَ الْقَطِرَانِ تَغْلِبُ عَلَيْكَ! قَالَ: أَوَقَدْ وَجَدْتُمْ شَيْئًا؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ: كُنْتُ فِيْمَنْ سَلَبَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَأَصْحَابَهُ. قَالَ: فَأُرِيتُ فِي الْمَنَامِ، فَرَأَيْتُ: كَأَنَّ النَّاسَ قَدْ حُشِرُوْا وَخَرَجُوْا عِطَاشًا. قَالَ: وَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ، وَحَوْضٌ يَسْقِي النَّاسُ مِنْهُ، وَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اسْقِنِي، قَالَ: اسْقِهِ، قَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهُ مِمَّنْ سَلَبَ الْحُسَيْنَ، فَقَالَ: اذْهَبُوْا بِسَالِبِ الْحُسَيْنِ، فَأَسْقَوْهُ قَطِرَانًا، فَأَصْبَحْتُ وَإِنَّ رَائِحَةَ الْقَطِرَانِ لَتَغْلِبُ عَلَيَّ.

رَوَاهُ اللَّالَكَائِيُّ.

٣١/٩٨. عَنْ مُحَمَّدٍ (يَعْنِي ابْنَ سِيْرِيْنَ)، قَالَ: لَمْ تُرَ هٰذِهِ الْحُمْرَةُ الَّتِي فِي

٩٧: أخرجه اللالكائي في كرامات الأولياء/١٣٨، الرقم/٩١۔

٩٨: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٢٧٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٢٨، وأيضًا في، ٣٩/٤٩٣، وابن الجوزي في ـــ

علی علیہما السلام کو شہید کیا تھا، پھر مجھے بخش دیا جاتا اور جنت میں داخل کر دیا جاتا، تو (پھر بھی) مجھے اس بات سے حیاء آتی کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے گزروں اور آپ ﷺ میرے چہرے کی طرف دیکھیں۔

اسے امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے، اور امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۳۰/۹۷۔ عبد الملک بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ ہمارا ایک ہم نشین تھا جو خوشبو لگاتا تھا، لیکن اس پر تارکول کی خوشبو غالب رہتی تھی، لوگوں میں سے کسی نے اس سے کہا: اے ابو فلاں! تو خوشبو لگاتا ہے لیکن تارکول کی خوشبو تم پر (کیوں) غالب رہتی ہے، اس نے کہا: کیا تم نے ایسی کوئی شے محسوس کی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: میں تمہیں اس کی حقیقت بتاتا ہوں، میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے حسین بن علی اور ان کے ساتھیوں کو لوٹا۔ اس نے کہا: مجھے خواب دکھایا گیا، میں نے دیکھا کہ لوگ حشر کے میدان میں جمع ہیں اور وہ قبروں سے پیاسے نکلے ہیں۔ اس نے کہا: میں نے اچانک دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے، اور ایک حوض ہے جس سے لوگ پانی پی رہے ہیں، اچانک میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے بھی پلائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو بھی پلاؤ، اس شخص نے کہا: یارسول اللہ! بے شک یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے حسین (علیہ السلام) کو لوٹا، آپ ﷺ نے فرمایا: حسین کو لوٹنے والے کو لے جاؤ، اور اسے تارکول پلاؤ، پھر جب میں نے صبح کی تو تارکول کی بُو مجھ پر چھائی ہوئی تھی۔

اسے امام لالکائی نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۹۸۔ امام محمد (بن سیرین) بیان کرتے ہیں کہ امام حسین بن علی علیہما السلام کی شہادت سے پہلے

.... التبصرة، ۱٦/۲، والسيوطي في تاريخ الخلفاء/۱٦۳، وابن أبي جرادة في بغية الطلب في تاريخ حلب، ۲٦۳۹/٦، والهندي في كنز العمال، ۲۹۰/۱۳، الرقم/۳۷۷۲۵۔

آفَاقِ السَّمَاءِ، حَتّٰى قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ.

٩٩/ ٣٢. عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بَوَّابُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ، أَنَّهُ لَمَّا جِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عليه السلام، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، رَأَيْتُ حِيْطَانَ دَارِ الْإِمَارَةِ، تُسَايِلُ دَمًا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

١٠٠/ ٣٣. عَنْ سُلَيْمٍ الْقَاصِّ قَالَ: مُطِرْنَا أَيَّامًا أَوْ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ رضي الله عنه دَمًا، سَمِعَ مِنْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَإِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

١٠١/ ٣٤. عَنْ هِلَالِ بْنِ ذَكْوَانَ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام مُطِرْنَا مَطَرًا بَقِيَ أَثَرُهُ فِي ثِيَابِنَا، مِثْلَ الدَّمِ.

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ.

٩٩: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/ ٢٢٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/ ٤٣٤، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/ ٢٦٣٦۔

١٠٠: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٤/ ١٢٩، الرقم/ ٢٢٠٢، وابن حبان في الثقات، ٤/ ٣٢٩، الرقم/ ٣١٦٥، وذكره العسقلاني في لسان الميزان، ٣/ ١١٣، الرقم/ ٣٧٢۔

١٠١: ابن الجوزي في التبصرة، ٢/ ١٦۔

آسمان کے افق پر موجود یہ سرخی کبھی نہیں دیکھی گئی۔

اسے امام ابونعیم، ابن عساکر اور ابن الجوزی نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۹۹۔ ابو غالب بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبید اللہ بن زیاد کے دربان نے بتایا کہ جب امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک کو لایا گیا اور اس کے سامنے رکھا گیا تو میں نے دار الِامارۃ کی دیواروں کو خون بہاتے دیکھا۔

اسے امام ابن عساکر، مزی اور ابن ابی جرادہ نے بیان کیا ہے۔

۳۳/۱۰۰۔ سلیم القاص بیان کرتے ہیں: ہم پر کچھ دن یا شہادت امام حسین علیہ السلام والے دن خون کی بارش ہوئی۔ یہ بات آپ سے حماد بن سلمہ اور اسماعیل بن ابراہیم ابو ابراہیم نے بھی سنی۔

اسے امام بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں اور ابن حبان نے ’الثقات‘ میں روایت کیا ہے۔

۳۴/۱۰۱۔ ہلال بن ذکوان بیان کرتے ہیں: جب امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا تو ہم پر خون جیسی بارش ہوئی جس کا اثر ہمارے کپڑوں میں باقی رہا۔

اسے ابن الجوزی نے بیان کیا ہے۔

١٠٢/ ٣٥. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَالِمٍ خَالَتِي قَالَتْ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ، مُطِرْنَا مَطَرًا، كَالدَّمِ عَلَى الْبُيُوْتِ وَالْجُدُرِ.

ذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ وَالْعَاصِمِيُّ وَالْمُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

١٠٣/ ٣٦. عَنْ نَضْرَةَ الْأَزْدِيَّةِ، قَالَتْ: لَمَّا أَنْ قُتِلَ الْحُسَيْنُ مَطَرَتِ السَّمَاءُ مَاءً، فَأَصْبَحْتُ وَكُلُّ شَيءٍ لَنَا مَلْآنٌ دَمًا.

ذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ.

١٠٤/ ٣٧. عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: لَمْ تَبْكِ السَّمَاءُ عَلٰى أَحَدٍ بَعْدَ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عليهما السلام، إِلَّا عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَأَيَّدَهُ الذَّهَبِيُّ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

١٠٥/ ٣٨. عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ الْمُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُبَشِّرُ النَّاسَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَرَأَيْتُهُ أَعْمٰى يُقَادُ.

١٠٢: الذهبي في تاريخ الإسلام، ٥/١٦، وأيضًا في سير أعلام النبلاء، ٣/٣١٢، والعاصمي في سمط النجوم العوالي، ٣/١٨٧، والمحب الطبري في ذخائر العقبى/١٤٥۔

١٠٣: الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/٣١٢۔

١٠٤: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٢٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/٣١٢، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/٢٦٣٤۔

١٠٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٢٧، والمزي في ــــ

۱۰۲/ ۳۵۔ جعفر بن سلیمان سے مروی ہے کہ مجھے میری خالہ اُم سالم نے بتایا کہ جب امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا تو گھروں اور دیواروں پر خون جیسی بارش ہوئی۔

اسے امام ذہبی، عاصمی اور محبّ طبری نے بیان کیا ہے۔

۱۰۳/ ۳۶۔ نضرہ ازدیہ بیان کرتی ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا تو آسمان نے خوب پانی برسایا، پھر جب میں نے صبح کی تو دیکھا کہ ہماری ہر شے خون سے لبریز تھی۔

اسے امام ذہبی نے بیان کیا ہے۔

۱۰۴/ ۳۷۔ امام ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے بعد آسمان کسی پر نہیں رویا سوائے حسین بن علی علیہما السلام کے۔

اسے امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے، اور امام ذہبی اور ابن ابی جرادہ نے بھی اس کی تائید کی ہے۔

۱۰۵/ ۳۸۔ ربیع بن منذر ثوری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص لوگوں کو امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خوش خبری دیتا تھا، میں نے اسے دیکھا تو وہ اندھا ہو چکا تھا اور اسے پکڑ کے لے جایا جاتا تھا۔

.... تهذيب الكمال، ٦/٤٣٣، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/٣٠٥۔

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

١٠٦/٣٩. عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَنَا وَاللهِ، رَأَيْتُ رَأْسَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ حِيْنَ حُمِلَ وَأَنَا بِدِمَشْقَ وَبَيْنَ يَدَي الرَّأْسِ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ حَتّٰى بَلَغَ قَوْلَهُ تَعَالٰى: ﴿أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا﴾ [الكهف، ١٨/٩]، قَالَ: فَأَنْطَقَ اللهُ الرَّأْسَ بِلِسَانٍ ذَرِبٍ، فَقَالَ: أَعْجَبُ مِنْ أَصْحَابِ الْكَهْفِ قَتْلِي وَحَمْلِي.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَأَيَّدَهُ السُّيُوْطِيُّ وَالْمُنَاوِيُّ.

١٠٧/٤٠. عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: إِنَّا لَجُلُوْسٌ عِنْدَ دَارِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ، فَأَتَانَا مَلِكُ بْنُ صُحَارٍ الْهَمْدَانِيُّ، فَقَالَ: دُلُّوْنِي عَلٰى مَنْزِلِ فُلَانٍ، قَالَ: قُلْنَا: أَلَا تُرْسِلُ إِلَيْهِ فَيَجِيْءُ، إِذْ جَاءَ، فَقَالَ: أَتَذْكُرُ إِذْ بَعَثَنَا أَبُوْ مِخْنَفٍ إِلٰى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهُوَ بِشَاطِيءِ الْفُرَاتِ، فَقَالَ: لَيَحِلَّنَّ هٰهُنَا رَكْبٌ مِنْ آلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَمُرُّ بِهٰذَا الْمَكَانِ، فَيَقْتُلُوْنَهُمْ، فَوَيْلٌ لَكُمْ مِنْهُمْ، وَوَيْلٌ لَهُمْ مِنْكُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

١٠٦: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٧٠/٦٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢١٦/٢، وأيضاً في شرح الصدور/٢٠٩، الرقم/٤٩، والمناوي في فيض القدير، ٢٠٥/١.

١٠٧: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٩٨/١٤، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٢٦٠٢/٦.

اسے امام ابن عساکر، مزی اور عسقلانی نے بیان کیا ہے۔

۱۰۶/۳۹۔ منہال بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو اس وقت دیکھا جب (وہ نیزے پر) اٹھایا گیا اور میں دمشق میں تھا، اور آپ کے سر اقدس کے سامنے ایک شخص سورۃ کہف پڑھ رہا تھا۔ یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ’کیا آپ نے یہ خیال کیا ہے کہ کہف و رقیم (یعنی غار اور لوحِ غار یا وادیٔ رقیم) والے ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے (کتنی) عجیب نشانی تھے؟o‘ پر پہنچا، تو اللہ تعالیٰ نے سر مبارک کو تیز اور فصیح زبان والی قوتِ گویائی عطا فرمائی، تو سر مبارک سے آواز آئی: اصحابِ کہف سے بھی زیادہ عجیب شے میرا قتل کیا جانا اور میرے سر کو نیزے پر اٹھایا جانا ہے۔

اسے امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے، اور امام سیوطی اور مناوی نے اس کی تائید کی ہے۔

۱۰۷/۴۰۔ عون ابن ابی جحیفہ بیان کرتے ہیں: ہم ابو عبد اللہ الجدی کے گھر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ہمارے پاس ملک بن صحار الہمدانی آئے اور کہا: مجھے فلاں بندے کا گھر بتاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے کہا: کیا آپ اسے (یہیں) نہیں بلا بھیجتے کہ وہ یہیں آئے۔ جب وہ آ گیا تو اس نے کہا: کیا آپ کو یاد ہے جب ہمیں ابو مخنف نے امیر المومنین (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی طرف بھیجا تھا جب کہ وہ دریائے فرات کے کنارے پر تھے، انہوں نے فرمایا تھا: آل رسول کا ایک قافلہ اس جگہ سے گزرتے ہوئے ضرور یہاں پڑاؤ ڈالے گا، لوگ انہیں شہید کر دیں گے، پس تمہاری ہلاکت ان کی وجہ سے ہوگی، اور وہ تمہاری وجہ سے ہلاک ہوں گے۔

اسے امام ابن عساکر اور ابن ابی جرادہ نے بیان کیا ہے۔

١٠٨/٤١. **عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ** قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ شَافَهَ الْحُسَيْنَ عليه السلام قَالَ: رَأَيْتُ أَبْنِيَةً مَضْرُوْبَةً بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذِهِ؟ قَالُوْا: هٰذِهِ لِحُسَيْنٍ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا شَيْخٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ – قَالَ –: وَالدُّمُوْعُ تَسِيْلُ عَلٰى خَدَّيْهِ وَلِحْيَتِهٖ، قَالَ: قُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، مَا أَنْزَلَكَ هٰذِهِ الْبِلَادَ وَالْفَلَاةَ، الَّتِي لَيْسَ بِهَا أَحَدٌ؟ فَقَالَ: هٰذِهٖ كُتُبُ أَهْلِ الْكُوْفَةِ إِلَيَّ، وَلَا أَرَاهُمْ إِلَّا قَاتِلِي، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ لَمْ يَدَعُوْا لِلّٰهِ حُرْمَةً إِلَّا انْتَهَكُوْهَا، فَيُسَلِّطُ اللهُ عَلَيْهِمْ مَنْ يُذِلُّهُمْ، حَتّٰى يَكُوْنُوْا أَذَلَّ مِنْ فَرْمِ الْأُمَّةِ يَعْنِي مَنْفَعَتِهَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالذَّهَبِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

١٠٩/٤٢. **عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ مُوْسٰى**، قَالَ: قَالَ الْعُرْيَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: كَانَ أَبِي يَتَبَدّٰى فَيَنْزِلُ قَرِيْبًا مِنَ الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ فِيْهِ مَعْرَكَةُ الْحُسَيْنِ، فَكُنَّا لَا نَبْدُوْ إِلَّا وَجَدْنَا رَجُلًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ هُنَاكَ، فَقَالَ لَهٗ: إِنِّي أَرَاكَ مُلَازِمًا هٰذَا الْمَكَانَ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ حُسَيْنًا يُقْتَلُ هَاهُنَا، فَأَنَا أَخْرُجُ لَعَلِّي أُصَادِقُهٗ، فَأُقْتَلُ مَعَهٗ. فَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ، قَالَ أَبِي: انْطَلِقُوْا نَنْظُرْ هَلِ الْأَسَدِيُّ فِيْمَنْ

١٠٨: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢١٦/١٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣٠٥/٣، وأيضًا في تاريخ الإسلام، ١١/٥، وابن كثير في البداية والنهاية، ١٦٩/٨، والعاصمي في سمط النجوم العوالي، ١٨٤/٣۔

١٠٩: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢١٦/١٤، وابن أبي ــــ

۴۱/۱۰۸۔ یزید رشک بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے بتایا ہے جو امام حسین علیہ السلام سے بالمشافہ ملا ہے، اس نے کہا: میں نے ایک ویران جگہ پر نصب خیمے دیکھے تو کہا: یہ خیمے کس کے ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ امام حسین علیہ السلام کے ہیں، میں آپ کے پاس آیا تو دیکھا ایک بزرگ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف ہیں، اور آنسو ان کے رخساروں اور داڑھی پر بہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے لختِ جگر میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کو ان علاقوں اور ویران جگہوں پر جہاں کوئی بھی نہیں ہے کون سی چیز لے آئی؟ آپ نے فرمایا: یہ اہلِ کوفہ کے مجھے لکھے ہوئے خطوط ہیں، لیکن میرا یہی خیال ہے کہ وہ مجھے شہید کرنے والے ہیں، اور جب وہ ایسا کر چکیں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ہر ایک حرمت کو پامال کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان پر ایسے شخص کو مسلط کرے گا جو انہیں ذلیل و رسوا کرے گا، یہاں تک کہ وہ امت کی عام منفعت والی چیز سے بھی زیادہ ذلیل و رسوا ہو جائیں گے۔

اسے امام ابن عساکر، ذہبی اور ابن کثیر نے بیان کیا ہے۔

۴۲/۱۰۹۔ ہیثم بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ عریان بن ہیثم نے کہا ہے: میرے والد محترم جنگل میں مقیم ہوتے اور اس جگہ کے قریب پڑاؤ ڈالتے جہاں (بعد ازاں) معرکہ حسین علیہ السلام بپا ہونا تھا، اور ہم جب بھی وہاں مقیم ہوتے تو وہاں بنو اسد کا ایک شخص موجود پاتے، تو میرے والد اس سے کہتے: میں تمہیں اس جگہ کے ساتھ وابستہ دیکھتا ہوں، اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ امام حسین علیہ السلام کو یہاں شہید کیا جائے گا، اور میں اس لیے یہاں ہوں تاکہ میں ان کے ساتھ دوستی کر سکوں، اور ان کے ساتھ شہید کر دیا جاؤں۔ پھر جب امام حسین علیہ السلام کو شہید کر دیا گیا، میرے والد نے کہا: چلو دیکھتے ہیں کہ وہ اسدی شہید کیے جانے والے لوگوں

.... جرادة في بغية الطلب، ٢٦١٩/٦۔

قُتِلَ؟ وَأَتَيْنَا الْمَعْرَكَةَ، فَطَوَّفْنَا، فَإِذَا الْأَسَدِيُّ مَقْتُوْلٌ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

١١٠/٤٣. عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوْفِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَبَانَ بْنِ دَارِمٍ يُقَالُ لَهٗ زُرْعَةٌ شَهِدَ قَتْلَ الْحُسَيْنِ، فَرِمِيَ الْحُسَيْنَ بِسَهْمٍ فَأَصَابَ حَنَكَهٗ، فَجَعَلَ يَلْتَقِي الدَّمَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُرْمٰى بِهٖ، وَذٰلِكَ إِنَّ الْحُسَيْنَ دَعَا بِمَاءٍ لِيَشْرَبَ فَلَمَّا رَمَاهُ حَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمَاءِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ظَمِّهٖ، اللّٰهُمَّ ظَمِّهٖ.

قَالَ: فَحَدَّثَنِي مَنْ شَهِدَهٗ وَهُوَ يَمُوْتُ وَهُوَ يَصِيْحُ مِنَ الْحَرِّ فِي بَطْنِهٖ، وَالْبَرْدُ فِي ظَهْرِهٖ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرَاوِحُ وَالثَّلْجُ وَخَلْفَهُ الْكَافُوْرُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اسْقُوْنِي أَهْلَكَنِيَ الْعَطْشُ، فَيُؤْتٰى بِالْعُسِّ الْعَظِيْمِ فِيْهِ السَّوِيْقُ أَوِ الْمَاءُ وَاللَّبَنُ لَوْ شَرِبَهٗ خَمْسَةٌ لَكَفَاهُمْ، قَالَ: فَيَشْرَبُهٗ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ: اسْقُوْنِي أَهْلَكَنِيَ الْعَطْشُ: فَانْقَدَّ بَطْنُهٗ كَانْقِدَادِ الْبَعِيْرِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ وَالذَّهَبِيُّ.

١١١/٤٤. عَنْ خَلَّادٍ صَاحِبِ السِّمْسِمِ – وَكَانَ يَنْزِلُ بَنِي جَحْدَرٍ – قَالَ:

١١٠: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢٣/١٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٤٣٠/٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣١١/٣۔

١١١: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢٦/١٤۔

میں ہے کہ نہیں؟ ہم معرکہ والی جگہ پر آئے وہاں گھومے پھرے تو دیکھا کہ وہ اسدی بھی شہید کر دیا گیا تھا۔

اسے امام ابن عساکر اور ابن ابی جرادہ نے بیان کیا ہے۔

۱۱۰/۴۳۔ حضرت عباس بن ہشام بن محمد الکوفی اپنے والد اور دادا کے طریق سے نقل کرتے ہیں کہ بنو ابان بن دارم کے ایک شخص نے، جسے زرعہ کہا جاتا ہے، امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا منظر دیکھا، امام حسین کو ایک تیر مارا گیا جو آپ کی گردن میں لگا، تو آپ اپنے خون کو جمع کرنے لگے پھر اس طرح اس کو آسمان کی طرف پھینک دیا، اور یہ اس لیے کہ امام حسین علیہ السلام نے پینے کے لیے پانی مانگا تو دشمن نے تیر پھینکا، جو آپ اور پانی کے درمیان حائل ہوگیا۔ آپ نے کہا: اے اللہ! اسے پیاسا رکھ، اے اللہ! اسے پیاسا رکھ۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے اس تیر انداز کو حالت نزع میں دیکھا ہے، کہ وہ اپنے پیٹ میں گرمی سے چیختا تھا، جبکہ اس کی پیٹھ کے پیچھے برف، اور اس کے سامنے پنکھے اور برف تھی اور اس کے پیچھے کافور تھا، لیکن پھر بھی وہ کہتا: مجھے پانی پلاؤ، مجھے پیاس نے ہلاک کر دیا ہے، اس کے پاس ایک بڑا پیالہ لایا جاتا، جس میں ستو یا پانی اور دودھ ہوتا، اگر اسے پانچ افراد پی لیتے تو انہیں کافی ہو جاتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ اسے پیتا پھر کہنے لگتا۔ مجھے پانی پلاؤ مجھے پیاس نے ہلاک کر دیا ہے، اس کا پیٹ اونٹ کے پیٹ کی طرح پھٹ چکا تھا۔

اسے امام ابن عساکر، مزی اور ذہبی نے بیان کیا ہے۔

۱۱۱/۴۴۔ خلاد جو قتل والے کہلاتے تھے۔ بنو جحدر کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے۔ بیان کرتے ہیں:

حَدَّثَتْنِي أُمِّي قَالَتْ: كُنَّا زَمَانًا بَعْدَ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ وَأَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ مُحْمَرَّةً عَلَى الْحِيْطَانِ وَالْجُدُرِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، قَالَتْ: وَكَانُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ حَجَرًا إِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

١١٢/ ٤٥. عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْكِنْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَيَّانَ قَالَتْ: يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ ﷺ أَظْلَمَتْ عَلَيْنَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَمَسَّ أَحَدٌ مِنْ زَعْفَرَانِهِمْ شَيْئًا، فَجَعَلَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ إِلَّا احْتَرَقَ، وَلَمْ يُقْلَبْ حَجَرٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، إِلَّا أَصْبَحَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيْطٌ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ وَأَيَّدَهُ السُّيُوْطِيُّ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

١١٣/ ٤٦. عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أُمُّ عُيَيْنَةَ أَنَّ حَمَّالًا كَانَ يَحْمِلُ وَرْسًا، فَهَوٰى قَتْلَ الْحُسَيْنِ ﷺ، فَصَارَ وَرْسُهٗ رَمَادًا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَالْمِزِّيُّ.

١١٢: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/ ٢٢٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/ ٤٣٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/ ٢١٤، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/ ٢٦٣٧.

١١٣: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/ ٢٣١، والأصبهاني في تاريخ أصبهان، ٢/ ١٥٣، الرقم/ ١٣٣٨، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/ ٤٣٥، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/ ٥٦٩، والمحب الطبري في ذخائر العقبى/ ١٤٤.

میری ماں نے مجھے بتایا: امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ایک عرصہ تک سورج باغات اور دیواروں پر صبح و شام سرخ ہو کر روشنی ڈالتا، آپ بیان کرتی ہیں: اور لوگ جو بھی پتھر اٹھاتے اس کے نیچے خون موجود ہوتا۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۱۲/۴۵۔ زید بن عمرو الکندی بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت اُم حیان نے بتایا: جس دن امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا ہم پر تین دن تاریکی چھائی رہی اور جو کوئی بھی زعفران ملی کوئی چیز اپنے چہرے پر لگاتا اس کا چہرہ جل جاتا، اور بیت المقدس میں جس پتھر کو بھی الٹایا جاتا، اس کے نیچے تازہ خون ہوتا۔

اسے امام ابن عساکر اور مزی نے بیان کیا ہے، اور امام سیوطی اور ابن ابی جرادہ نے اس کی تائید کی ہے۔

۱۱۳/۴۶۔ امام سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری دادی اُم عیینہ نے بتایا کہ ایک قلی زعفران اٹھاتا تھا، وہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر خوش ہوا تو اس کا زعفران خاکستر ہوگیا۔

اسے امام ابن عساکر، اصبہانی اور مزی نے بیان کیا ہے۔

١١٤/ ٤٧. **عَنْ حَسَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ النَّخَعِ قَالَ: قَالَ الْحَجَّاجُ: مَنْ كَانَ لَهُ بَـلاءٌ فَلْيَقُمْ، فَقَامَ قَوْمٌ يَذْكُرُوْا، وَقَامَ سَنَانُ بْنُ أَنَسٍ فَقَالَ: أَنَا قَاتِلُ حُسَيْنٍ، فَقَالَ: بَـلاءٌ حَسَنٌ، وَرَجَعَ إِلٰى مَنْزِلِهٖ فَاعْتُقِلَ لِسَانُهٗ وَذَهَبَ عَقْلُهٗ، فَكَانَ يَأْكُلُ وَيَحْدُثُ فِي مَكَانِهٖ.**

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

١١٥/ ٤٨. **عَنْ عَطَاءِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: قَالَ السُّدِّيُّ: أَتَيْتُ كَرْبَـلاءَ أَبِيْعُ الْبَزَّ بِهَا، فَعَمِلَ لَنَا شَيْخٌ مِنْ طَيٍّءٍ طَعَامًا فَتَعَشَّيْنَا عِنْدَهٗ، فَذَكَرْنَا قَتْلَ الْحُسَيْنِ، فَقُلْتُ: مَا شَرِكَ فِي قَتْلِهٖ أَحَدٌ إِلَّا مَاتَ بِأَسْوَأِ مِيْتَةٍ، فَقَالَ: مَا أَكْذَبُكُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ، فَأَنَا فِيْمَنْ شَرِكَ فِي ذٰلِكَ، فَلَمْ يَبْرَحْ حَتّٰى دَنَا مِنَ الْمِصْبَاحِ وَهُوَ يَتَّقِدُ بِنَفْطٍ، فَذَهَبَ يُخْرِجُ الْفَتِيْلَةَ بِإِصْبَعِهٖ، فَأَخَذَتِ النَّارُ فِيْهَا، فَذَهَبَ يُطْفِيْهَا بِرِيْقِهٖ فَأَخَذَتِ النَّارُ فِي لِحْيَتِهٖ، فَعَدَا فَأَلْقٰى نَفْسَهٗ فِي الْمَاءِ، فَرَأَيْتُهٗ كَأَنَّهٗ حُمَمَةٌ.**

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ وَأَيَّدَهُ الذَّهَبِيُّ وَالْعَسْقَـلانِيُّ وَابْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ.

١١٤: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/ ٢٣١-٢٣٢۔

١١٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/ ٢٣٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/ ٤٣٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/ ٣١٣، وأيضًا في تذكرة الحفاظ، ٣/ ٩٠٩، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/ ٣٠٦، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/ ٥٧١، والمحب الطبري في ذخائر العقبى/ ١٤٥۔

۱۱۴/ ۴۷۔ حسن بن حارث، نخع کے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ حجاج نے کہا: جس کا کوئی کارنامہ ہو تو کھڑا ہو جائے، کچھ لوگ کھڑے ہو کر بیان کرنے لگے، سنان بن انس کھڑا ہوا اور کہا: میں حسین کا قاتل ہوں، تو حجاج نے کہا: اچھا کارنامہ ہے، وہ شخص اپنے گھر گیا تو اس کی زبان بند ہو گئی، اور عقل ماری گئی، پھر وہ جس جگہ کھاتا تھا وہیں رفع حاجت کرتا تھا۔

اسے امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

۱۱۵/ ۴۸۔ عطاء بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ سدی نے کہا ہے: میں کپڑا بیچنے کے لیے کربلا آیا، تو قبیلہ طئی کے ایک شیخ نے ہمارے لیے کھانا تیار کیا، اس کے ہاں ہم نے رات کا کھانا کھایا، پھر ہم نے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا ذکر کیا، میں نے کہا کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت میں جو بھی شریک ہوا، وہ بڑی بری موت مرا ہے۔اس نے کہا: اے اہلِ عراق! میں تمہیں جھٹلاتا نہیں ہوں، لیکن میں بھی ان لوگوں میں سے تھا جو امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنے میں شریک تھے (یعنی مجھے تو کچھ نہیں ہوا)، پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ شخص چراغ کے قریب ہوا، چراغ تیل کے ساتھ جل رہا تھا، وہ اپنی انگلی کے ساتھ بتی نکالنے لگا تو آگ نے اسے پکڑ لیا، وہ اسے اپنے تھوک کے ساتھ بجھانے لگا، تو آگ نے اس کی داڑھی کو بھی پکڑ لیا، پھر اس نے (آگ بجھانے کے لیے) خود کو پانی میں گرا دیا تو میں نے اسے دیکھا کہ وہ کوئلہ کی طرح ہو چکا تھا۔

اسے امام عساکر اور مزی نے بیان کیا ہے، اور امام ذہبی، عسقلانی اور ابن حجر ہیتمی المکی نے بھی اس کی تائید کی ہے۔

رَوَى ابْنُ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا غِلْمَةً نَبِيْعُ الْبَزَّ فِي رُسْتَاقِ كَرْبَـلاءَ، قَالَ: فَنَزَلْنَا بِرَجُلٍ مِنْ طَيءٍ قَالَ: فَقَرَّبَ إِلَيْنَا الْعَشَاءَ، قَالَ: فَتَذَاكَرْنَا قِتْلَةَ الْحُسَيْنِ، قَالَ: فَقُلْنَا: مَا بَقِيَ أَحَدٌ مِمَّنْ شَهِدَ كَرْبَـلاءَ مِنْ قَتَلَةِ الْحُسَيْنِ إِلَّا وَقَدْ أَمَاتَهُ اللهُ مَيْتَةَ سُوْءٍ أَوْ بِقِتْلَةِ سُوْءٍ.

قَالَ: فَقَالَ: مَا أُكَذِّبُكُمْ يَا أَهْلَ الْكُوْفَةِ، تَزْعُمُوْنَ أَنَّهُ مَا بَقِيَ أَحَدٌ مِمَّنْ شَهِدَ قِتْلَةَ الْحُسَيْنِ إِلَّا وَقَدْ أَمَاتَهُ اللهُ مَيْتَةَ سُوْءٍ - أَوْ قِتْلَةَ سُوْءٍ - وَإِنِّي لَمِمَّنْ شَهِدَ قِتْلَةَ الْحُسَيْنِ وَمَا بِهَا أَكْثَرُ مَالًا مِنِّي، قَالَ: فَنَزَعْنَا أَيْدِيْنَا عَنِ الطَّعَامِ. قَالَ: وَكَانَ السِّرَاجُ يُوْقَدُ، قَالَ: فَذَهَبَ لِيُطْفِيءَ السِّرَاجَ، قَالَ: فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ الْفَتِيْلَةَ بِإِصْبَعِهٖ، قَالَ: فَأَخَذَتِ النَّارُ بِإِصْبَعِهٖ قَالَ: وَمَدَّهَا إِلٰى فِيْهِ فَأَخَذَتْ بِلِحْيَتِهٖ، قَالَ: فَحَضَرَ - أَوْ قَالَ فَأُحْضِرَ - إِلَى الْمَاءِ حَتّٰى أَلْقٰى نَفْسَهُ فِيْهِ قَالَ: فَرَأَيْتُهُ يَتَوَقَّدُ فِيْهِ النَّارُ، حَتّٰى صَارَ حُمَمَةً.(١)

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَأَيَّدَهُ ابْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

---

(١) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٣٤، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٧١-٥٧٢، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/٢٦٤٠۔

ابن سدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ہم جوانی میں کربلاء کے چھوٹے چھوٹے دیہاتی علاقوں میں کپڑا فروخت کرنے جاتے تھے، آپ بیان کرتے ہیں: ہم قبیلہ طی کے ایک شخص کے پاس ٹھہرے تو اس نے ہمیں رات کا کھانا پیش کیا، اسی دوران ہم امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا تذکرہ کرنے لگے، راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے کہا: امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں میں سے جو کوئی بھی کربلاء میں موجود تھا اللہ تعالیٰ نے اسے بری موت دی یا بری طرح قتل کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا: اے اہلِ کوفہ میں تمہیں جھٹلاتا تو نہیں ہوں، مگر تم گمان کرتے ہو کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت میں شریک لوگوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں بچا، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بری موت دی ہے، یا وہ بری طرح قتل ہوا ہے۔ بے شک میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جو ان کی شہادت میں شریک تھے، اور ان میں مجھ سے زیادہ مالدار کوئی نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے کھانے سے ہاتھ اٹھا لیے۔ راوی کہتے ہیں: وہاں ایک چراغ جل رہا تھا، وہ شخص چراغ بجھانے گیا، وہ گیا تاکہ بتی کو اپنی انگلی سے نکال دے، راوی بیان کرتے ہیں: آگ نے اس کی انگلی کو پکڑ لیا، اس نے (بجھانے کے لیے) اسے اپنے منہ کی طرف کھینچا تو آگ نے اس کی داڑھی کو پکڑ لیا، راوی کہتے ہیں: وہ پانی کے پاس آیا، یا اس کو لایا گیا، یہاں تک کہ اس نے خود کو پانی میں گرا دیا، راوی کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا کہ اس میں آگ بھڑک رہی ہے، یہاں تک کہ وہ کوئلہ ہو گیا۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے، ابن حجر ہیتمی المکی اور ابن ابی جرادہ نے اس کی تائید کی ہے۔

١١٦/ ٤٩. عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ شَخْصٍ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ، فَجَلَسَ إِلَيْهِ، رَائِحَتُهُ رَائِحَةُ الْقَطِرَانِ، فَقَالَ لَهُ: يَا هٰذَا أَتَبِيْعُ الْقَطِرَانَ؟ قَالَ: مَا بِعْتُهُ قَطُّ، قَالَ: فَمَا هٰذِهِ الرَّائِحَةُ؟ قَالَ: كُنْتُ مِمَّنْ شَهِدَ عَسْكَرَ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، وَكُنْتُ أَبِيْعُهُمْ أَوْتَادَ الْحَدِيْدِ، فَلَمَّا جُنَّ عَلَيَّ اللَّيْلُ رَقَدْتُ، فَرَأَيْتُ فِي نَوْمِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ ﷺ، وَعَلِيٌّ يَسْقِي الْقَتْلٰى مِنْ أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: اسْقِنِي فَأَبٰى، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مُرْهُ يَسْقِيْنِي، فَقَالَ: أَلَسْتَ مِمَّنْ عَاوَنَ عَلَيْنَا؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ، مَا ضَرَبْتُ بِسَيْفٍ، وَلَا طَعَنْتُ بِرُمْحٍ، وَلَا رَمَيْتُ بِسَهْمٍ، وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَبِيْعُهُمْ أَوْتَادَ الْحَدِيْدِ، فَقَالَ يَا عَلِيُّ، اسْقِهِ، فَنَاوَلَنِي قَعْبًا مَمْلُوْءًا قَطِرَانًا، فَشَرِبْتُ مِنْهُ قَطِرَانًا، وَلَمْ أَزَلْ أَبُوْلُ الْقَطِرَانَ أَيَّامًا، ثُمَّ انْقَطَعَ ذٰلِكَ الْبَوْلُ عَنِّي، وَبَقِيَتِ الرَّائِحَةُ فِي جِسْمِي. فَقَالَ لَهُ السُّدِّيُّ: يَا عَبْدَ اللهِ، كُلْ مِنْ بُرِّ الْعِرَاقِ، وَاشْرَبْ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ، فَمَا أَرَاكَ تُعَايِنُ مُحَمَّدًا أَبَدًا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

١١٧/ ٥٠. عَنْ أَبِي النَّضْرِ الْجَرْمِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا سَمِجَ الْعَمَى، فَسَأَلْتُهُ عَنْ سَبَبِ ذَهَابِ بَصَرِهِ، فَقَالَ: كُنْتُ مِمَّنْ حَضَرَ عَسْكَرَ عُمَرَ بْنِ

١١٦: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/ ٢٥٨-٢٥٩، وابن الجوزي في بستان الواعظين/ ٢٦٣، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/ ٢٦٤٢.

١١٧: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/ ٢٥٩، وابن حجر ـــ

۱۱۶/۴۹۔ فضل بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو ایک اور شخص آ کر اس کے پاس بیٹھ گیا، اس سے تارکول کی بو جیسی بو آ رہی تھی، اس نے اس شخص سے کہا: اے فلاں! کیا تم تارکول بیچتے ہو؟ اس نے کہا: میں نے تو کبھی تارکول نہیں بیچی، اس نے کہا: پھر یہ بو کیسی ہے؟ اس نے بتایا: میں ان لوگوں میں شامل تھا جو عمر بن سعد کے لشکر میں تھے، میں انہیں لوہے کی میخیں بیچتا تھا، جب رات کی تاریکی چھا گئی، تو میں لیٹ گیا، میں نے اپنے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے شہید ہو جانے والے لوگوں کو پانی پلا رہے تھے، میں نے ان سے عرض کیا: مجھے بھی پانی پلایئے تو انہوں نے انکار کر دیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! ان سے کہیے کہ مجھے بھی پانی پلائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جنہوں نے ہمارے خلاف ہمارے دشمنوں کی مدد کی؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بخدا! میں نے نہ تلوار چلائی، نہ نیزہ مارا، نہ تیر پھینکا، بلکہ میں تو انہیں لوہے کی میخیں بیچا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! اسے پلاؤ، تو انہوں نے مجھے ایک تارکول سے بھرا ہوا پیالہ پکڑایا، میں نے اس میں سے تارکول پیا، پھر میں کچھ دن تارکول کا پیشاب ہی کرتا رہا، پھر تارکول کا بول آنا تو بند ہو گیا، لیکن اس کی بو میرے جسم میں باقی رہی۔ تو سدی نے اس سے کہا: اے عبد اللہ! عراق کی گندم کھاؤ، اور فرات کا پانی پیو، لیکن میرا خیال نہیں کہ تم کبھی محمد ﷺ کی زیارت کر سکو گے۔

اسے امام ابن عساکر، ابن الجوزی اور ابن ابی جرادہ نے بیان کیا ہے۔

۱۱۷/۵۰۔ ابو نضر الجرمی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک بدصورت اندھے شخص کو دیکھا تو اس سے اس کے اندھے پن کی وجہ پوچھی، اس نے کہا: میں ان لوگوں میں سے تھا جو عمر بن سعد کے

الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٧٣، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/٢٦٤٢۔

سَعْدٍ، فَلَمَّا جَاءَ اللَّيْلُ رَقَدْتُ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ، بَيْنَ يَدَيْهِ طَسْتٌ فِيْهَا دَمٌ وَرِيْشَةٌ فِي الدَّمِ، وَهُوَ يُؤْتٰى بِأَصْحَابِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، فَيَأْخُذُ الرِّيْشَةَ فَيَخُطُّ بِهَا بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ فَأُتِيَ بِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ، مَا ضَرَبْتُ بِسَيْفٍ وَلَا طَعَنْتُ بِرُمْحٍ وَلَا رَمَيْتُ بِسَهْمٍ، قَالَ: أَفَلَمْ تُكَثِّرْ عَدُوَّنَا؟ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَهُ فِي الدَّمِ - السَّبَابَةَ وَالْوُسْطٰى - وَأَهْوٰى بِهِمَا إِلٰى عَيْنَيَّ فَأَصْبَحْتُ وَقَدْ ذَهَبَ بَصَرِي.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَأَيَّدَهُ ابْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: وَحَكٰى سِبْطُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ عَنِ الْوَاقِدِيِّ أَنَّ شَيْخًا حَضَرَ قَتْلَهُ فَقَطْ، فَعُمِيَ، فَسُئِلَ عَنْ سَبَبِهِ، فَقَالَ: إِنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَاسِرًا عَنْ ذِرَاعَيْهِ، وَبِيَدِهِ سَيْفٌ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ نَطْعٌ، وَرَأٰى عَشْرَةً مِنْ قَاتِلِي الْحُسَيْنِ مَذْبُوْحِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ لَعَنَهُ وَسَبَّهُ، بِتَكْثِيْرِهِ سَوَادَهُمْ، ثُمَّ أَكْحَلَهُ بِمِرْوَدٍ مِنْ دَمِ الْحُسَيْنِ، فَأَصْبَحَ أَعْمٰى.[1]

ذَكَرَهُ ابْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ وَالْعَاصِمِيُّ.

(١) ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٧٢، والعاصمي في سمط النجوم العوالي، ٣/١٩٦۔

لشکر میں (امام حسین علیہ السلام کے خلاف جنگ میں) شریک تھے، جب رات ہوگئی تو میں لیٹ گیا۔ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے سامنے خون سے بھرا ایک تھال پڑا ہے، اور خون میں ایک پر پڑا ہوا ہے، آپ ﷺ کی خدمت میں عمر بن سعد کے ساتھیوں کو لایا جاتا، آپ ﷺ وہ پر پکڑتے، اور ان کی آنکھوں کے درمیان کچھ تحریر فرماتے، پھر مجھے لایا گیا، تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بخدا! میں نے تلوار چلائی نہ نیزہ مارا نہ تیر پھینکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے ہمارے دشمنوں کی تعداد میں اضافہ نہیں کیا؟ پھر آپ ﷺ نے اپنی - شہادت والی اور درمیان والی - دونوں انگشت مبارک کو میری آنکھوں کے جانب بڑھایا تو میں اٹھ گیا جبکہ میری بینائی زائل ہو چکی تھی۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے، اور ابن حجر ہیتمی المکی اور ابن ابی جرادہ نے اس کی تائید کی ہے۔

ایک روایت میں سبط ابن الجوزی نے واقدی سے روایت کیا ہے

کہ ایک بوڑھا آدمی امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے وقت فقط وہاں موجود تھا تو وہ بھی نابینا ہو گیا، اس سے اس کا سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا: اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی آستین مبارک چڑھائے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں تلوار ہے اور سامنے چمڑے کی چٹائی ہے، اور دیکھا کہ آپ ﷺ کے سامنے امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں میں سے دس ذبح ہوئے پڑے ہیں، پھر آپ ﷺ نے اس پر ان دشمنوں کی تعداد بڑھانے کی وجہ سے لعنت کی اور برا بھلا کہا، پھر امام حسین علیہ السلام کے خون سے لتھڑی ہوئی سلائی اس کی آنکھوں میں پھیری تو وہ اندھا ہو گیا۔

اسے امام ابن حجر ہیتمی المکی اور عاصمی نے بیان کیا ہے۔

١١٨/ ٥١. عَنْ أَسَدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْحَلَبِيِّ، قَالَ: رَأَى جَدِّي صَالِحُ بْنُ الشَّحَّامِ - بِحَلَبَ، رَحِمَهُ اللهُ، وَكَانَ صَالِحًا دَيِّنًا - فِي النَّوْمِ، كَلْبًا أَسْوَدَ وَهُوَ يَلْهَثُ عَطَشًا وَلِسَانُهُ قَدْ خَرَجَ عَلٰى صَدْرِهِ، فَقُلْتُ: هٰذَا كَلْبٌ عَطْشَانُ، دَعْنِي أَسْقِهِ مَاءً ا، أَدْخُلُ فِيْهِ الْجَنَّةَ، وَهَمَمْتُ لِأَفْعَلَ بِذٰلِكَ، فَإِذَا بِهَاتِفٍ يَهْتِفُ مِنْ وَرَائِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا صَالِحُ، لَا تَسْقِهِ، يَا صَالِحُ، لَا تَسْقِهِ، هٰذَا قَاتِلُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ أُعَذِّبُهُ بِالْعَطَشِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَأَمَّا مَا رُوِيَ مِنَ الْأَحَادِيْثِ وَالْفِتَنِ الَّتِي أَصَابَتْ مَنْ قَتَلَهُ، فَأَكْثَرُهَا صَحِيْحٌ، فَإِنَّهُ قَلَّ مَنْ نَجَا مِنْ أُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْهُ مِنْ آفَةٍ وَعَاهَةٍ فِي الدُّنْيَا، فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهَا، حَتّٰى أُصِيْبَ بِمَرَضٍ، وَأَكْثَرُهُمْ أَصَابَهُمُ الْجُنُوْنُ.(١)

١١٩/ ٥٢. عَنِ الْأَعْمَشِ أَحْدَثَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَلٰى قَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأُبْرِصَ مِنْ سَاعَتِهِ.

١١٨: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٥٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٤٤٧، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/٢٦٤٣۔

(١) ابن كثير في البداية والنهاية، ٨/٢٠١-٢٠٢۔

١١٩: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٤٤، والعاصمي ـــ

۱۱۸/۵۱۔ حضرت اسد بن قاسم الحلبی بیان کرتے ہیں: میرے دادا صالح بن شحام نے ۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، بڑے نیک صالح بزرگ تھے۔ حلب میں خواب دیکھا کہ ایک سیاہ کتا پیاس سے ہانپ رہا ہے، اور اس کی زبان اس کے سینے پر آئی ہوئی ہے، میں نے کہا: یہ کتا پیاسا ہے۔ کیوں نہ ہو کہ میں اسے پانی پلاؤں اور اس کی وجہ سے جنت میں داخلے کا مستحق ٹھہروں، پھر میں نے ایسا کرنے کا ارادہ کیا کہ تو اچانک پیچھے سے ایک ھاتف آواز لگا رہا تھا: اے صالح! اسے پانی مت پلاؤ، اے صالح! اسے مت پانی پلاؤ، یہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا قاتل ہے، میں اس کو قیامت تک پیاسا رکھ کے عذاب دوں گا۔

اسے امام ابن عساکر، مزی اور ابن ابی جرادہ نے بیان کیا ہے۔

علامہ ابن کثیر نے کہا ہے: روایت کردہ احادیث اور وہ فتن جو امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنے والے کو لاحق ہوئے ان میں سے اکثر صحیح ہیں، کیونکہ شاذ ہی ہو گا کہ آپ کو شہید کرنے والوں میں سے کوئی اس دنیا میں آفت اور مصیبت سے بچا ہو، کوئی بھی اس دنیا سے رخصت نہیں ہوا مگر یہ کہ اسے کوئی (موذی) مرض لاحق ہوا اور ان میں سے اکثر کو پاگل پن کا مرض لاحق ہوا۔

۱۱۹/۵۲۔ اعمش بیان کرتے ہیں کہ اہل شام میں سے کسی شخص نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی قبر پر گندگی ڈالی تو وہ اسی وقت برص کے مرض میں مبتلا ہو گیا۔

.... في المجالسة وجواهر العلم/٧٦، الرقم/٤٤٦، وابن أبي جرادة في بغية الطلب، ٦/٢٦٤٤۔

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْعَاصِمِيُّ وَابْنُ أَبِي جَرَادَةَ.

١٢٠/ ٥٣. عَنْ أَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ كَرْبَلَاءَ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ بِهَا: بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تَسْمَعُوْنَ نَوْحَ الْجِنِّ؟ قَالَ: مَا تَلْقٰى حُرًّا وَلَا عَبْداً إِلَّا أَخْبَرَكَ أَنَّهُ سَمِعَ ذَاكَ، قَالَ: قُلْتُ: وَأَخْبِرْنِي مَا سَمِعْتَ أَنْتَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُمْ يَقُوْلُوْنَ:

مَسَحَ الرَّسُوْلُ جَبِيْنَهُ
فَلَهُ بَرِيْقٌ فِي الْخُدُوْدِ
أَبَوَاهُ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ
جَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُوْدِ

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ وَأَيَّدَهُ الذَّهَبِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

١٢١/ ٥٤. عَنْ أَبِي يَزِيْدَ الْفُقَيْمِيِّ، قَالَ: كَانَ الْجَصَّاصُوْنَ إِذَا خَرَجُوْا فِي السَّحْرِ سَمِعُوْا نَوْحَ الْجِنِّ عَلَى الْحُسَيْنِ ﷺ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ عَسَاكِرَ.

١٢٠: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/ ٢٤١، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/ ٤٤١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/ ٣١٦، وأيضاً في تاريخ الإسلام، ٥/ ١٧، والسيوطي في تاريخ الخلفاء/ ٢٠٨، والعاصمي في سمط النجوم العوالي، ٣/ ١٨٧ـ

١٢١: أخرجه ابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف/ ٢٩٥، الرقم/ ٤٠٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/ ٢٤٢، وابن ـــــ

اسے امام ابن عساکر، عاصمی اور ابن ابی جرادہ نے بیان کیا ہے۔

۱۲۰/۵۳۔ ابو جناب کلبی نے بیان کیا ہے: میں کربلاء آیا تو میں نے وہاں عربوں کے ایک معزز شخص کو کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم لوگوں نے (امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے دن) جنوں کا نوحہ سنا تھا؟ اس نے کہا: تم کسی آزاد اور غلام شخص سے نہیں ملو گے مگر وہ تمہیں بتائے گا کہ اس نے ایسا سنا ہے، راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا سنا؟ اس نے کہا کہ میں نے انہیں یہ کہتے سنا:

رسول اللہ ﷺ نے ان (حسین) کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا جس کی چمک ان کی گالوں میں ہے۔ ان کے آباء واجداد قریش کے سرکردہ لوگ ہیں اور ان کے جد امجد تمام اجداد سے بہترین ہیں۔

اسے امام ابن عساکر اور مزی نے بیان کیا ہے، اور امام ذہبی اور سیوطی نے بھی اس کی تائید کی ہے۔

۱۲۱/۵۴۔ حضرت ابو یزید فُقَیمِی بیان کرتے ہیں: چونا بنانے والے جب صبح سویرے گھروں سے نکلتے تو امام حسین علیہ السلام پر جنات کا نوحہ سنتے۔

اسے امام ابن ابی دنیا اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

.... أبي جرادة في بغية الطلب، ٢٦٥٢/٦۔

١٢٢/٥٥. عَنْ مُغِيْرَةَ، قَالَ: قَالَتْ مَرْجَانَةُ لِابْنِهَا عُبَيْدِ اللهِ: يَا خَبِيْثُ، قَتَلْتَ ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، لَا تَرَى الْجَنَّةَ أَبَدًا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَأَيَّدَهُ الذَّهَبِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

١٢٢: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٧/٤٥١، والذهبي في تاريخ الإسلام، ٥/١٥، وابن كثير في البداية والنهاية، ٨/٢٨٦، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/٣٠٧، والعاصمي في سمط النجوم العوالي، ٣/١٨٦۔

۱۲۲/۵۵۔ حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں: مرجانہ نے اپنے بیٹے عبید اللہ (بن زیاد) سے کہا: اے خبیث! تو نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو شہید کر دیا، تو کبھی جنت کو نہیں دیکھ سکے گا۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے، اور امام ذہبی، ابن کثیر اور عسقلانی نے اس کی تائید کی ہے۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

۱۔ **القرآن الکریم۔**

۲۔ **آجری،** ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ (م ۳٦۰ھ)۔ **الشریعۃ۔** ریاض، السعودیہ: دار الوطن، ۱٤۲۰ھ/۱۹۹۹ء۔

۳۔ **ابن اثیر،** ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵-٦۳۰ھ/ ۱۱٦۰-۱۲۳۳ء)۔ **أسد الغابة في معرفة الصحابة۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (۱٦٤-۲٤۱ھ/ ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابة۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ،۱٤۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۵۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ شیبانی (۱٦٤-۲٤۱ھ/ ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۸۷ء۔

٦۔ **أزدی،** ابو الفتح محمد بن الحسین (م۳۷٤ھ)۔ **المخزون في علم الحديث۔** دہلی، الہند: الدار العلمیہ، ۱٤۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۷۔ **بخاری،** ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹٤-۲۵٦ھ/ ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **الصحيح۔** بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱٤۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۸۔ **بزار،** ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ/ ۸۳۰-۹۰۵ء)۔ **المسند (البحر الزخار)۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱٤۰۹ھ۔

۹۔ **ابن بطال،** ابو الحسن علی بن خلف بن عبد الملک (م٤٤۹ھ)۔ **شرح صحيح**

البخاري لابن بطال۔ الرياض، السعودیہ: مکتبۃ الرشد، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء۔

۱۰۔ **بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ** (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **دلائل النبوۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۱۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، السعودیہ: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۲۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **المدخل إلی السنن الکبری**۔ الکویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ

۱۳۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

۱۴۔ **ابن تمام**، ابو العرب محمد بن احمد بن تمیم بن تمام تمیمی (م ۳۳۳ھ)۔ **المحن**۔ الریاض، السعودیہ: دار العلوم، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۵۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔ **مجموع الفتاوی**۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

۱۶۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء) **منہاج السنۃ النبویۃ**۔ مؤسسہ قرطبہ۔

۱۷۔ **ابن جرادۃ**، عمر بن احمد بن ہبۃ اللہ (م ۶۶۰ھ)۔ **بغیۃ الطلب في تاریخ حلب**۔ دار الفکر۔

۱۸۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۹۷ھ/

۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ **بستان الواعظین وریاض السامعین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة، ۱۴۹۸ھ/۱۹۹۸ء۔

۱۹۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۹۷ھ/ ۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ **التبصرة**۔ مصر، لبنان: دار الکتاب المصری، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۲۰۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۹۷ھ/۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ **صفة الصفوة**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۲۱۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۹۷ھ/ ۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ **المنتظم في تاریخ الملوک والأمم**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۵۸ھ۔

۲۲۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۳۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۲۴۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمییز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۲۵۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/

۱۳۷۲-۱٤٤۹ء)۔ تهذيب التهذيب۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱٤۰٤ھ/ ۱۹۸٤ء۔

۲٦۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱٤٤۹ء)۔ **فتح الباري**۔ لاہور، پاکستان: دارنشر الکتب الاسلامیہ، ۱٤۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۷۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱٤٤۹ء)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ۱٤۰٦ھ/۱۹۸٦ء۔

۲۸۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱٤٤۹ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱٤۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۲۹۔ **حسام الدین ہندی،** علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **كنز العمال**. بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۳۰۔ **حکیم ترمذی،** ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (م ۳۲۰ھ)۔ **نوادر الأصول في أحاديث الرسول** صلی الله علیه وآله وسلم۔ بیروت، لبنان: دارالجیل، ۱۹۹۲ء۔

۳۱۔ **حلبی،** علی بن برہان الدین (م ۱۰٤٤ھ)۔ **إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون. الشهير بـ"السيرة الحلبية"**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱٤۰۰ھ۔

۳۲۔ **حلبی،** علی بن برہان الدین (م ۱۰٤٤ھ)۔ **إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون. الشهير بـ"السيرة الحلبية"**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۲۷ھ۔

۳۳۔ **ابو حیان،** محمد بن یوسف بن علی بن حیان اندلسی غرناطی (م۷۴۵ھ)۔ **البحر المحیط**۔ قاہرہ، مصر: ۱۳۲۹ھ۔

۳۴۔ **ابن حیان،** ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (۲۷۴-۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثین بأصبهان والواردین علیها**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۳۵۔ **خطیب بغدادی،** ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۶۔ **خطیب تبریزی،** ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ۷۴۱ھ)۔ **مشکوۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔

۳۷۔ **دارقطنی،** ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/ ۹۱۸-۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۳۸۔ **دارمی،** ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/ ۷۹۷-۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۳۹۔ **ابن ابی الدنیا،** ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن بن سفیان قیس قرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ **مکارم الأخلاق**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القرآن، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۰۔ **ابن ابی الدنیا،** ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن بن سفیان قیس قرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ **المنامات**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۳ء۔

٤١۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/ ٨١٧-٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء

٤٢۔ **دولابی**، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد(٢٢٤-٣١٠ھ)۔ **الذرية الطاهرة النبوية**۔الكويت: (١٤٠٧ھ/١٩٨٦ء)۔

٤٣۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (٤٤٥-٥٠٩ھ/ ١٠٥٣-١١١٥ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٤٤۔ **دینوری**، ابو بکر احمد بن مروان بن محمد مالکی(م ٣٣٣ھ)۔ **المجالسة وجواهر العلم**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٣ھ/ ٢٠٠٢ء۔

٤٥۔ **ذہبی، شمس الدین** محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/ ١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

٤٦۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمدبن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/ ١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **تذكرة الحفاظ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٧۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمدبن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/ ١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **تذكرة الحفاظ**۔ حیدر آباد دکن، بھارت: دائرۃ المعارف العثمانیہ، ١٣٨٨ھ/ ١٩٦٨ء۔

٤٨۔ **ذہبی**، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ / ١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **سير أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٧ھ/١٩٩٧ء۔

۴۹۔ **ذہبی**، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ **ميزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۵۰۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸-۲۳۰ھ/۷۸۴-۸۴۵ء)۔ **الطبقات الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۵۱۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸-۲۳۰ھ/۷۸۴-۸۴۵ء)۔ **الطبقات الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۵۲۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۵۳۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الكبرى**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۵۴۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔

۵۵۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **طبقات الحفاظ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ۔

۵۶۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۵۷۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد (۲۲۴-۳۱۰ھ/۸۳۹-۹۲۳ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۵۸۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۵۹۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۶۰۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۶۱۔ **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۳۹-۳۲۱ھ/۸۵۳-۹۳۳ء)۔ **شرح مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ الرسالہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء۔

۶۲۔ **ابن طہمان**، ابو سعید ابراہیم بن طہمان بن شعبہ خراسانی ھروی، (م ۱۶۸ھ)۔ **مشیخۃ ابن طھمان**۔ دمشق: مجمع اللغۃ العربیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۶۳۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/۷۵۱-۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۶۴۔ **ابن ابی عاصم**، ابو بکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۶۵۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

٦٦۔ **عاصمی**، عبد الملک بن حسین بن عبد الملک الشافعی المکی (م ۱۱۱۱ھ)۔ **سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي**۔ بیروت، لبنان: دارلکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٦٧۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **الاستیعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

٦٨۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٦٩۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٧٠۔ **ابن عدی**، عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی، (۲۷۷-۳۶۵ھ)۔ **الکامل فی ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٧١۔ **ابن عربي**، ابو بکر محمد بن عبد اللہ (۴۶۸-۵۴۳ھ)۔ **أحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر للطباعۃ والنشر۔

٧٢۔ **عراقی**، ابو زرعہ احمد بن عبد الرحیم بن حسین بن عبد الرحمٰن بن ابراہیم بن ابی بکر الکردی الاصل (۷۶۲-۸۲۶ھ/ ۱۳۶۱-۱۴۲۳ء)۔ **طرح التثریب في شرح التقریب**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٧٣۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (۴۹۹-۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ مدینة دمشق المعروف بہ: تاریخ ابن عساکر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

٧٤۔ **ابوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۷۵۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲-۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱-۱۴۵۱ء)۔ **عمدة القاری شرح صحیح البخاری**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۷۶۔ **غزالی**، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی (م ۵۰۵ھ)۔ **إحیاء علوم الدین**۔ مصر: مطبعہ عثمانیہ، ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۳ء۔

۷۷۔ **فاکہی**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (م ۲۷۲ھ/ ۸۸۵ء)۔ **أخبار مکة في قدیم الدهر وحدیثه**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ۱۴۱۴ھ۔

۷۸۔ **فسوی**، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (م۲۷۷ھ)۔ **المعرفة والتاریخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء۔

۷۹۔ **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴-۳۸۰ھ/ ۸۹۷-۹۹۰ء)۔ **الجامع لأحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۸۰۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد بن عبد الکریم الرافعی (م ۶۲۳ھ)۔ **التدوین في أخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۸۱۔ **قُسطلانی**، ابو العباس شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی (۸۵۱-۹۲۳ھ/ ۱۴۴۸-۱۵۱۷ء)۔ **إرشاد الساري لشرح صحیح البخاري**۔ مصر: دار الفکر، ۱۳۰۴ھ۔

۸۲۔ **کرمانی**، علامہ شمس الدین محمد بن یوسف بن علی (م۷۹۶ھ)۔ **الکواکب الدراري في شرح صحیح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۷۳ء۔

۸۳۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱-۷۷٤ھ/ ۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ **البداية والنهاية۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱٤۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۸٤۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱-۷۷٤ھ/ ۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ **تفسير القرآن العظيم۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱٤۰۱ھ۔

۸۵۔ **لالکائی،** ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م٤۱۸ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔** الریاض، السعودیہ، دار طیبہ، ۱٤۰۲ھ۔

۸٦۔ **لالکائی،** ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م٤۱۸ھ)۔ **كرامات الأولياء۔** الریاض، السعودیہ، دار طیبہ، ۱٤۱۲ھ۔

۸۷۔ **ابن ماجہ،** ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ/ ۸۲٤-۸۸۷ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۸۸۔ **ماوردی،** ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی (م٤۵۰ھ)۔ **أعلام النبوة۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱٤۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۸۹۔ **مبارک پوری،** ابو العلا محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذي۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۹۰۔ **محبّ الدین طبری،** ابو عباس احمد بن محمد، (م ٦۹٤ھ)۔ **ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى۔** دار الکتب العصریہ۔

۹۱۔ **محبّ الدین طبری،** ابو عباس احمد بن محمد، (م ٦۹٤ھ)۔ **الرياض النضرة في مناقب العشرة۔** بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹٦ء۔

۹۲۔ **مزی،** ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تهذيب الكمال۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

۹۳۔ **مسلم،** ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (٢٠٦-٢٦١ھ/ ٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحيح۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹٤۔ **مقدسی،** ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (٥٦٩-٦٤٣ھ/١١٧٣-١٢٤٥ء)۔ **الأحاديث المختارة۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

۹٥۔ **مقدسی،** المطہر بن طاہر (م ٣٥٥ھ)۔ **البدء والتاريخ۔** مکتبہ الثقافہ الدینیہ۔

۹٦۔ **مقرئی،** ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید بن عمر اُموی مقری (٣٧١-٤٤٤ھ/ ٩٨١-١٠٥٢ء)۔ **السنن الواردة في الفتن۔** ریاض، السعودیہ: دار العاصمہ، ١٤١٦ھ۔

۹۷۔ **ملا علی قاری،** نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م١٠١٤ھ/ ١٦٠٦ء)۔ **مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٢ھ/ ٢٠٠١ء۔

۹۸۔ **مناوی،** عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (٩٥٢-١٠٣١ھ/ ١٥٤٥-١٦٢١ء)۔ **التيسير بشرح الجامع الصغير۔** الریاض: مکتبہ الامام الشافعی، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

۹۹۔ **مناوی،** عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (٩٥٢-١٠٣١ھ/ ١٥٤٥-١٦٢١ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير۔** مصر: مکتبہ تجاریہ کبری، ١٣٥٦ھ۔

۱۰۰۔ **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء+ حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۱۰۱۔ **نسائی**، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۰۲۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۰۳۔ **نعیم بن حماد**، المروزی، ابوعبد اللہ (م ۲۸۸ھ)۔ **الفتن**۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة، ۱۴۰۸ھ۔

۱۰۴۔ **ہیتمی**، ابو العباس احمد بن محمد بن علی ابن حجر (۹۰۹-۹۷۳ھ)۔ **الصواعق المحرقة علی أهل الرفض والضلال والزندقة**. بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۱۰۵۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۰۶۔ **ابو یعلیٰ**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔